۵۷ــ۱۳ ھجری

تصنیف

غازیٔ ملت حضرت علامہ مفتی الشاہ ابوالمظفر محمد محبوب علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی علیہ الرحمہ

تنظیم فیضان اعلیٰ حضرت

تبلیغی جماعت کے متعلق اہم فتاویٰ

از۔ شیر بیشہ اہلسنت علیہ رحمۃ والرضوان پیلی بھیتی

تبلیغی جماعت کو حقیقت میں ایک کفری جماعت ہے کوئی نئی جماعت ہرگز نہیں۔ بلکہ وہابیوں ، دیوبندیوں کی ہی ایک تحریک وہابیت و دیوبندیت ہے۔ وہابیوں دیوبندیوں نے یہ دیکھ کر کہ اب مسلمانان اہلسنت ہوشیار خبردار ہو گئے ہیں تو انھوں نے مسلمانان اہلسنت کو پھانسنے کے لئے طرح طرح کے جال بنا رکھے ہیں۔ کہیں جمیعۃ العلماء کا جال ہے تو کہیں مومن کانفرنس کا فریب ہے۔ تو کہیں اسلامی جماعت کی ٹٹی ہے۔ تو کہیں نمازی فوج کا دھوکہ ہے غرض کہ طرح طرح کے لباس میں ظاہر ہوتے ہیں۔ تاکہ ہمارے سیدھے سادھے بھولے بھالے سنی مسلمان دھوکے میں آجائیں۔

پیارے سنی بھائیوں ! میں عرصۂ دراز سے تم کو خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں خصوصاً وہابیوں ، دیو کے بندوں سے ہوشیار خبردار کر رہا ہوں ، ہوشیار خبردار ہرگز ہرگز دھوکے میں نہ آنا۔ چاہے یہ کتنے لباسوں میں صورت دکھائیں۔ مگر فریب میں نہ آنا ان کے جال میں نہ پھنسنا۔ سنی مسلمانوں پر شرعاً فرض ہے کہ اس تبلیغی جماعت میں ہرگز ہرگز شرکت نہ کریں۔ ان کے ساتھ جا کر پروپیگنڈہ نہ کریں۔ انکے جلسوں میں جانے سے قطعاً پرہیز کریں۔ جس طرح وہابیوں ، دیوبندیوں وغیرہم مرتدوں بدمذہبوں کے جلسوں میں شرکت سے اجتناب فرض ہے اسی طرح تبلیغی جماعت کے جلسوں میں شریک ہونا حرام ہے۔ اور اس سے بچنا فرض ہے۔ دہلی میں ایک شخص مولوی الیاس تھا۔ جو کہ مولوی اشرف علی تھانوی کا خلیفہ اور بھانجا تھا اسی نے دیوبندیت کے جال میں سنیوں کو پھانسنے کے لئے تبلیغی جماعت قائم کی۔

(ترجمان اہلسنت۔ جلد دوم۔ حصہ یازدہم۔ صفحہ ۱۷)

بحمدہ تعالیٰ

یہ نہایت اہم و نافع فتاوائے مبارکہ جس میں ایک سو (۱۰۰) احادیث مبارکہ سے اس بات کا واضح بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے الفت و محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے نفرت و عداوت رکھنا غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پہچان ہے اور وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں وغیرہم جملہ فرقہائے باطلہ کو

دندان شکن جواب دیا گیا ہے

☆☆ مسمّٰی بنام تاریخی ☆☆

۱۳......ھ......۵۷

اربعین شدت

☆☆ لقب تاریخی ☆☆

مائۃ حدیث نبوی فی شدّۃ علٰی عدو النّبوی

۱۳......ھ......۵۹

☆☆ تصنیف ☆☆

اسد السنۃ غازیٔ ملت حضرت مولانا مفتی الشاہ ابوالظفر محمد محبوب علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

تحشیہ و تصحیح

جامع معقول و منقول حضرت مولانا الحاج محمد مسیح الدین صاحب قبلہ حشمتی اترولہ ضلع بلرامپور

حسب فرمائش

تنظیم فیضان اعلیٰحضرت

آزاد نگر سیونڈیہ بکارو اسٹیل سٹی جھارکھنڈ

موبائل = +91 620 435 1217

سلسلہ اشاعت نمبر: ۸۲۶

نام کتاب : اربعین شدت

مصنف : اسد السنہ حضرت مولانا شاہ مفتی محبوب علی خاں صاحب علیہ الرحمہ

تحشیہ وتصحیح : حضرت مولانا الحاج محمد مسیح الدین صاحب حشمتی

بسعی جمیل : عبد الصمد قادری رضوی نوری، مدرسہ گلشن رضا
کولمبی ناندیڑ۔ مہاراشٹر +91-9764135477

سن اشاعت : قدیم......۱۴۲۰ھ جدید محرم ۱۴۳۷ھ
بمطابق نومبر ۲۰۱۵ء

تعداد : ۱۰۰۰

ناشر : رضا اکیڈمی۔ بمبئی

☆☆☆☆

ملنے کے پتے

کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔ 01123243187

رضا اکیڈمی ۵۲ /ڈونٹاڈ اسٹریٹ کھڑک بمبئی۔ ۹

مدرسہ گلشن رضا کولمبی ناندیڑ مہاراشٹر۔ 09764135477

تعارف "اربعین شدّت"

دشمنِ احمد پہ شدّت کیجیے　　ملحدوں کی کیا مروّت کیجیے
کیجیے چرچا انہیں کا صبح و شام　　جانِ کافر پر قیامت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب　　اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے
غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے　　زندہ پھر یہ پاک ملّت کیجیے (سرکار اعلیٰحضرت)

قارئینِ کرام! حضور محبوبِ ملّت علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب "کراماتِ زبدۂ اصحاب والِ رسول" کے بعد آپ ہی کی تصنیف "اربعین شدت" بھی نیٹ پر ملاحظہ فرمائیں۔ یہ کتاب بھی آج سے تقریباً ۸۵ رسال قبل صرف چار سطر کے سوال کے جواب میں آپ نے رقم فرمائی ہے۔ اس کتاب میں اہلِ ایمان کو اَلْحُبُّ فِی اللہِ وَالْبُغْضُ فِی اللہِ پر عمل پیرا رہنے کا جو درس دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ سوال میں معترض نے اپنے آپ کو نقشبندی مجددی ظاہر کیا تھا اور یہ شوشہ بھی چھوڑا تھا کہ کسی حدیث میں حضور نے کافروں، مشرکوں اور مرتدوں کے ساتھ سختی اور بیزاری کی تعلیم نہیں دی ہے۔ اس لیے جواب میں چند آیاتِ قرآنیہ کے بعد شدت و غلظت کے موضوع پر سو احادیثِ کریمہ، مکتوباتِ امام ربانی جلد اول سے ۱۰ اقوالِ زرّیں اور صحابۂ ائمہ، اولیاء اور علماء کے فرامین سے اس کتاب کو مزیّن و مبرہن فرمایا ہے کہ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ اس دورِ صلح کلیت اور لادینیت میں علمائے دین، خطبائے اسلام، پیرانِ کرام اور ائمہ مساجد کے ہر ہر فرد کو اس کا مطالعہ از بس لازم و ضروری ہے۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ توفیقِ خیر مرحمت فرمائے۔ آمین

تاجدارِ مارہرہ حضرت قبلہ اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان نے جن الفاظ میں اس کتاب کی تصدیق و تائید فرمائی ہے یہ انہیں کا حصہ ہے اہلِ اسلام اسے بھی پڑھیں اور عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:- یہ مبارک رسالہ "اربعین شدت" دیکھا بحمدہٖ تعالیٰ ایمان تازہ ہوا۔ آقائے دو عالم حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دل و جان سے محبت عینِ ایمان اور ایمان کی جان ہے اور یہ محبت ہرگز سچی اور تمام نہیں ہوتی جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کفار و مشرکین و مرتدین و مبتدعین سے علیٰ حسبِ مراتبہم قلبی نفرت، دلی عداوت حتی الوسع ان سے احتراز و مجانبت نہ ہو۔ تولّا بے تبرّا، زبانی ڈھکوسلا موجبِ غضبِ ربّ جلّ وعلا ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ حضرت مفتی علّام دام بالافضال والانعام نے یہ مضمون احادیثِ کریمہ سے روشن اور مبرہن کر دکھلایا۔ اہلِ ایمان اس مبارک رسالے کو حرزِ جاں بنائیں۔ اور اپنا دستور العمل جان و دل ٹھہرائیں۔ واللہ تعالیٰ ھو الموافق وھو تعالیٰ اعلم بالصواب ۲۵ر صفر ۱۳۶۰ھ

اس کتاب کو بھی نیٹ پر ڈالنے کا کام برادرِ طریقت جناب عرفان رضا بھائی قادری ہی نے انجام دیا ہے۔ پروردگارِ عالم موصوف کا اور اس دینی کام میں حصہ لینے والے حضرات کی سعیِ جمیل کو بطفیل سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء قبول فرمائے اور ہم سب کے لیے بخشش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

المعلن:- فقیر عبد الصمد قادری رضوی عفی عنہ قادری منزل۔ رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار) انڈیا
۷ر جمادی الآخرہ ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۱ر جنوری ۲۰۲۲ء سہ شنبہ
Mob:- 9764135477 - 6203334358 - 6204351217

کتاب اور صاحبِ کتاب

باسمہٖ تعالیٰ

لک الحمد یا اللہ والصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ اٰلک واصحبک یا حبیب اللہ۔

اسد السنۃ ضیغم الملۃ سیف من سیوف اللہ وصاف الحبیب حضرت العلام المولٰینا المولوی الحافظ القاری المفتی الحاج الشاہ ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خانصاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی سابق مفتی اعظم ریاست پٹیالہ ومفتی اعظم عروس البلاد بمبئی (مہاراشٹر) علیہ الرحمہ کی عبقری شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے بیشمار فقید المثال مذہبی، دینی، ملی، ایمانی، علمی، عملی، تحقیقی، تدقیقی، تاریخی، اشاعتی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ آپ کی ذات اسلاف کرام کا بہترین نمونہ تھی۔ ہمیشہ یادالٰہی فرائض وواجبات، سنن ونوافل کے پابند تھے۔ ذکر نبی، یاد حبیب حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے کوئی لمحہ کوئی مجلس خالی نہیں رہتی تھی۔ آپ کی محفل میں ہر بیٹھنے والا یاد نبی علیہ الصلاۃ والسلام میں مشغول ہو جاتا تھا۔ وجیہہ خوبصورت روشن چہرہ پر نظر پڑتے ہی یادالٰہی سے سرشار ہو جاتا۔ مذہب حنیف مشرب قادریت، مسلک اعلیٰ حضرت کے بے باک ترجمان اور ناشر ومبلغ تھے۔ آپ حضور پرنور آقائے نعمت دریائے رحمت مجدد اعظم دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کے بڑے ہی والہ وشیدا عاشق جانباز تھے اور حضور سیدنا سلطان المناظرین شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیحضرت کے برادر حقیقی تھے رضی اللہ عنہما۔ آپ تادم حیات سنی مسلمانوں کے قلوب میں اسلام وسنیت ایمان وعقیدت، عشق رسالت، محبت سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چراغ

روشن کرنے کی جدوجہد میں مصروف رہے اور مذہب مہذب اہلسنت کی نصرت وحمایت حفاظت وصیانت فرماتے رہے اور سنی بھائیوں کو جملہ فرقہائے باطلہ وہابیہ، دیابنہ، نیاچرہ ندویہ مودودی جماعت تبلیغی پارٹی، ندوی صلح کلی، رافضی قادیانی وغیرہم گمراہ و باطل فرقے والوں سے مقابلہ کرنے کا بلند حوصلہ بخشتے رہے اور ان سے دور رہنے کی تعلیم وتلقین اپنی زبان وقلم سے کرتے رہے جس کی مثال عصر حاضر میں نادر ہے۔ بلاشبہ آپ بدمذہبوں کے لئے ننگی تلوار اور تیز دھار بلکہ صمصام حیدری تھے اور آپ ہر سنی مسلمان کیلئے ابر کرم مشفق ومہربان تھے آپ کے علم وفضل کا لوہا آپ کے معاصرین نے ہمیشہ مانا۔ آپ کے تبحر علمی کی جھلک آپ کی تصنیفات مبارکہ سے روشن نیز دیگر ملی کارہائے نمایاں سے ظاہر ہے

زیر نظر کتاب "اربعین شدت" آپ ہی کی تصنیفات منیفہ کی ایک شاہکار کڑی ہے جس میں ایک سو احادیث کریمہ واقوال ائمہ کرام سے بہترین ثبوت فراہم کیا ہے کہ تمام باطل فرقوں اور مرتدین وزنادقہ (وہابیوں، دیوبندیوں، صلحکلیوں، ندویوں، رافضیوں، قادیانیوں، مودودیوں تبلیغیوں وغیرہا) گمراہ فرقوں سے جو لوگ اسلامی رواداری برتتے ان سے میل جول رکھتے نکاح بیاہ کرتے، سلام کلام رکھتے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھتے اپنا مقتدا جانتے یا معاذاللہ مسلمان جانتے اور انکے کفری عقیدوں کو معاذاللہ درست جانتے ہوں ان پر شرعی احکام کیا ہیں۔

الحمدللہ! یہ رسالہ ہدایت قبالہ ناظرین کیلئے مشعل راہ اور ایمان وعقیدے کا محافظ وپاسبان ہے۔ سنیت پر قیام ودوام، عقائد میں پختگی، دین میں تصلب، ایمان میں جلا اور عقیدت ومحبت میں ثبات کیلئے ہر مسلمان کو اس کا پڑھنا دین وایمان اور آخرت کو سنوارنے کا بہترین توشہ ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے طفیل ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنے کی توفیق خیر رفیق عطا فرمائے اور اس کا بہترین جزا حضرت سیدی مفتی محمد محبوب علی خانصاحب قدس سرہٗ کو مرحمت فرمائے اور ان کے مزار پر اپنی رحمتوں کے ساون بھادوں برسائے۔ آمین یا ربنا آمین بجاہ سیدنا رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وابنہ الغوث الاعظم وبارک وسلم۔

عرض حال

اس دور پرفتن و پرآشوب میں ہر طرف سے دین حق یعنی مسلک اعلحضرت پر حملہ و یلغار ہے۔
اس سچے مسلک سے برگشتہ کرنے اور اس امتیازی نام کو مٹانے کے لیے، نجدی، وہابی، دیوبندی، ندوی وغیرہم کے علاوہ نام نہاد محققین، ایڈیٹرس، رائٹرس، آزاد خیال مولوی اور پیر صاحبان کئی سالوں سے ایڑی چوٹی کے زور لگائے ہوئے ہیں اور کچھ لوگ یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ قبر میں مسلک نہیں پوچھا جائے گا مزید حاسدین اور مخالفین رضا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر سادہ لوح مسلمانوں کے تصلب پر حملہ آور ہیں گمراہیت کی بہت شدید آندھی اٹھی ہوئی ہے اہل حق کے لیے روز بروز پریشانی بڑھتی جا رہی ہے ایسے نازک گھڑی میں آدمی سے زیادہ کتابوں سے دوستی کرنے کی ضرورت ہے یہ وہی زمانہ ہے جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے السلامۃ فی الوحدۃ یعنی سلامتی تنہائی میں ہے اور امام عشق محبت ارشاد فرماتے ہیں

ایمان پر موت بہتر او نفس
تیری ناپاک زندگی سے

راقم الحروف ۵/محرم ۱۴۳۷ھ دوشنبہ مبارکہ کو رضا اکیڈمی بمبئی پہونچا اور برادر طریقت ناشر مسلک اعلیحضرت الحاج سعید نوری بھائی زید مجدہ سربراہ اعلی رضا اکیڈمی سے ملاقات کیا۔ حالات حاضرہ پر گفتگو کے دوران برادر موصوف نے کہا صلح کلیت کا زور بڑھتا جا رہا ہے اس کی تردید میں حضور محبوب ملت قدس سرہ کی ایمان افروز تصنیف "اربعین شدت" بہت عمدہ ہے اس کتاب کو تسہیل و تخریج کے ساتھ منظر عام پر لایا جائے۔

موصوف کا یہ منشی مجھے بہت پسند آیا اور مدرسہ پہونچ کر اس کام میں لگ گیا بفضلہ تعالی و بعون سرکار مصطفےٰ ہماری لائبریری میں برادر مکرم حضرت مولانا مسیح الدین صاحب قبلہ حشمتی کے تحشیہ و تصحیح والا نسخہ دستیاب ہو گیا

لہذا فقیر قادری ضرورت دینی کے پیش نظر فوری طور پر کتاب ہذا بین الاقوامی شہرت کا حامی ادارہ رضا اکیڈمی کی جانب سے طبع کروا رہا ہے پروردگار عالم مسلمانوں کو اس کتاب کو پڑھنے سمجھنے اور اپنی عاقبت و آخرت سنوارنے کی توفیق بخشے اور ارکان رضا اکیڈمی کو دارین میں اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے اور اپنی رضا و خوشنودی کے کاموں میں مصروف رکھ کر خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

عبدالصمد قادری مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر
۱۲/محرم الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۶/اکتوبر ۲۰۱۵ء دوشنبہ مبارکہ...... 09764135477

کلمۂ تحسین

باسمہٖ تبارک وتعالیٰ

والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ

مایۂ ناز تصنیف "اربعین شدت" کی توضیح واشاعت کی ضرورت کافی دنوں سے عوام وخواص میں شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔ الحمد للہ رب العلمین یہ ضرورت فدائے غوث ورضا وشیر رضا مجاہد سنیت ناصر قوم وملت خلیفہ شیر بیشۂ سنت الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب، بمبئی کے تعاون اور صدیق محترم مفکر ملت حضرت علامہ مولانا الحاج محمد مسیح الدین صاحب قبلہ حشمتی کی کاوش وجہد مسلسل کا نتیجہ ہے جو آج آپ کے ہاتھوں میں ہے مولانا موصوف مسند تدریس کے عظیم شہسوار باکمال مقرر ہر دلعزیز خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب قلم بھی ہیں، اپنی تدریسی تقریری وتبلیغی مصروفیتوں کے باوجود حاجی صاحب قبلہ کی آواز پر لبیک کہا، اور مبلغ اسلام حضور محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی عظیم الشان تصنیف جو وہابیت صلحکلیت کی جڑوں کو منہدم کرنے والی ہے صلحکلیوں نام نہاد مسلمانوں کے منہ پر طمانچہ ہے جو یہ کہتے پھر رہے ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کریمانہ پیش فرماتے تھے کسی پر سختی نہ فرماتے تھے۔ لہٰذا کسی پر شدت وغلظت تعلیم رسول کے خلاف ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ کتاب تازیانۂ عبرت ہے خدائے عزوجل اس کتاب وتحشیہ سے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچائے فاضل موصوف کی اس کوشش کو شرف قبول سے نوازے اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر واشاعت کیلئے انھیں مزید تصنیف وتالیف کا جذبہ عطا فرمائے اور زندگی بھر خلوص کیساتھ ہر طرح دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق رفیق بخشے،

آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

بیت اللہ مشاہدی استاذ الجامعۃ الغوثیہ عربی کالج اترولہ ضلع بلرام پور یوپی

تقدیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفیٰ باللہ شھیدا ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمدن المصطفیٰ وعلیٰ الہ واصحابہ نجوم الھدیٰ

امابعد

رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر ادب واحترام الفت ومحبت اصل ایمان روحِ ایمان جانِ ایمان ہے ؎

ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ ❊ قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں

اسی کی تعلیم قرآنِ عظیم نے دی ہے رب تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے،

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۔ پ ۲۶ س الفتح اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو (ترجمۂ رضویہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور ان کو ہر بات میں سچا جاننا اور حضور کی حقانیت کو صدق دل سے ماننا ایمان ہے جو اس کا مقر ہے اسے مسلمان جانیں گے اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ ورسول کا انکار یا تکذیب یا توہین نہ پائی جائے ، اور جس کے دل میں اللہ ورسول جل وعلا صلے المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کا علاقہ تمام علاقوں پر غالب ہو ، اللہ ورسول کے محبوبوں سے محبت رکھے اگرچہ اپنے دشمن ہوں اور اللہ ورسول کے مخالفوں بدگوئں سے عداوت رکھے اگرچہ اپنے جگر کے ٹکڑے ہوں جو کچھ دے اللہ کے لئے دے ، جو کچھ روکے اللہ کے لئے روکے ، اس کا ایمان کامل ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مَنْ اَحب للّٰہ واعطٰی للّٰہ ومنع للّٰہِ فقد استکمل الایمان ۔ اور جو شخص تعظیم و توقیر نہ کرے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے وہ کافر و مرتد ہے اس پہ اللہ و رسول کی لعنت ہے ، رب تبارک و تعالی ارشاد فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝ پ ۲۲ س الاحزاب ، بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے ، اور اللہ نے ان کے لئے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں اجمع المسلمون انّ شاتمہٗ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلّم کافر من شک فی کفرہٖ وعذابہٖ فقد کفر ۔ یعنی تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور جو شخص مطلع ہو کر اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی یقیناً کافر ہے ۔

وہابیہ و غیر مقلدین و دیوبندی و مرزائی وغیرہم فرقے آج کل سب کفار مرتدین ہیں ، ان کے پاس نشست و برخاست حرام ہے ان سے میل جول حرام ہے ، اگرچہ اپنا باپ یا بھائی یا بیٹے ہوں ، قال اللہ تعالٰی وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (پ س الانعام) اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ ، ترجمۂ رضویہ)

وقال تعالٰی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ

مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْا اٰبَاءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ؕ پ ۲۸ س المجادلہ) تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں ، ترجمۂ رضویہ) ان کے پاس بیٹھنے والا اگر انکو مسلمان سمجھ کر انکے پاس بیٹھتا ہے یا انکے کفر میں شک کرتا ہے اور وہ ان کے اقوال سے مطلع ہے بلاشبہ خود کافر ہے ، فتاوی بزازیہ و مجمع الانھر و در مختار وغیرہا میں ہے مَنْ شك فی عذابه وکفره فقد کفر ہ اور اگر انکو یقینا کافر جانتا ہے اور پھر ان سے میل جول رکھتا ہے تو اگرچہ اس قدر سے کافر نہ ہوگا مگر فاسق ضرور ہے ، ایسے شخص کو امام بنانا گناہ اور اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قریب بحرام کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لیا تو پھیرنی واجب ہے ، اور معاذ اللہ بالآخر اس پہ اندیشہ کفر ہے ،

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرنے کے وقت لوگوں نے اسے کلمۂ طیبہ کی تلقین کی اس نے کہا نہیں کہا جاتا پوچھا کیوں ؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں تو انکے پاس بیٹھتا تھا جو ابوبکر و عمر کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھکر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے ، جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما کے برا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو دیوبندی وہابی تو اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں ان کی تنقیص شان کرتے ہیں انھیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں ، ان کے پاس بیٹھنے والے کو کلمہ نصیب ہونا

اور بھی دشوار ہے نسأل اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ۔ ھٰذا خلاصۃ ما قال المجدد الاعظم الامام احمد رضا البریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الفتاوی الرضویہ :-

بحمدہٖ تعالےٰ رسالہ مبارکہ "اربعین شدت" مصنفہ اسد السنہ غازی ملت محبوب ملت حضرت مولانا مفتی شاہ محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان ایک سو احادیث و آثار پر مشتمل ہے جسے پڑھکر ہر غیر متعصب فیصلہ کرلیگا کہ کفار و مرتدین پر شدت و غلظت برحق ہے اور صلح کلیت مضر تر ناحق ہے اس دور پر فتن میں اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی ضرورت ہے جس کا احساس مجاہد سنیت فدائے غوث و رضا خلیفہ شیر بیشہ سنت الحاج محمد احمد عمر ڈوسا قادری رضوی حشمتی نے کیا انھیں کی فرمائش پہ پہلی بار قدرے تحشیہ و تصحیح کے ساتھ منظر عام پر آرہی ہے۔ مولائے کریم اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم ۔

فقط

محمد مسیح الدین حشمتی

الجامعۃ الغوثیہ اترولہ ضلع بلرامپور

یو، پی

۵ ماہ فاخر ربیع الآخر سنہ ۱۴۲۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید جو نقشبندی مجددی ہونے کا دعویدار ہے، کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمیشہ کافروں، مشرکوں کے ساتھ نرمی کی رواداری برتی اور اسی کی تعلیم دی اور کسی حدیث میں کہیں نہیں فرمایا کہ کافروں، بدمذہبوں، مشرکوں، مرتدوں کے ساتھ سختی کرو۔ پھر ہم کیوں نہ ان سے اتحاد کریں،

لہٰذا عرض ہے کہ اس مضمون کی حدیثیں بیان فرماکر ہم غربائے اہلسنت کی رہنمائی فرمائیں،

بینوا توجروا   سائل مولانا غلام نظام الدین صاحب قادری برکاتی نوری ہدایت رسولی سورت محلہ کھاروا واڑ

الجواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّ رَحْمَۃً اَلَّذِیْ قَالَ فِیْ کِتَابِہِ الْعَزِیْزِ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَۃً وَاَتَمُّ الصَّلٰوتِ وَاَدْوَمُ التَّسْلِیْمَاتِ عَلٰی حَبِیْبِہِ الَّذِیْ اُرْسِلَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ بِالْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِ الْقَاھِرِیْنَ عَلٰی اَعْدَاءِ الدِّیْنِ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِہِ الْاَطْہَارِ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ الَّذِیْنَ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ وَاَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

علے حبیبہٖ سیّدِ الانبیآءِ واٰلہٖ وصحبہٖ وعلےٰ ابنہٖ سیّدِنا الغوثِ الاعظمِ الذی قدمہ علیٰ رقاب جمیع الاولیآء ۔ القتّال السّیّاف علٰے کلّ مرتدٍ وجاحدٍ ۔ الذی قال اِن لّم یکُن مُریدی جیّدًا فاَنا جیّدٌ ۔ ثمّ الصّلٰوۃ وَالسّلام علٰے حبیبہٖ الاکرم ۔ واٰلہٖ وَصَحبہ النّاصرین للدّین الاقوم وعلٰے اِمامِ اَھلِ السُّنّۃِ مُرشِدِنا المجدّدِ الاعظم الاُسوۃ لِمن اَحبّ فی اللہِ ۔ وَالقُدوۃ لِمن اَبغض فِی اللہِ ثُمّ الصّلٰوۃُ والسّلام علٰے حَبیبہٖ النّبیّ الاَمینِ المکینِ ۔ واٰلہٖ وَصَحبہٖ وَعلینا وَعلیٰ جمیعِ اَھلِ سُنّتہٖ وجماعتہٖ اَلّذِینَ ھُم اَذِلّۃٌ عَلے المُؤمِنِینَ وَاَعِزّۃٌ عَلے الکافِرِینَ ۔ رَبّنا اغفِر لَنا ذُنُوبنا وَاِسرافنا فِی اَمرِنا وَثَبّت اَقدامنا وَانصُرنا عَلے القَومِ الکٰفِرِینَ اٰمِینَ ۔ یا اَرحم الرّاحِمِینَ ۔ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ ۃ زید اپنے اس قول بد تر از بول میں سراسر کذّاب ومفتری علی اللہ والرسول ہے، ہر ایک مسلمان دیندار جو کچھ بھی عقل سے کام لے ۔ وہ خود کہہ سکتا ہے کہ زید کا وہ قول سراسر غلط ہے ۔ کیونکہ ربّ کریم جلّ جلالہ نے قرآن کریم میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو یوں حکم فرمایا یَا اَیُّھا النّبیُّ جَاھِدِ الکُفّارَ[۱] وَالمُنٰفِقِینَ[۲] وَاغلُظ عَلَیھِم پ۲۸ س التحریم ع ۲۰ ۔ یعنی اے غیب داں پیارے جہاد کیجئے کافروں ومنافقوں پر اور کافروں منافقوں پر سختی کیجئے ۔ اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ فَاصدَع[۳] بِمَا تُؤمَرُ[۴]

۱ـه تلوار سے ۔ ۱۲

۲ـه قول غلیظ اور وعظ بلیغ اور حجت قوی سے ۱۲ مسیح الدین حشمتی

۳ـه اس آیت میں سیّدِ عالم صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کے اظہار کا حکم دیا گیا ۔ عبداللہ بن عبیدہ کا قول ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت دعوت اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی ۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

۴ـه پ۱۴ س الحجر ع ۶

وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ[1]۔ یعنی اے حبیب محترم جس چیز کا آپکو حکم دیا جاتا ہے اُسے کھلّم کھلا بیان کر دیجئے اور مشرکوں سے روگردانی کر لیجئے۔

تو زید کے ناپاک قول کا مطلب یہ ہوا کہ معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خدا کے حکم کے خلاف کیا کہ حکم الٰہی تو غلظت و اعراض کا دیا گیا مگر اس کے خلاف اتفاق و اتحاد برتا گیا، یہ نہ کہے گا مگر ملحد بیدین یا صلح کلی بددین اور رب کریم جل جلالہٗ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جاں نثاروں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی یوں مدح سرائی فرماتا ہے[ع] مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ[2] اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ[3] رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ[4] یعنی محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بہت سخت ہیں، اور آپس میں بہت مہربان اور دوسری جگہ یوں تعریف فرمائی اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ[ع] یعنی ایمان والوں پر بہت نرم اور کافروں پر بہت سخت ہیں، اور تفسیر مدارک شریف میں ہے[5] وبلغ من تشددھم علی الکفار انھم کانوا یتحرزون من ثیابھم ان تلزق ثیابھم ومن ابدانھم ان تمس ابدانھم

---

[1] یعنی اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنے کی پرواہ نہ کرو اور ان کی طرف ملتفت نہ ہو اور ان کے تمسخر و استہزا کا غم نہ کرو ۱۲ مسیح الدین حشمتی

[ع] پ ۲۶ س الفتح ع ۱۲ [2] یعنی انکے اصحاب ۱۲ [3] جیسا کہ شیر شکار پر ۱۲

[4] ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنے والے ایسی کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہونچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرط محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے۔ یہ آیت مبارکہ مقام مدح میں ہے جس سے معلوم ہوا کہ مومنین کا باہم رواداری کرنا اور بدمذہبوں پر شدت و غلظت محمود و محبوب ہے۔ [ع] پ ۶ س المائدہ ع ۱۲

[5] مدارک جلد ثانی الجزء الرابع ص ۱۶۴ زیر آیت اشداء علی الکفار ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی شدت کافروں پر اس درجہ تھی کہ وہ حضرات اپنے کپڑوں کو بھی کافروں کے کپڑوں کے چھونے سے بچاتے تھے اپنے جسموں کو کافروں کے جسموں سے مس ہونے سے دور رکھتے تھے، اور ہر عاقل مسلمان جانتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کفار و مشرکین پر جہاد کے لئے لشکر روانہ فرمائے اور چند بار خود بنفس نفیس میدان جنگ میں جلوہ افروز ہوکر لشکروں کی کمان فرمائی تو کیا کافروں پر لشکر کشی کرانا اور خود بھی بعض موقعہ پر فوج اسلامی کی کمان فرمانا۔ ان کے خون بہانا ان کے بچوں کو یتیم ان کی عورتوں کو بیوہ بنانا یہ کفار کے ساتھ دوستی واتحاد ہے۔ اسی کا نام صلحکلی اور نرمی ہے۔ چونکہ سوال میں احادیث کی فرمائش ہے۔ لہٰذا اس وقت حضور پرنور مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہلسنت تاج الفحول الکاملین شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الحاج حافظ قاری مفتی شاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تحریری وتقریری افادات مبارکہ اور ظاہری و باطنی افاضات مقدسہ سے مستفید ومستفیض ہوتے ہوئے احادیث شریفہ ہی پیش کرتا ہوں، اور بدمذہبوں بدینوں کافروں مشرکوں پر شدت وغلظت کا قرآن عظیم ہی کی بکثرت آیات مبارکہ سے روشن بیان واضح بتیان کتاب مستطاب ۱۳۵۸ھ دار نسیرت کمیٹی مصنفہ حضرت شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام مظہر اعلیحضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی مجددی لکھنوی مدظلہم العالی میں ملاحظہ فرمائیں، فاقول وباللہ التوفیق

کتب سیر وتاریخ والوں سے یہ حدیث مخفی نہیں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عروہ بن مسعود ثقفی سے حضرت سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حضور میں کیا فرمایا تھا عربی فارسی

اُردو کی تاریخوں میں موجود ہے۔ اردو میں تاریخ حبیب الٰہ میں بھی ہے فقیر اس کو مختصراً کتاب "صواعق محرقہ" امام ابن حجر ہیتمی سے نقل کرتا ہے، کما فی الصحیح فی صلح الحدیبیۃ قولہ لعروۃ بن مسعود الثقفی حین قال للنبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کانی بك وقد فروا عنك ھؤلاء فقال ابوبکر امصص[1] بظر اللات انحن نفر عنہ او ندعہ یعنی جیسا کہ صحیح روایت میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر عروہ بن مسعود ثقفی سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کا فرمانا جب کہ عروہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو میں اس وقت دیکھوں گا جب آپ کے یہ سب ساتھی آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عروہ کو فرمایا چوس لے تو لات کا بظر کیا ہم بھاگیں گے، یا ہم حضور کو چھوڑ دیں گے اہل عقل و دانش سے پوچھو کہ یہ کیسی نرمی و لینت ہے اور زید اور اس کے ہمنواؤں کو سناؤ کہ یہ کیسا یارانہ اور اتحاد ہے اور نیو لائٹ کے فدائی نیچری سے معلوم کرو کہ یہ کیسی تہذیب ہے اور محبوب خدا کے مخالف سے مصطفےٰ پیارے کی موجودگی میں یہ الفاظ فرمائے جا رہے ہیں، اور زید کا خانہ ساز اتحاد اس وقت حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بھی نہ برتا، نہ تو یار غار کو منع کیا، نہ ان کی جانب سے کوئی عذر پیش کیا بلکہ خاموشی اختیار فرما کر امت کو اس کے جائز اور مسنون ہونے کی تعلیم دی لیکن عقل و ایمان ہو تو معلوم ہو

---

[1] امصص بظر اللات، عربی میں گالی ہے۔ حضرت ابوبکر نے "ام" کے بجائے لات کہہ دیا جو ایک بت کا نام ہے۔ اس میں عروہ اور اس کے معبود کی تحقیر ہے، وہ لات کو خدا کی بیٹی کہا کرتے تھے۔ لہٰذا عروہ پر چوٹ ہے کہ لات اگر خدا کی بیٹی ہے (معاذ اللہ) تو اس کے لئے وہ چاہیئے جو عورتوں میں ہے، ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

حدیث دوم حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عتیبہ بن ابی لہب جب حضرت سیدتنا ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے جدا ہوا تو سرکار کی خدمت عالی میں حاضر ہو کر عرض کی کفرت بدینک و فارقت ابنتک لا تحبنی ولا احبک یعنی میں آپ کے دین اسلام سے پھر گیا اور آپ کی نور نظر کو میں نے طلاق دی، نہ آپ مجھے دوست جانیں نہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں فقال النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک یعنی آپ نے عتبہ کا اسلام سے انحراف سنکر دعا فرمائی یا اللہ تو اپنے کتوں میں سے کوئی کتا اس سگ دنیا عتبہ پر مسلط فرما دے، رواہ الطبرانی فی الکبیر زید پر مکرو کید بتائے کہ یہ اتحاد و دعائے رحمت ہے یا کوسنا اور دعائے ہلاکت

حدیث سوم ان انسا حدثھم ان ناسا من عکل وعرنیۃ قدموا المدینۃ[۱] علی النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وتکلموا بالاسلام فقالوا یا نبی اللہ انا کنا اھل ضرع ولم نکن اھل ریف واستوخموا المدینۃ فامرھم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بذود وراع وامرھم ان یخرجوا فیہ فیشربوا من البانھا وابوالھا فانطلقوا حتی اذا کانوا ناحیۃ الحرۃ کفروا بعد اسلامھم وقتلوا راعی النبی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام واستاقوا الذود فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فبعث الطلب فی آثارھم فامر بھم فسمروا اعینھم وقطعوا ایدیھم وترکوا فی ناحیۃ الحرۃ حتی ماتوا علی حالھم

۱ھ بخاری شریف جلد ثانی باب قصۃ عکل وعرینہ ص ۶۰۲

۲ھ آنے والے آٹھ لوگ تھے، چار عکل سے اور تین عرینہ سے اور چوتھا کسی کا تابع تھا ۱۲
سیم الدین حشتی غفرلہٗ

یعنی بیشک حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ کچھ لوگ عکل و عرنیہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ آکر مسلمان ہوئے۔ ان کے خبیث مزاجوں نے مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو برا سمجھا۔ اور مدینہ شریف کی پیاری روح پرور نسیمیں ان مریضان نفاق کو ناموافق ہوئیں۔[سلہ] تو انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ جنگلوں میں رہنے اور مولیشی پالنے والے ہیں کھیتی باڑی کرنے والے نہیں ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے انھیں چند اونٹنیاں دینے اور چرانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ جاؤ ہمارے اونٹوں میں رہو اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا کرو، تو وہ لوگ گئے اور جب مدینہ منورہ کے باہر پہونچے تو کافر ہو گئے اسلام لانے کے بعد، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی جانب سے جو صاحب اونٹوں پر محافظ مقرر تھے انھیں قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا لے گئے۔ پھر سرکار کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا گیا تو ان کی گرفتاری کے لئے ایک چھوٹا سا لشکر ظفر پیکر روانہ فرمایا، اس لشکر نے ان سب کو گرفتار کر کے حضور میں پیش کیا تو حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ان کے حق میں حکم صادر فرمایا اور آپ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھیری گئیں، اور ہاتھ پیر کاٹے گئے اور جنگل میں ڈلوا دیئے گئے یہاں تک کہ اسی حال میں وہ مر گئے، رواہ البخاری عن قتادۃ رضی اللہ عنہ۔ ف دیکھو صاحب خلق عظیم رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اخلاق عظیم آپ نے مرتدوں کے ساتھ یہ برتاؤ کیا اور دنیا کو بتا دیا کہ اسلام لانے کے بعد جو شخص کفر کرے اس کے ساتھ اتحاد و دوستی و داد ہو ہی نہیں سکتا،[سلہ ۲]

سلہ جیسے کہ مریضان بخار کو میٹھی چیز بھی کڑوی لگتی ہے ۱۲

سلہ ۲ بلکہ وہ اللہ و رسول کا دشمن اور مرتد ہے جس کی سزا قتل ہے ۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہ

حدیث چہارم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اذا رفع رأسہ من الرکوع فی الرکعۃ الثانیۃ یقول اللھم العن فلانا وفلانا وفلانا بعد ما یقول سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو فرماتے سنا جب کہ دوسری رکعت میں رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو فرماتے تھے اے میرے رب لعنت نازل کر فلاں شخص اور فلاں شخص اور فلاں آدمی پر رواہ البخاری۔ غور فرمائیں کہ حضور نے نام بنام کافروں مشرکوں پر لعنت کی یا نہیں اور وہ بھی عین نماز[1] کے اندر پھر حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کفار و مشرکین پر یہ دعائے لعنت فرمانا کیا معاذ اللہ بد خلقی ہے،

حدیث پنجم لما رفع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم راسہ من الرکعۃ الثانیۃ قال اللھم اشدد وطاتک علیٰ مضر اللھم اجعلھا علیھم سنین کسنی یوسف زاد فی روایۃ اللھم العن فلانا وفلانا الاحیاء من العرب وفی روایۃ یونس اللھم العن رعلا وذکوان وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ قال ثم بلغنا انہ ترک ذلک یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دوسری رکعت سے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا اے اللہ سخت ہلاکت ولعنت نازل کر قبیلۂ مضر پر اے اللہ ان پر ایسی قحط سالی نازل کر جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی، اور ایک روایت میں اتنا زائد ہے

---

[1] اور صحت نماز میں کوئی فرق نہ پڑا ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

کہ عرب کے سرکشوں کے نام لے لے[1] کر دعاء ہلاک فرمائی اور یونس کی روایت میں ہے کہ اے اللہ لعنت نازل کر رعل ورذکوان اور عصیہ پر انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ انھوں نے کہا پھر ہم کو خبر ملی کہ حضور نے اسکو نمازیں ترک فرمایا۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ صلحکلیو! بتاؤ کہ یہ دشمنان خدا ورسول کے ساتھ یارانہ ہے یا ان کے حق میں دعائے ہلاک وبربادی۔

حدیث ششم

قال النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یوم الخندق ملأ اللہ عَلَیھِم بُیُوتَھُم وَقُبُورَھُم نَارًا کَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الوُسطیٰ حَتّٰی غَابَتِ الشَّمسُ[2] یعنی حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خندق کے روز ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جس طرح کہ انھوں نے ہم کو نماز عصر سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا رواہ البخاری عن سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ف۔ اب غور کرنا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا دعائے ہلاک ہو سکتی ہے۔ یہ دعا تو دنیا وآخرت کی بربادی کے لئے ہے۔ دنیوی تو یہ کہ اُن کے گھروں کو اللہ آگ سے بھر دے اور آخرت کی یہ کہ اُن کی قبروں کو آگ سے پُر کر دے۔ دنیا بھی برباد آخرت بھی تباہ یہ ہے کفار ومشرکین واعدائے دین کے حق میں رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی دعائے ہلاکت اور یہ ہے خلق عظیم ممکن ہے کوئی عیار کہہ دے کہ یہ حضور کے خصائص سے ہے تو اب امت کو جو تعلیم ہے وہ سنیئے۔

---

[1] معلوم ہوا کہ بد مذہبوں کی تردید نام بنام کرنا سنت ہے ۱۲

[2] بخاری شریف جلد ثانی صفحہ ۵۹۰ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

حدیث ہفتم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اذا رایتم صاحب بدعۃ فاکفھر وانی وجھہ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولایجوز احد منھم علی الصراط لکن ینھافتون فی النار مثل الجراد والذباب یعنی جب کسی بد مذہب بد دین کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترشروئی کرو[1] اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں سے کوئی پل صراط پر نہ گزر پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈیاں اور مکھیاں گرتی ہیں رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

حدیث ہشتم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لاتجالسوا[2] اہل القدر ولاتفاتحوھم[3] یعنی قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے ابتدا بسلام کرو یا انھیں کسی معاملہ میں پنچ نہ بناؤ رواہ الامام احمد وابوداؤد والحاکم عن سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث نہم حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرماتے سنا لاتجالس قدریا ولا مرجیا[4] ولاخارجیا

---

[1] ورنہ دوستی کا ہاتھ بڑھائے گا جو بہت خطرناک ہے ۱۲ [2] مشکوٰۃ باب الایمان بالقدر ص ۲۲ ۱۲

[3] یہ فتح سے مشتق ہے جیسا کہ آیت کریمہ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق میں ارشاد ہوا ہے اسی وجہ حاکم کو فاتح کہتے ہیں۔ ۱۲ [4] "مرجئہ" ہمزہ کیساتھ ارجاء سے مشتق ہے بمعنی تاخیر مرجیہ فرقہ جبریہ ہی کا نام ہے ان کا عقیدہ ہے کہ بندے کو اپنے افعال میں کوئی دخل واختیار نہیں بندے کی طرف فعل کی نسبت ایسے ہی ہے جیسے جمادات کی جانب۔ قدریہ بسبب انکارِ قدر ان کو قدریہ کہا جاتا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

اِنَّھُمْ یکفؤن الدین کما یکفأ الاناء ویغلون کما غلت الیھود والنصاریٰ یعنی کسی قدری یا مرجی یا خارجی کے پاس نہ بیٹھ یہ لوگ دین کو اوندھا کرتے ہیں جیسے برتن اوندھا یا جاتا ہے۔ اور ابل کر حد سے گزر جاتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ گزر گئے۔ رواہ السلفی فی انتخاب حدیث القراء عن الامام جعفر الصادق حدثنی الی محمد عن ابیہ عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

حدیث دہم حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے فرمایا اَحَبُّ الْاَعْمَالِ[له] اِلَی اللّٰہِ الْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ یعنی تمام نیک کاموں میں اللہ تعالیٰ کو جو سب سے زیادہ پسندیدہ کام ہے وہ اللہ کے لئے اللہ والوں سے دوستی اور اللہ کے دشمنوں بدمذہبوں سے نفرت و بیزاری ہے۔ رواہ الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف یعنی اعمال صالحہ میں مشغول برے کاموں سے پرہیز و بیزاری سے اور نوافل پڑھنے اور نفلی روزے رکھنے سے یہ عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے کہ اس کے پیارے ایمان والوں کے ساتھ محبت رکھی جائے اور اللہ کے دشمنوں بدمذہبوں مرتدوں کے ساتھ نفرت و بیزاری برتی جائے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ فرائض و واجبات بھی بغیر حب فی اللہ وبغض فی اللہ کے ہرگز قبول نہیں ہوتے کما سیأتی

له امام غزالی علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں کہ اگر کوئی باورچی کو اس لئے دوست بنائے کہ فقراء و صلحاء کے لئے کھانا خوب عمدہ بناتا ہے تو یہ دوستی بھی اللہ واسطے ہے اور اگر کوئی استاذ سے محبت اس لئے کرتا ہے کہ اس سے علم حاصل کر کے دنیا حاصل کروں تو یہ محبت الحب فی اللہ نہیں ہے۔ بحوالہ اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۶۳ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

حدیث یازدہم حضور نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں، من احب للہ[1] وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان یعنی جس نے اللہ کے لئے اللہ والوں سے محبت ودوستی کی اور اللہ کے لئے اللہ کے دشمنوں سے بغض ونفرت رکھی اور اللہ کے لئے ایمان والوں کو دیا اور دشمنان خدا ورسول کو دینے سے اللہ کے لئے ہاتھ روکا[2] تو یقیناً اس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا یا کمال ایمان کا مرتبہ پالیا، رواہ ابوداؤد عن ابی امامۃ والترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما. ف. زید اور اس کے ہمنوا دیکھیں کہ ایمان کب کامل ہوتا ہے۔ اور کمال ایمان کب حاصل ہوتا ہے۔

حدیث دوازدہم حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ یعنی جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے رواہ ابن عدی وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ وابو یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی مضمون کو حضرت مولانا جلال الملۃ والدین رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنی مثنوی شریف میں یوں فرماتے ہیں ؎

می بلرزد عرش از مدح شقی ❊ بدگمان گردد از وہم متقی

یعنی جو شخص مذہبًا بدبخت ہیں ان کی تعریف کرنے سے عرش الٰہی ہل جاتا ہے اور اس کو سن کر متقی بدگمان ہو جاتا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ صـ۱۴ کتاب الایمان ۱۲

[2] یعنی تمام کام اللہ واسطے کرے اور جو بھی کرے اللہ تعالےٰ اجل مجدہٗ کی رضا مقصود ہو ۱۲
مصلح الدین حشمتی غفرلہٗ

حدیث سیزدہم حضور رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں
اِنَّ اللّٰہَ یَغْضَبُ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ فِی الْاَرْضِ
یعنی بیشک اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے جب زمین میں فاسق کی مدح کی جاتی
ہے۔ رواہ البیہقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ زید اور اس
کے ہمنوا یہ دیکھیں کہ فاسق کی مدح سرائی پر یہ قہر وغضب ہے تو بدمذہب
اور بددین و مرتدین کی تعریف کرنے پر کیا ہوگا پھر بدمذہبوں کافروں مشرکوں
مرتدوں کے ساتھ میل جول اتحاد واتفاق رکھنے یارانہ گانٹھنے پر کیا ہوگا والعیاذ
باللہ تعالیٰ۔

حدیث چہاردہم حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم فرماتے
ہیں من وقر صاحب بدعة فقد اعان علیٰ
هدم الاسلام[1] یعنی جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے
ڈھانے پر مدد دی[2] رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ام المؤمنین الصدیقة
رضی اللہ تعالیٰ عنہا والحسن بن سفیان فی مسندہ وابو نعیم فی الحلیة
عن معاذ بن جبل والسجزی فی الابانة عن ابن عمر وکابن عدی عن
ابن عباس والطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیة عن عبداللہ
بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہم والبیہقی نے شعب الایمان عن ابراھیم
بن میسرۃ التابعی المکی الثقة رحمة اللہ تعالیٰ مرسلاً فی الصواب
ان الحدیث حسنٌ بطرقه۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۱ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔ ۱۲ [2] کیونکہ اس کی تعظیم وتوقیر میں اہانت سنت ہے اور یہ بنائے اسلام کی ویرانی کی جانب لے جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب بندوں کی تعظیم وتوقیر سے بنائے اسلام کی آبادی ہے۔ اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۴۷ ۱۲
مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

حدیث پانزدہم حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد ہے مَنْ مَشٰی اِلٰی صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِیُوَقِّرَہٗ فَقَد اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی رواہ الطبرانی فی الکبیر وابونعیم فی الحلیۃ عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث شانزدہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ فَھُوَ مِنَ الْاَبْدَالِ الرِّضَاءِ بِالْقَضَاءِ وَالصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللہِ وَالْغَضَبُ فِیْ ذَاتِ اللہِ یعنی تین باتیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ ابدال سے ہے اول قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔ دوم۔ اللہ عزوجل نے جن باتوں سے منع فرمایا ہے ان سے باز رہنا۔ سوم۔ اور اللہ کے معاملے میں غضب وغصہ کرنا رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ہفدہم حضور مالک کونین صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اوحی اللہ تعالیٰ الی نبی من الانبیاء ان قل لفلان العابد اَمَّا زُھْدُکَ فِی الدُّنْیَا فَتَعَجَّلْتَ رَاحَۃَ نَفْسِکَ وَاَمَّا اِنْقِطَاعُکَ اِلَیَّ فَتَعَزَّزْتَ بِہٖ فَمَا لِیْ عَلَیْکَ قَالَ یَا رَبِّیْ وَمَا لَکَ عَلَیَّ قَالَ ھَلْ وَالَیْتَ لِیْ وَلِیًّا اَوْ عَادَیْتَ لِیْ عَدُوًّا۔ یعنی اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام میں سے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ فلاں عابد سے کہہ دیجئے کہ تیرا دنیا میں زاہدانہ زندگی گزارنا تو اپنے نفس کی راحت کو تو نے حاصل کر لیا۔ اور دنیا سے تیرا بے علاقہ ہو کر میری طرف متوجہ ہونا تو اس ذریعہ سے تو نے عزت حاصل کر لی۔ تو میرا جو تجھ پر حق ہے اس کے سلسلے

ہیں تو نے کیا عمل کیا۔ اس عابد نے کہا اے میرے رب اور کیا تیرا حق مجھ پر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کیا میرے لئے کسی دوست کے ساتھ تو نے دوستی کی اور کیا میرے لئے کسی دشمن کے ساتھ دشمنی کی [۱] رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ والخطیب فی التاریخ وغیرہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ہیجدہم حضور دافع البلاء والوباء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَوْثَقُ عُرَی الْاِیْمَانِ اَلْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ یعنی ایمان کا سب سے زیادہ مضبوط کڑا یہ ہے کہ اللہ ہی کے لئے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کیجائے اور اللہ ہی کے لئے الفت رکھی جائے اور اللہ ہی کے لئے نفرت رکھی جائے رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث نوزدہم حضور آقائے دارین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَوْثَقُ عُرَی الْاِیْمَانِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ یعنی ایمان کے کڑوں میں سب سے زیادہ مضبوط کڑا اللہ ہی کے لئے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لئے عداوت رکھنا ہے۔ رواہ الامام احمد عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث بستم حضور دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے اپنے فضل وکرم سے قاسم جملہ نعم بنایا محسن دو عالم بلکہ رحمۃ للعلمین فرمایا لیکن اپنے غلامان بارگاہ

---

[۱] معلوم ہوا کہ اعمال واشغال کے باوجود اللہ کے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے دشمنی ضروری ہے ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

وبندگانِ درگاہ کو تعلیم دینے کے لئے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں حضور یہ دُعا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عِنْدِیْ یَدًا فَیُوَدُّہٗ قَلْبِیْ فَاِنِّیْ وَجَدْتُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ[1] یعنی اے اللہ مجھ پر بدکار کا احسان نہ ہونے دینا کہ اس سے میرا دل محبت کرنے لگے کیونکہ بیشک میں نے اس کلام میں جو مجھ پر بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے۔ یہ آیت پائی ہے کہ اے محبوب تم ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مخالفوں سے دوستی رکھیں[2] رواہ ابن مردویہ وغیرہ عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث بست وپنجم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنْ مَّرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ[3] وَاِنْ مَّاتُوْا

---

[1] پ ۲۸ س المجادلہ ع ۳۔ ۱۲ [2] یعنی مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور یہ انکی شان ہی نہیں اور ایمان اسکو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا و رسول کے دشمن سے دوستی رکھے، معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا و رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت و اختلاط جائز نہیں چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز بدر اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو مبارزت کیلئے طلب کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا، اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روز بدر قتل کیا، اور حضرت علی بن ابی طالب و حمزہ و ابوعبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے، خدا و رسول پہ ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا خیال بدمذہبوں سے ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ ۱۲

[3] بدمذہبوں کے بارے میں کوئی رعایت نہ کرنا چاہیے نہ حالت حیات میں نہ بعد ممات۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ لَقِیْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْهِمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُؤَاکِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ یعنی اگر بدمذہب بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مر جائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو اور جب انھیں ملو تو سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان سے شادی بیاہ نہ کرو ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ وابوداؤد عن ابن عمر وابن ماجۃ عن جابر والعقیلی وابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

حدیث بست ودوم

حضور ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ بُرَاءُ مِنِّیْ جِهَادُهُمْ كَجِهَادِ التُّرْكِ وَالدَّیْلَمِ یعنی ان بدمذہبوں سے میں بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کافران ترک ودیلم پر رواہ الدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ۔

حدیث بست وسوم

حضور شافع محشر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ یَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِیْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَى بْنِ مَرْیَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ حَتّٰی تَأْطِرُوْهُمْ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا[۱] یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انھیں منع کیا وہ باز نہ آئے تو یہ علماء ان

---

[۱] مشکوٰۃ شریف باب الامر بالمعروف ص ۴۳۶-۱۲۔ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

کے جلسوں میں شریک ہونے لگے اور ان کے ساتھ ہم نوالہ و ہم پیالہ رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک دوسرے پر مار دیئے (یعنی پاس بیٹھنے سے بدکاری کا اثر ان عالموں کے دل پر بھی دوڑ گیا) اور اللہ عزوجل نے داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی ان سب پر لعنت فرمائی۔ یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور حد سے بڑھنے کا۔ قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم عذاب سے نجات نہ پاؤ گے جب تک انھیں حق کی طرف خوب جھکا نہ لاؤ۔

رواہ الامام احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ عن ابن مسعود والطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ف علماء و مشائخ کو تنبیہ فرمائی جارہی ہے، دیکھئے باوجودیکہ وہ علماء منع کرتے تھے۔ لیکن جب وہ باز نہ آئے تو یہ علماء ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے لگے کہ شاید یوں انھیں ہدایت ہو۔ مگر ہوا یہ کہ قوم کی ہدایت کے بجائے انھوں نے خود اپنے آپ کو ہلاک کر دیا۔ اس حدیث شریف نے اُن پالیسی باز واعظوں اور مولویوں کا بھی رد کر دیا، جو کہتے ہیں کہ جی بدمذہبوں سے الفت و محبت اور میل جول کر کے انھیں ہدایت کرنا چاہیئے ان کے مجمعوں میں جلسوں میں رکن اور ممبر بن کر اور شریک ہو کر تبانا چاہیئے، حدیث کریم نے صاف فرمایا کہ بدوں کی صحبت کا اثر یہ ہوتا ہے، والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

حدیث بست و چہارم

حضور مالک دارین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بارگاہ عرش اشتباہ میں عرض کی گئی

اَتَھْلِکُ الْقَرْیَۃُ وَفِیْھَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ بِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِتَھَاوُنِھِمْ وَسُکُوْتِھِمْ یعنی یارسول اللہ کیا کوئی آبادی اس حالت میں بھی ہلاک ہوتی ہے کہ اس میں صالحین نیک لوگ رہتے ہوں فرمایا

ہاں، عرض کی گئی یہ کس وجہ سے ارشاد فرمایا ان کی سستی و خاموشی کے سبب سے رواہ البزار والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما، ف۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صاحب استطاعت علماء مشائخ کے سکوت عن الحق اور سستی کی وجہ سے بھی آبادیاں ہلاک و برباد کی جاتی ہیں۔ اور یہ سکوت عن الحق اور پلپلاپن عذاب الٰہی کے نزول کا سبب ہوتا ہے[1]۔

حدیث بست وپنجم حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں مَنْ اَعْرَضَ عَنْ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ بُغْضًا لَّہٗ مَلَأَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ اَمْنًا وَّاِیْمَانًا وَمَنِ انْتَھَرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ اٰمَنَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ وَمَنْ اَھَانَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ رَفَعَہُ اللّٰہُ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ وَمَنْ سَلَّمَ عَلٰی صَاحِبِ بِدْعَۃٍ اَوْ لَقِیَہٗ بِالْبُشْرٰی اَوِ اسْتَقْبَلَہٗ بِمَا یَسُرُّہٗ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ یعنی جو کسی بدمذہب کو اس کی بدمذہبی کی وجہ سے دشمن جان کر اُس سے منہ پھیرے اللہ تعالےٰ اس کا دل امان اور ایمان سے بھر دے۔ اور جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالےٰ اُسے اُس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے سو درجے بلند فرمائے اور جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہو اس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اُتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ف۔ دیکھو بدمذہب وبددین سے دور نفور رہنے والے پر کیا کیا خدا کی رحمتیں ہیں، اور بدمذہبوں سے یارانہ گانٹھنے بھائی چارہ رچانے والوں پر کیا کیا وعیدیں ہیں

[1] کیونکہ امر بالمعروف نہی عن المنکر بقدر استطاعت واجب ہے ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

حدیث بست و ششم حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا لَعَنَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَوَّلَھَا فَمَنْ کَتَمَ حَدِیْثًا فَقَدْ کَتَمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ یعنی جب اس امت کے پچھلے لوگ اس امت کے اگلوں (صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ عنہم وائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ) پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت جس نے باوجود استطاعت ایک کلمۂ حق بھی چھپایا تو یقیناً اس نے اس چیز کو چھپایا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔ رواہ ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث بست و ہفتم حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جنگ قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ اُھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ مَعَکَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ یعنی مشرکین کی ہجو و مذمت کر کہ جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں اور رسول کریم علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والتسلیم حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے کافروں کو جواب دے اے اللہ تو حسان کی تائید روح القدس سے فرما۔

رواہ البخاری ومسلم عن البراء رضی اللہ عنہ۔

حدیث بست و ہشتم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُھْجُوْا قُرَیْشًا فَاِنَّہٗ اَشَدُّ عَلَیْھِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ۔ یعنی قریش کافروں کی برائیاں اور ان کے عیوب بیان کرو کہ بیشک یہ کام تیر مارنے سے بھی زیادہ ان پر سخت ہے

رواہ مسلم عن سیدتنا عائشۃ الصدیقۃ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث بست و نہم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم یقول لحسان ان روح القدس لایزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ وقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم یقول ھجاھم حسان فشفی واستشفی۔ یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو حسان سے فرماتے سنا کہ روح القدس جبریل علیہ السلام تیری تائید فرماتے ہیں، جب تک تو اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی جانب سے ان کے دشمنوں کے ساتھ مخاصمت و مدافعت کرتا رہتا ہے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حسان نے کافروں مشرکوں کے عیوب ان کی برائیوں کا بیان کیا تو مسلمانوں کو اس نے شفا دی اور اپنے آپ بھی شفا حاصل کی رواہ مسلم عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنہا۔ ف۔ اس مبارک حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں مرتدوں بد مذہبوں کے عیوب ونقائص بیان کرنے سے ایمان والوں کو شفا حاصل ہوتی ہے، روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں کیونکہ دافع البلاء والوباء صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم الی یوم الجزاء کے دشمنوں بدگویوں کا رد دطرد ہے فالحمد للہ علی ذلک

حدیث سیم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم او ینافح ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم حضرت حسان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے لئے مسجد نبوی شریف میں منبر بچھایا کرتے کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلےٰ آلہ وسلّم کے لیئے اور حضور اکرم کی طرف سے کافروں مشرکوں پر مَفاخر حَسَبِیّہ وَنَسَبِیّہ کا نظم میں بیان کیا کرتے تھے یا کفار و مشرکین کی ہجو و مذمت میں نظمیں پڑھا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ صَلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم فرمایا کرتے تھے۔ کہ بیشک اللہ تعالیٰ روح القدس سے حسّان کی تائید فرماتا رہتا ہے[1]۔ جب تک حسّان میری طرف سے مفاخرت و منافحت کرتے رہتے ہیں[2] رواہ البخاری عن سیدتنا ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث سی ویکم

حضور اقدس صَلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ قَدْ اَنْزَلَ فِی الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے میں توجو نازل فرمایا ہے وہ نازل ہی فرمادیا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّھُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ وَاَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ[3]۔ یعنی اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں، کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں، اور وہ

---

[1] فرقہائے باطلہ کے رد و ابطال سے تائید غیبی حاصل ہوتی ہے ۱۲ [2] معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین مرتدین کے ہجو و مذمت میں اشعار لکھنا سنت صحابہ اور اس کو سننے کے لیۓ اہتمام کرنا سنت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔ ۱۲

[3] آیت مبارکہ شعراء کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے۔ (العیاذ باللہ) اور کہتے تھے کہ جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کہتے ہیں ویسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں، ان کی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے انھیں لوگوں کی آیت مبارکہ میں مذمت کی گئی ہے۔ ۱۲ سہ پ ۱۹ س الشعراء ع ۱۵۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

کہتے ہیں جو نہیں کرتے (ترجمۂ رضویہ) حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شعراء حضرت کعب بن مالک وحضرت حسان بن ثابت وحضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار و مشرکین کو اپنی نظموں میں جنگ وحرب سے خوفناک کیا کرتے تھے اور حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار و مشرکین کے نسبی وخاندانی عیوب و نقائص اپنے قصیدوں میں بیان کیا کرتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اشعار میں کفار و مشرکین کو اُن کے کفر وشرک پر شرم وغیرت اور ننگ وعار دلایا کرتے تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس عرض کا مطلب یہ تھا کہ کیا اس قسم کے اشعار کہنا بھی ہمارے لئے ناجائز فرما دیا۔

فقال النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحُ النَّبْلِ۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک ایمان والا اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی جہاد کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بیشک تم اپنے اشعار کے ذریعے سے کافروں مشرکوں کے دلوں پر تیر برساتے ہو جس طرح تیروں سے ان کو زخمی کرتے ہو، رواہ فی شرح السنۃ عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ اس حدیث شریف نے ارشاد فرمایا کہ اشعار میں کفار و مشرکین و مرتدین کی مذمت وہجو کرنا اس لئے کہ مسلمان اس کوشش کر ان کے عقائد کفریہ سے متنفر و بیزار ہو کر اپنے اسلام اور اپنی سنیت کو ان کے دامِ مکر و فریب میں پھنسنے سے بچائیں یہ بھی جہاد باللسان ہے[1]

---

[1] لہ ایسے شعراء الشعراء یتبعھم الغاوٗن سے مستثنیٰ ہیں ۱۲ بقیہ صفحہ آئندہ پر ملاحظہ ہو۔

حدیث سی و دوم

حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں ، مَامِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّتِہٖ قبلی الاکان لہٗ فی امتہٖ حواریون واصحاب یأخذون بسنتہٖ ویقتدون بامرہٖ ثم انہا تخلف من بعدھم خلوف یقولون ما لایفعلون ویفعلون ما لایؤمرون فمن جاھدھم بیدہٖ فھو مؤمن ومن جاھدھم بلسانہ وھومؤمن ومن جاھدھم بقلبہٖ[1] فھومؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل[2] یعنی کوئی نبی اللہ تعالےٰ نے مجھ سے پہلے نہیں بھیجا مگر اس کی امت میں انصار واصحاب ہوتے رہے کہ وہ اپنے نبی کی سُنّت اس کے طریقہ پر عمل کرتے تھے ، اور اپنے نبی کے احکام وارشادات کی پیروی کرتے تھے اور مجھے بھی ایسے ہی انصار واصحاب دیئے گئے) پھر یقیناً پیدا ہوں گے میری امت میں بُرے ناخلف لوگ جو کہیں گے وہ کریں گے نہیں[3] اور جو کریں گے اس

لہ بقیہ صفحہ گذشتہ کا ۔ کیونکہ رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے (ترجمۂ رضویہ) اس آیتِ مُبارکہ میں شعراء اسلام کا استثنا کیا گیا ہے ۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح لکھتے ہیں پند ونصائح لکھتے ہیں اس پر اجر وثواب پاتے ہیں ۔ بخاری کی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں ۔ ۱۲

[1] وذالک اضعف الایمان ، یہ ایمان کا سب سے زائد کمزور درجہ ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ جب سنان ولسان سے جہاد کی قدرت نہیں ہے تو دل میں اس کو برا جانے مگر وہاں سے چلا جانا ضروری ہے اگر وہاں سے چلے آنے کی استطاعت کے باوجود وہیں بیٹھا رہا تو گنہگار ہوگا ، اور ایمان کے سب سے زائد کمزور درجے سے بھی محروم ہوجائے گا ۔ ۱۲

[2] مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ صـ ۲۹ ۱۲

[3] یہ علماء سُو اور امراء سُو کی صفت ہے (اعاذنا اللہ من ذٰلک) ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

کے مامور نہیں ہوں گے تو جوان سے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ ایمان دار ہے اور جوان بدمذہبوں سے زبان سے جہاد کرے گا وہ بھی ایمان والا ہے۔ اور جو زبان سے بھی اُن کا رد و طرد کرنے کی قدرت اُن کے عیوب بیان کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور دل سے ان کو بدمذہب بد دین جانتا اور اُن سے نفرت و بیزاری رکھتا ہے وہ بھی مومن مسلم ہے۔ اور اس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ یعنی اگر دل میں بھی ان بدمذہبوں کو مبغوض اور دشمن و منفور نہیں جانتا تو وہ ایمان دار ہی نہیں ہے۔ رواہ مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ ف اس حدیث شریف نے جہاد کی تین قسمیں بیان فرمائیں جہاد سنانی[1]، جہاد لسانی، جہاد جنانی۔ اور اگر بدمذہبوں بد دینوں کو دل سے بُرا نہ جانے ان سے یارانہ گانٹھے دوستانہ رکھے تو وہ بے ایمان ہے اور اور ظاہر ہوا کہ جہاد قلمی بھی اُسی جہاد لسانی ہی کی ایک بہترین صورت ہے کہ القلم احدی اللسانین ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے علم غیب عطا فرمایا۔ علم خمس بخشا کہ اس حدیث شریف میں علم[2] ما فی الغد و علم ما فی الارحام بلکہ علم ما فی الاصلاب کا ثبوت موجود ہے۔ فالحمد للہ سبحنہٗ وتعالےٰ۔

حدیث سی و سوم حضور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ اَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ وَاَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ[3] یعنی جس نے دیا اللہ کے واسطے

---

[1] بدعات و منکرات کو ہاتھ سے مٹانا جہاد سنانی ہے اور زبان سے منع کرنا لسانی ہے اور دل سے بُرا جاننا جنانی ہے ۱۲ [2] کیونکہ حدیث مذکور میں ما فی الغد کا اعلام ہے جو بغیر علم نہیں ہوتا۔ ۱۲
[3] یعنی اسکا تمام کام برائے خدا ہو اور جو کچھ کرے رضا حق کا طالب ہو (رزقنا اللہ تعالیٰ) ۱۲
مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

اور دینے سے انکار کیا اللہ کے واسطے اور ایمان والوں سے اللہ کیلئے دوستی
کی اور بدمذہبوں بددینوں سے اللہ کے واسطے دشمنی رکھی تو بیشک اس نے اپنے
ایمان کو کامل کرلیا، روی الترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث سی و چہارم

حضرت علامہ سید اسمٰعیل بن خلیل حافظ کتب سید خلیل حافظ کتب الحرم المکی قدس اللہ تعالیٰ سرہ المکی
اپنی تصدیق فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین میں نقل فرماتے ہیں۔
اَلشِّرْكُ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ وَاَدْنَاهُ
اَنْ تُحِبَّ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الْجَوْرِ وَتُبْغِضَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الْعَدْلِ وَهَلِ الدِّيْنُ
اِلَّا الْحُبُّ وَالْبُغْضُ یعنی شرک اس سے بھی زیادہ پنہاں ہے جیسے چکنی
چٹان پر اندھیری رات میں چیونٹی کی چال اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ تو ظلم و
خلاف حق کی ذراسی بات کے ساتھ بھی محبت رکھے، اور کسی قدر عدل و انصاف
کی ذراسی بات سے بھی عداوت رکھے، اور دین ہے کیا اسی حب و بغض کا تو
نام ہے یعنی اللہ کے لئے اللہ والوں سے دوستی اور اللہ کے لئے اللہ کے
دشمنوں سے نفرت و بیزاری رکھتا ہے تو ایماندار ہے ورنہ نہیں، رواہ الحاکم
وصححہ۔

حدیث سی و پنجم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں،
اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ[1] یعنی
تمام نیک کاموں میں سب سے افضل عمل اللہ عزوجل کے واسطے دوستی رکھنا اور
اللہ عزوجل کے واسطے دشمنی رکھنا ہے، رواہ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

[1] اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ کے افضل الاعمال ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تمام نیکیوں کا مبنیٰ اور باعث ہے کیونکہ جب غلبۂ محبت اس درجہ ہو کہ کسی سے دوستی دشمنی بجز خدا واسطے نہ ہو تو یہی باعث ہوگا، امتثال اوامر اور اجتناب نواہی کا! ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

رواہ الامام احمد مطولاً۔

حدیث سی وششم حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ یعنی کسی چیز کی محبت تجھ کو اندھا بہرا بنا دیتی ہے رواہ الامام احمد والبخاری فی التاریخ وابوداؤد عن ابی الدرداء وابن عساکر بسند حسن عن عبد اللہ بن انیس والخرائطی فی الاعتلال عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ف یعنی حق کی محبت باطل باتوں کے دیکھنے سننے سے روک دیتی ہے اور باطل کی محبت حق باتوں کے دیکھنے اور سننے سے بہرہ کر دیتی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ باطل کی محبت اپنے دلوں سے نکال دو کہ وہ تمہیں حق باتوں کے دیکھنے سننے سے محروم کر دے گی، اور حق کی حمایت اپنے قلوب میں جماؤ کہ باطل باتوں کو نہ تمہاری آنکھیں دیکھ سکیں نہ تمہارے کان سن سکیں۔

حدیث سی وہفتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَهُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ یعنی جس شخص نے ناحق پر اپنی قوم کی مدد کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے، جو کوئیں میں گر گیا ہو اور اس کی دم پکڑ کر اسے کھینچا جا رہا ہو، رواہ ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث سی وہشتم حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِیَّةُ یعنی میں نے عرض کی یا رسول اللہ عصبیت کیا ہے۔ قَالَ اَنْ تُعِیْنَ قَوْمَكَ عَلَی الظُّلْمِ

یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا عَصَبِیَّتْ (تعصب) کی تعریف یہ ہے کہ تو اپنے قوم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھ کر بھی اُن کی اعانت امداد کرے رواہ ابوداؤد عنہ۔ ف۔ سبحان اللہ اس حدیث شریف نے عصبیت تعصب کی صحیح تعریف فرما کر پلپلوں صلحکلیوں بدمذہبوں کی دہن دوزی فرمادی کہ خود حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمادیا کہ تعصب یہ ہے کہ باطل پر کسی کی طرفداری کرے جیسے دیوبندی، نیچری قادیانی عہ رافضی۔ خاکساری، مسلم لیگی احراری وغیرہم فرق ناری اپنے طواغیت کی باطل پرستی پر طرفداری کر رہے ہیں، اور حق کا ساتھ دینا حق بات کی طرفداری کرنا تعصب ہی نہیں ہے بلکہ یہ اپنے عقائد حقہ پر پختگی وسلامت روی ہے اور یہ محمود ہے اور جو اس کو تعصب کہے وہ دین سے بیگانہ اور حضور رسول کریم کا مخالف اور بارگاہ رسالت سے مردود ہے۔

حدیث سی ونہم

عبادہ بن کثیر شامی ایک بی بی سے روایت کرتے ہیں جو کہ فلسطین کی رہنے والی ہیں اور ان کا نام فُسَیلہ ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سُنا کہ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَى الظُّلْمِ۔ یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے سوال کیا میں نے عرض کی یارسول اللہ کیا یہ بات تعصب میں داخل ہے کہ انسان ظلم و ناحق پر اپنی قوم کی مدد کرے، رواہ الامام احمد وابن ماجۃ عنہ۔ ف۔ ان دونوں مبارک حدیثوں نے

عہ ان بدمذہبوں کے عقائد وکفریات معلوم کرنا ہو تو کتاب مستطاب تجانب اہل السنۃ کا مطالعہ فرمائیں۔

نے تعصب کو صاف ظاہر فرمادیا۔ جو آج کل پالیسی باز واعظ لکچرار مولوی کہا کرتے ہیں کہ علمائے اہلسنت وجماعت کثرہم اللہ تعالیٰ وایدہم بڑے متعصب ہیں۔ اُن کا یہ کہنا سراسر ظلم و افتراء ہے۔ کیونکہ ردِ بدمذہباں تو محمود ہے۔ اور تعصب یہ ہوا کہ ناحق پر طرفداری و مدد کی جائے تو حضرات علمائے اہلسنت کا دامن اس سے پاک ہے۔ وہ تو حق پسند ہیں۔ ہاں وہ قائلین خود ان احادیث مبارکہ کی بناپر متعصب ثابت ہو گئے کہ باطل و ناحق کی طرفداری کر رہے ہیں۔ اور مدد پھو نچار ہے ہیں اور اسی کو ان حدیثوں میں تعصب بتایا گیا ہے تفسیر عزیزی پارہ اول مطبوعہ محمدی لاہور صفحہ ۳۲۷ حضرت مولینا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی آیہ کریمہ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ۔ کے تحت میں فرماتے ہیں

ومعنی تصلب حق آنست کہ دین حق را بقوت بگیرد و ہرگز بدینے و آئینے نظر نکند و بہ تلبیسات شیاطین و استدراجات جوگیہ و رہابین گوش ننہد و بسبب ورود مصائب و امتحانات در حسن دین خود شک و تردد پیدا نکند و ایں امر محمود در جمیع ادیان و مطلوب در ہر زمان ست و معنی تعصب باطل آنست کہ بسبب حمیت رسم خود یا ریاست خاندان خود بر مذہب دیگر باوصف ظہور علامات حقیقت آں انکار نماید و بد خود را نیک و نیک غیر خود را بد داند و ایں امر مردود و معیوب ست۔ یعنی تصلب حق کے معنی یہ ہیں کہ دین حق کو مضبوطی سے پکڑ لے۔ اور کسی دوسرے دین یا کسی دوسرے طریقے کی طرف ہرگز آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے اور شیطانوں کے فریب سے بھری ہوئی باتوں اور جوگیوں سادھوؤں کے استدراجی خوارق عادات کی طرف قطعاً کان نہ لگائے اور مصیبتوں اور آزمائشوں کے آجانے کی وجہ سے اپنے سچے دین کی خوبی میں کسی طرح کا شک و تردد ہرگز پیدا نہ ہونے دے۔ اور یہ تصلب حق تمام ادیان الٰہیہ میں پسندیدہ و محبوب

اور ہر زمانے میں مطلوب و مرغوب ہے۔ اور تعصب باطل کے معنی یہ ہیں کہ اپنی رسم یا اپنے خاندانی اعزاز کی پاسداری کے سبب دوسرے مذہب کو اس کی حقانیت کے دلائل و براہین واضح ہو جانے کے بعد بھی اس سچے مذہب کو نہ ماننے اور اس کا انکار کرے اور اپنے برے کو بھلا اور دین حق کے ماننے والوں کے بھلے کو برا جانے اور یہ تعصب باطل مردود و معیوب ہے۔

حدیث چہلم حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ۔ یعنی مومن کے سوا کسی اور کی صحبت میں مت بیٹھ۔ اور متقی[1] کے سوا تیری دعوت کا کھانا کوئی اور نہ کھائے۔ رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی عن ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ۔

حدیث چہل و یکم حضور شافع محشر صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا یا اَبَا ذَرٍّ اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ یعنی اے ابوذر! ایمان کے کڑوں میں کون سا کڑا سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ انھوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے۔ قَالَ الْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ کے بارے میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا اور اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے دشمنی رکھنا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما

---

[1] تقوی کے مراتب بہت ہیں عوام کا تقوی ایمان لاکر کفر سے بچنا۔ متوسطین کا تقوی اوامر و نواہی کی اطاعت خواص کا تقوی ہر ایسی چیز کو چھوڑنا جو اللہ تعالے سے غافل کرے۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

حدیث چہل و دوم

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تعالیٰ قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِھَادُ قَالَ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم ہم پر جلوہ فرما ہوئے، فرمایا کیا تمہیں خبر ہے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ کسی کہنے والے نے عرض کی نماز و روزہ اور زکوٰۃ اور کسی نے عرض کی جہاد حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم نے فرمایا بیشک تمام اعمال میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وپسندیدہ عمل اللہ کے لئے محبت و دوستی رکھنا اور اللہ کے لئے عداوت ودشمنی رکھنا ہے۔ رواہ الامام احمد عنہ۔

حدیث چہل و سوم

حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ تو تم میں سے ہر ایک دیکھ بھال کرے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی رکھتا ہے[1] رواہ الامام احمد والترمذی وابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث چہل و چہارم

حضور مالک کونین صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں

---

[1] معلوم ہوا کہ بدمذہب بے ایمان کو اپنا دوست ہرگز نہ بنائیں ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ۔

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی مُلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِهٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ عَلَیْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّكْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰهِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰهِ یَا اَبَا رَزِیْنٍ هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ زَائِرًا اَخَاهُ شَیَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

اِنَّهٗ وَصَلَ فِیْكَ فَصِلْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِیْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ یعنی کیا میں تجھ کو وہ بات نہ بتادوں جس پر اس دین کا دارو مدار ہے جس کے ذریعہ سے تو دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرے گا۔ خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ذکر کرنے والوں کی مجلسوں میں حاضر ہونا لازم کرلے۔ اور جب تنہائی میں ہو تو تجھ سے جس قدر ہو سکے اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں متحرک رکھ (اور اللہ کے رسول کا ذکر خدا کا ہی ذکر ہے بلکہ دین اسلام و شریعت اسلامیہ کی ہر ایک بات کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ہر ایک پیارے کا ذکر اللہ تعالیٰ ہی کا ذکر ہے) اور اللہ کے واسطے محبت رکھ اور اللہ کے واسطے عداوت رکھ۔ اے ابو رزین کیا تجھے خبر ہے کہ مسلمان جب اپنے گھر سے اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ وہ سب فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔ اور عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب بیشک اس مسلمان نے تیری محبت میں رشتہ جوڑا تو بھی اپنے کرم و فضل کو اس سے متعلق فرمادے۔ تو اے ابو رزین! اگر تو اپنے بدن کو اس کام میں لاسکے تو یہ کام کر۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ ف۔ اہل ایمان دیکھیں کہ

مسلمان کے ساتھ دوستی واتحاد رکھنے والے اور بدمذہب سے بیزار رہنے والے پر کتنی کتنی اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں۔

حدیث چہل و پنجم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پوچھا کہ افضل ترین ایمان کیا ہے۔ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰہِ وَتُبْغِضَ لِلّٰہِ وَتُعْمِلَ لِسَانَکَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے واسطے محبت رکھے اور اللہ کے واسطے عداوت رکھے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھے قَالَ وَمَاذَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ اس کے بعد میں کیا کروں قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَتَکْرَہُ لَھُمْ مَا تَکْرَہُ لِنَفْسِکَ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اور یہ کہ لوگوں کیلئے تو وہ پسند کرے جو تو خود اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔ اور اُن کیلئے وہ پسند نہ کرے جو تو خود اپنی ذات کیلئے ناپسند کرتا ہے۔ رواہ الامام احمد۔ ف۔ اس حدیث شریف کے اسی پچھلے جملۂ مبارکہ کی شرح میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ ارشاد مبارک ہے کہ فرمایا۔ اَلْعَدْلُ خَلْعُ الْاَنْدَادِ وَالْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ اِنْ کَانَ مُؤْمِنًا تُحِبُّ اَنْ یَّزْدَادَ اِیْمَانًا وَاِنْ کَانَ کَافِرًا تُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ اَخَاکَ فِی الْاِسْلَامِ یعنی آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ میں جو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ عدل واحسان کا حکم دیتا ہے۔

تو عدل کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک لہٗ ماننے اور احسان کے معنی یہ ہیں کہ تو اللہ تعالےٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے اور یہ کہ تو لوگوں کیلئے وہی پسند کرے جو تو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اگر دُوسرا شخص ایمان والا ہے تو تیری خوشی یہ ہو کہ اس کے ایمان کا درجہ اور بھی زائد بلند ہو جائے اور وہ کافر ہے تو تیری خوشی یہ ہو کہ وہ بھی تیرا اسلامی بھائی بن جائے۔ اس ارشاد کو امام علامہ قدوۃ الامہ علم الائمہ ناصر الشریعہ محی السنۃ حضرت علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی صوفی معروف خازن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر خازن مسمیٰ بہ لباب التاویل فی معانی التنزیل جلد چہارم مطبوعہ مطبع تقدم علمیہ مصر صفحہ ۹۰ میں اسی آیت کریمہ کے ماتحت نقل فرمایا۔

حدیث چہل و ششم حضور مدنی تاجدار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم الیٰ یوم القرار فرماتے ہیں یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ[1] کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ[2] لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ۔[3] یعنی آخر زمانے میں بہت سے دجّال بڑے دھوکہ باز

---

[1] دجّال دجل سے مشتق ہے بمعنی خلط و تلبیس یعنی ایک ایسی جماعت پر از مکر و کید ہوگی جو اپنے آپ کو علماء و مشائخ اور خیر خواہوں کی صورت میں ظاہر کریگی تاکہ اپنی گڑھی ہوئی باتوں کو عام کر کے لوگوں کو فرقۂ ضالہ باطلہ کی طرف بلائیں۔ ۱۲۔ [2] یعنی دین حاصل کرنے میں احتیاط کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ بشکل انسانی شیاطین غیر دین کو دین ظاہر کر کے تم پر مسلط کر دیں اور آخرت تباہ ہو جائے لہٰذا اہل بدعت کے ساتھ مخالطت سے احتراز و پرہیز لازم ہے۔ ۱۲۔

[3] مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص۲۸ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ۔

اور جھوٹے ہوں گے وہ تم کو حدیثیں گڑھ گڑھ کر سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہونگی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی تو اُن سے دور رہنا اور اُن کو اپنے سے دُور رکھنا کہیں وہ لوگ تم کو حق سے بہکا نہ دیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ اس حدیث شریف نے یہ بھی بتایا کہ بد مذہبوں مرتدوں سے دور نفور رہو اور یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں کہ علم مافی الغد ومافی الارحام ومافی الاصلاب وغیرہ تو اسی حدیث میں موجود ہے۔ فالحمد للہ حمداً کثیراً۔

حدیث چہل و ہفتم

حضور تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ یَخْرُجُ قَوْمٌ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ اَوْ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ اَوْ حُلُقُوْمَھُمْ سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ اِذَا رَاَیْتُمُوْھُمْ اَوْ اِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ لیعنی ایک جماعت آخر زمانے میں یا اس امت میں نکلے گی (شک راوی ہے) جو قرآن پڑھے گی اور قرآن اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا یعنی قرآن پڑھ پڑھ کر غلط ترجمے کر کر کے میری اُمت کو گمراہ کریں گے علامت اس جماعت کی یہ ہے کہ سر بہت منڈائیں گے یعنی چندیا گھٹی ہوئی رکھیں گے (جیسے وہابیہ نما) (وہ ہیں اور جھوٹے صوفی متصوفہ ملاحدہ ہیں) جب تم انھیں دیکھو تو ان سے یارانہ اور بھائی چارہ نہ کرنا اُن سے جنگ کرنا حسب استطاعت خواہ سنانی یا لسانی وجنانی رواہ ابن ماجۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ف۔ اس حدیث شریف میں بھی علم غیب ما فی الغد ما فی الارحام وغیرہ کا ثبوت ہے۔

حدیث چہل و ششم سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دِیْدَانُ الْقُرَّاءِ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا عنقریب آخر زمانے میں کچھ ملّاتے ہوں گے جیسے کیڑے جو وہ زمانہ پائے تو اللہ کی پناہ مانگے اُن بد دینوں سے رواہ ابو نعیم فی الحلیہ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث چہل و نہم اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِخْتَارَلِیْ اَصْحَابًا فَجَعَلَهُمْ اَصْحَابِیْ وَاَصْهَارِیْ وَاَنْصَارِیْ وَسَیَجِیْئُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ یَنْتَقِصُوْنَهُمْ وَیَسُبُّوْنَهُمْ فَاِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُمْ فَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُؤَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں بیشک میرے لئے اللہ تعالیٰ نے اصحاب چنے تو انھیں میرے رفیق اور میرے خسرالی اور میرے مددگار کیا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ اُن کی شان کو گھٹائیں گے اور اُنھیں بُرا کہیں گے تم اُنھیں پاؤ تو اُن سے شادی بیاہ رشتہ داری نہ کرنا نہ اُن کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھنا[له] اور نہ اُن کے جنازے کی نماز پڑھنا

[له] کیونکہ عقائد باطلہ کی وجہ سے وہ مرتد ہیں ان پر نماز فرض نہیں بلکہ ان پر ایمان لانا فرض ہے تو جب وہ صف میں جس جگہ ہوں گے وہ جگہ نمازی سے خالی ہوگی جس سے قطع صف ہوگا پس نماز میں نقص ہوگا لہٰذا دیوبندیوں وہابیوں کو اپنی جماعت میں شامل نہ ہونے دیں۔ ۱۲

رواہ الدارقطنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ - ف -
شدت وغلظت برکفار کے ساتھ ساتھ علوم غیبیہ مصطفویہ کے جلوے بھی
ظاہر ہو رہے ہیں۔

حدیث پنجاہم حضور محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔
یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُّسَمُّوْنَ الرَّافِضَہ
یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ یعنی آخر
زمانہ میں ایک قوم جماعت ہوگی جن کو رافضی کہا جائے گا وہ دین اسلام
کو چھوڑ دیں گے وہ لوگ مرتد ہیں اُن پر مرتدوں کے احکام جاری ہیں۔
اخرجہ الذھبی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما
مرفوعًا۔

حدیث پنجاہ ویکم حضور رحمت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے
ہیں۔ یَظْھَرُ فِیْ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ
یُّسَمُّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ یعنی میری امت کہلانے
والوں میں آخر زمانے میں ایک گروہ ہوگا جس کا نام رافضی ہوگا وہ لوگ اسلام
کو چھوڑ دیں گے وہ مرتد ہیں اخرجہ الذھبی عن ابراھیم بن حسین بن علی
عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال قال علی بن ابی طالب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث پنجاہ ودوم حضور محبوب محترم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
فرماتے ہیں سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ لَّھُمْ
نَبْزٌ یُقَالُ لَھُمُ الرَّافِضَۃُ فَاِنْ اَدْرَکْتَھُمْ فَاقْتُلْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ
قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللہِ مَا الْعَلَامَۃُ فِیْھِمْ قَالَ یُقَرِّظُوْنَکَ بِمَا لَیْسَ

فِیْكَ وَیَطْعَنُوْنَ عَلَی السَّلَفِ ۔یعنی عنقریب میرے بعد ایک جماعت رونما ہوگی اُن کے لئے ایک بُرا لقب ہوگا۔ اُن کو رافضی کہا جائے گا۔ تو اے علی اگر تم انکو پانا اُن سے جنگ کرنا اس لئے کہ وہ مرتد ہیں حضرت علی نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اُس قوم کا نام تو آپ نے بتا دیا ہے۔ اُن کی پہچان بھی بتا دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اُن کی پہچان یہ ہے کہ تمہاری تعریف ایسی کریں گے جو تم میں نہیں ہے (جیسے نبی سے افضل ہونا یا خلافت راشدہ[ع] کا سوا حضرت علی کے دوسرے کا حقدار و خلیفہ برحق نہ ہونا یا خلافت بلا فصل کے لئے آپ کا وصی رسول ہونا وغیرہ وغیرہ) اور اگلوں یعنی خلفائے ثلثہ[1] رضی اللہ عنہم پر طعن کریں گے اخرجه الدار قطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ف۔ سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنے رب کے بتائے ہوئے علم غیب سے رافضی گروہ کی بھی خبر دی اور ان کا نام بھی بتایا اور پہچان بھی بتادی اور ان سے دور و نفور رہنے کا بھی حکم فرمایا۔ یہ علم مافی الغد بھی علوم خمسہ میں داخل ہے فسبحٰن اللہ وبحمدہٖ۔

حدیث پنجاہ و سوم حضور محبوب رب العٰلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَلِیْ اَصْحَابًا وَّاَصْهَارًا وَسَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَسُبُّوْنَهُمْ وَیَنْتَقِصُوْنَهُمْ لَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُؤَاکِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْهُمْ

ع خلافت راشدہ کے ثبوت میں رسالہ مبارکہ دلائل الخلافۃ الراشدہ مطالعہ فرمائیں ۱۲ منہ غفرلہٗ

---

[1] خلیفہ اوّل سیدنا ابوبکر صدیق۔ خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق۔ خلیفہ سوم سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ۔

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے چُنا اور میرے لئے میرے اصحاب اور خسرالی رشتہ دار پسند فرمائے اور عنقریب ایک جماعت آئے گی جو اُن صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو بُرا کہے گی اور اُن کے عیوب ڈھونڈھے گی تو تم اُن کی مجلسوں میں نہ جانا اُن کے ساتھ پانی نہ پینا کھانا نہ کھانا اُن کے ساتھ شادی بیاہ رشتہ داری نہ کرنا رواہ العقیلی فی الضعفاء عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث پنجاہ و چہارم ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سَیَکُوْنُ اَقْوَامٌ عَنْ اُمَّتِیْ یَتَعَاطٰی فُقَهَاؤُهُمْ عُضَلَ الْمَسَائِلِ اُولٰئِكَ شِرَارُ اُمَّتِیْ۔ یعنی میری امت میں کچھ ٹولیاں ہوں گی اُن کے مولوی سخت دشوار فتنہ انگیز مسائل کا تداول کریں گے وہ میری امت کے بدترین لوگ ہیں[1] رواہ سمویہ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

حدیث پنجاہ و پنجم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ الرَّجُلَ لَیُصَلِّیْ وَیَصُوْمُ وَیَحُجُّ وَیَعْتَمِرُ وَیَغْزُوْ وَاِنَّهٗ لَمُنَافِقٌ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَاذَا دَخَلَ عَلَیْهِ النِّفَاقُ قَالَ لِطَعْنِهٖ عَلٰی اِمَامِهٖ وَاِمَامُهٗ مَنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِهٖ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ[2] یعنی بیشک کوئی آدمی نماز پڑھتا روزہ رکھتا حج وعمرہ اور جہاد کرتا ہے حالانکہ وہ منافق ہے عرض کی گئی

---

[1] جو مولوی خلاف حق مسائل اٹھائے وہ فتنہ انگیز اور بدترین لوگوں میں سے ہے مگر علماء اہلسنت (کثرھم اللہ وایدھم) بحمدہ تعالیٰ حامیٔ حق ہیں یہ ان میں سے نہیں ہیں۔ ۱۲

[2] اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نفاق اس میں کس درجہ سے آیا۔ ارشاد فرمایا اس لئے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اور امام اس کا وہ ہے جس کی نسبت اللہ تعالے قرآن عظیم میں فرماتا ہے علماء سے پوچھو اگر نہ جانتے ہو۔ اخرجہ ابن مردویہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ ان دونوں مبارک حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ وسلم نے وہابی غیر مقلد نجدی مولویوں اور نیچری خاکساری ولیگی و احراری لیڈروں کی خبر دی ہے[عـہ] جو علمائے اہلسنت وحضرات مجتہدین امت رضی اللہ تعالے عنہم پر طعن و تشنیع کرتے اور ان سے بے نیاز ہو کر خود اپنی اندھی اوندھی لولی لنگڑی عقلوں سے قرآن پاک کے مطالب ومعانی گڑھتے ہیں۔

حدیث پنجاہ وششم

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَلٰوةً وَلَا صَوْمًا وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَّعُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نہ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ نفل نہ فرض۔ بدمذہب دین اسلام سے نکل جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے[۱]۔ رواہ ابن ماجۃ والبیھقی عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث پنجاہ وہفتم

حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَوْ اَنَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ مُّكَذِّبًا بِالْقَدَرِ

عـہ ان گروہوں کے عقائد و کفریات کتاب مستطاب تجانب اہل السنۃ میں دیکھئے۔ ۱۲ منہ غفرلہ

۱؎ معلوم ہوا کہ دیوبندیوں وہابیوں و دیگر بدمذہبوں کی نمازیں روزے و دیگر اعمال ان کے لئے سود مند نہیں ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ۔

قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَہٗ جَهَنَّمَ۔ یعنی اگر کوئی بد مذہب مسئلہ تقدیر کو جھٹلانے والا حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر وہ صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر کرم نہ فرمائے یہاں تک کہ اسکو جہنم میں ڈالے۔ اخرجہ ابن الجوزی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث پنجاہ و ہشتم اِنَّ اللّٰہَ اِخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا وَّجَعَلَ لِیْ مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَّاِنَّہٗ سَیَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَّنْتَقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُؤَاکِلُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں بے شک اللہ عزوجل نے مجھے چن لیا اور میرے لئے اصحاب چنے اور ان میں سے میرے وزیر و مددگار کئے اور یقیناً عنقریب آخر زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان گھٹائیں گے۔ تم ان کے ساتھ کھانا نہ کھانا پانی نہ پینا اور ان کے ساتھ نہ بیٹھنا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا۔ رواہ ابن النجار عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ مصطفٰے پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم ما فی الغد یہاں بھی ظاہر ہے۔

حدیث پنجاہ و نہم حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ یَا سَیِّدُ فَاِنَّہٗ اِنْ یَّکُنْ

سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ عَزَّ وَجَلَّ۔ یعنی منافق بد مذہب کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا رواہ ابوداؤد والنسائی بسند صحیح عن بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور حاکم نے صحیح مستدرک میں بافادۂ تصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلْمُنَافِقِ یَا سَیِّدُ فَقَدْ اَغْضَبَ رَبَّہٗ۔ یعنی جو شخص کسی منافق کو اے سردار کہہ کر پکارے وہ اپنے رب کے غضب میں پڑے[1] والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث ششم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں اَتَرْعَوُوْنَ عَنْ ذِکْرِ الْفَاجِرِ مَتٰی یَعْرِفُہُ النَّاسُ اُذْکُرُوْا الْفَاجِرَ بِمَا فِیْہِ یَحْذَرُہُ النَّاسُ۔ یعنی کیا تم لوگ فاجر کے عیوب اس کی برائیاں اس کی خرابیاں بیان کرنے سے رکتے ہو لوگ اسکو کیونکر پہچانیں گے فاجر کی خرابیاں اس کے عیوب اس کی برائیاں بیان کرو تاکہ لوگ اس سے بچیں اور دور رہیں۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والترمذی فی النوادر والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن عدی فی الکامل والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن والخطیب فی التاریخ کلھم عن الجارود عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ فاسق وفاجر کے عیوب کو ظاہر کرنے کی تاکید فرمائی جارہی ہے

---

[1] درس عبرت حاصل کریں وہ لوگ جو مرتدین منافقین کو اپنا پیشوا رہبر بنا کے اتباع کرتے ہیں۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ۔

تو مرتدوں کے عیوب خرابیاں بیان کرنے کی کتنی تاکید ہوگی[1]

حدیث شصت ویکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کلا واللہ لتأمرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنھم یعنی یوں نہیں خدا کی قسم ضرور ضرور تم امر بالمعروف اچھی باتوں کا حکم کروگے اور نہی عن المنکر بری باتوں سے منع کروگے یا ضرور ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مار دے گا پھر تم سب پر لعنت اتارے گا جیسے ان بنی اسرائیل پر اپنی لعنت اتاری رواہ ابوداؤد عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ف۔ علماء اور مشایخ پیروں کو خصوصاً تنبیہ فرمائی جارہی ہے کاش اس دور کے تمام مدعیان سنیت حق گوئی اختیار فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

حدیث شصت ودوم نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا او یرحب بھم۔ یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا مشرکوں سے مصافحہ کرنے کو اور انھیں کنیت کے ساتھ یاد کرنے کو اور آتے وقت ان سے مرحبا خوش آمدید کہنے کو۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ یہ حکم مشرکوں کے ساتھ برتاؤ کا ہے۔ پھر مرتدین جو مشرکوں سے بھی بدرجہا بدتر ہیں ان کے احکام تو بداہتہً اس سے بھی سخت ہونا ضروری ہیں۔

---

[1] لہٰذا مرتدین کے ارتداد کو ظاہر کرنا لازم وضروری ہے۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہٗ۔

حدیث شصت وسوم

حضور محبوب خدا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهٗ فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ، یعنی جس مسلمان نے مشرک کے ساتھ یارانہ دوستانہ بھائی چارا گانٹھا اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اختیار کیا اور مشرک کی صحبت میں رہنا پسند کیا تو یقیناً وہ مسلمان بھی اسی مشرک کیطرح ہے۔ رَوَاہُ ابوداؤد عن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ گاندھیوں کانگریسیوں احراریوں لیگیوں وغیرہم کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

حدیث شصت وچہارم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مَنْ سَوَّدَ مَعَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ رَوَّعَ مُسْلِمًا لِرِضَا سُلْطَانٍ جِيئَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَهٗ یعنی جس نے کسی بد مذہب گروہ کو اپنی شرکت سے بڑھایا رونق دی تو وہ انہیں میں سے ہے اور جس نے کسی مسلمان کو ڈرایا بادشاہ وقت کی خوشنودی کے لئے تو قیامت کے دن وہ اسی کے ساتھ لایا جائے گا۔ رواہ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

حدیث شصت وپنجم

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً۔ یعنی اچھے اور برے ہمنشین کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی پھونکتا ہے وہ مشک والا

تجھے مفت دے گا۔ یا تو اس سے خریدیگا اور کچھ نہیں تو خوشبو ضرور ہی آئے گی اور دھونکنی والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے اُس سے بدبو آئے گی رواہ البخاری ومسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث شصت وششم حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں مَثَلُ جَلِیْسِ السُّوْءِ کَمَثَلِ صَاحِبِ الْکِیْرِ اِنْ لَمْ یُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهٖ اَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهٖ۔ یعنی بُرا ہمنشین بدمذہب وبددین دھونکنی دھونکنے والے کی مانند ہے اگر تجھے اس کی سیاہی نہ بھی پہونچے تو دھواں تو تجھے ضرور ہی پہونچے گا[۱]۔ رواہ ابوداؤد والنسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث شصت وہفتم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں۔ اِعْتَبِرُوا الصَّاحِبَ بِالصَّاحِبِ یعنی مصاحب کو مصاحب پر قیاس کرو۔ رواہ ابن عدی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو حَسَنٌ لشواھدہ۔

حدیث شصت وہشتم حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں اِیَّاكَ وَقَرِیْنَ السُّوْءِ فَاِنَّكَ بِهٖ تُعْرَفُ یعنی بُرے ہمنشین سے دُور بھاگ کہ تو اسی کے ساتھ مشہور ہوگا۔ رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث شصت ونہم حضور رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم فرماتے ہیں۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی آدمی کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے رواہ الائمۃ احمد والستۃ

[۱] بد مذہب کی صحبت بہر حال مضر ہے۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہٗ۔

الا ابن ماجۃ عن انس والشیخان عن ابن مسعود احمد ومسلم عن جابر وابوداؤد عن ابی ذر والترمذی عن صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ ف۔ ان احادیث مبارکہ سے مسلمانوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے اور بدمذہبوں بددینوں مرتدوں کے ساتھ یارانہ گانٹھنے اور بھائی چارہ رکھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے[1]

حدیث ہفتادم حضور سیدنا نعمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ لَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَلْعَنِ الْیَھُوْدَ۔ یعنی جو ایمان دار میرا اُمتی دولت دنیا نہ رکھتا ہو کہ صدقہ کرے تو اسکو چاہیئے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے دشمنوں یہود پر لعنت کیا کرے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن کنوز الحقائق للامام المناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ ف۔ یعنی نادار مسلمان اگر یہود وامثالھم خدا ورسول کے دشمنوں پر لعنت کرتا رہے تو اُس مسلمان کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

حدیث ہفتاد ویکم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا حَشَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ زُمْرَتِھِمْ یعنی جو کسی قوم کے ساتھ محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُنہیں لوگوں کے گروہ میں اُٹھائے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ہفتاد ودوم حضرت علامہ احمد بن محمد مکی حنفی مدرس مدرسہ احمدیہ مکہ معظمہ نے اپنی تصدیق فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین میں نقل فرمائی وہ حدیث یہ ہے اِنَّ لِلّٰہِ سِتَّ مِائَۃَ اَلْفِ عَالَمٍ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ حَوْلَ الْعَرْشِ یَلْعَنُوْنَ مُبْغِضِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ

[1] ورنہ انھیں باغیوں کے ساتھ حشر ہوگا۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی عفرلہٗ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔ یعنی بے شک عرش کے گرد اللہ تعالیٰ کیلئے چھ لاکھ جہان فرشتوں سے آباد ہیں وہ سب فرشتے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دشمنوں پر لعنت کیا کرتے ہیں [1]

حدیث ہفتاد و سوم حضور رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں غَیْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلٰی اُمَّتِیْ مِنَ الدَّجَّالِ الْاَئِمَّۃُ الْمُضِلُّوْنَ۔ یعنی مجھے اپنی امت پر دجال کے سوا اور لوگوں کا زیادہ اندیشہ ہے وہ گمراہ کرنے والے لیڈر پیشوا ہوں گے۔ رواہ الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ اس حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کانگریسی احراری مسلم لیگی وخاکساری وغیرہم لیڈروں کو خبر دی ہے مسلمانوں کو ان گمراہ گر لیڈروں سے دور رہنا چاہیے [2]

حدیث ہفتاد و چہارم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں رُبَّ عَابِدٍ جَاھِلٍ عَالِمٍ فَاجِرٍ فَاحْذَرُوا الْجُھَّالَ مِنَ الْعُبَّادِ الْفُجَّارِ مِنَ الْعُلَمَاءِ۔ یعنی بہت عابد جاہل ہوں گے۔ اور بہت عالم تباہ کار ہوں گے۔ تو جاہل عابدوں اور تباہکار عالموں لیڈروں قائدوں سے بچو، رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

حدیث ہفتاد و پنجم حضور سید القاہرین علی اعداء رب العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ

---

[1] رافضی بالخصوص شیخین کے دشمن ہیں۔ ۱۲ [2] وہ مولوی جو اپنے آپ کو متقی پرہیزگار قوم کا پیشوا ظاہر کر کے بدعقیدگی پھیلاتے ہیں ان سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے ۔۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ کُلُّ مُنَافِقٍ عَلِیْمِ اللِّسَانِ یعنی مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اندیشہ ہر اس شخص کا ہے جو دل کا منافق اور زبان کا مولوی لیڈر ریفارمر قائد ہو، رواہ الامام احمد وابن عدی عن عمر الفاروق والطبرانی فی الکبیر والبزار عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ ف۔ بدمذہب مولوی لیڈر لکچرار قائد سے بہت زیادہ دور رہنا چاہیئے۔ اور مسلمانوں کو اُن سے دور رہکر ہی کامیابی وفلاح وبہبودی حاصل ہوسکتی ہے۔

حدیث ہفتاد وششم

کتاب مستطاب تبیین المحارم میں ہے اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی یُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ اِنِّیْ مُھْلِکٌ مِنْ قَرْیَتِكَ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا مِّنْ خِیَارِھِمْ وَسَبْعِیْنَ اَلْفًا مِنْ شِرَارِھِمْ فَقَالَ یَا رَبِّ ھٰؤُلَآءِ الْاَشْرَارُ فَمَا بَالُ الْاَخْیَارِ فَقَالَ اِنَّھُمْ لَمْ یَغْضَبُوْا لِغَضَبِیْ وَاَکَلُوْھُمْ وَشَارَبُوْھُمْ۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے وحی فرمائی یوشع بن نون علیہ الصلاۃ والسلام کو کہ میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے لوگ اور ستر ہزار برے آدمی ہلاک کروں گا، حضرت یوشع علیہ السلام نے عرض کی الٰہی! برے تو برے ہیں مگر یہ اچھے کیوں ہلاک کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا اُن نیکوں نے اُن پر اپنی ناراضی ظاہر نہ کی بلکہ اُن کے ساتھ کھانا پینا رکھا، یارانہ گانٹھا۔ ھکذا رواہ ابن ابی الدنیا وابو الشیخ عن ابراھیم بن عمر والصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ دیکھو بدمذہبوں کے ساتھ نفرت وبیزاری نہ رکھنے اور اُن سے یارانہ دوستانہ کرنے کا کیا نتیجہ ہوا۔ اور صلح کلیت و پالیسی بازی کیسی بد بلا ہے۔

حدیث ہفتاد و ہفتم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عُذِّبَ أَهْلُ الْقَرْيَةِ فِيهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَلْفًا عَمَلُهُمْ عَمَلُ الْأَنْبِيَاءِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ قَالَ لَمْ يَكُونُوا يَغْضَبُونَ لِلّٰهِ وَلَا يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ یعنی ایک بستی پر عذاب اترا اس بستی میں اٹھارہ ہزار لوگ تھے جن کے عمل انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے سے عمل تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ان اٹھارہ ہزار نیکوں پر کیوں عذاب ہوا۔ ارشاد فرمایا اس لیے کہ وہ لوگ اللہ کے لئے بد مذہبوں پر غضب اور ناراضی نہ کرتے تھے [1] اور نہ اچھی بات کا حکم کرتے تھے نہ بری بات سے روکتے تھے۔ تبیین المحارم

ف۔ عزیز مسلمانو! دیکھو بد مذہبوں کے ساتھ میل جول رکھنے اور حق بات نہ بتانے اور صلحکلیت برتنے پر اللہ تعالیٰ کتنا غضب فرماتا ہے۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

حدیث ہفتاد و نہم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔ یعنی جو کوئی تم میں سے کسی منکر برے کام کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹائے اگر ہاتھ سے مٹانے کی قوت رکھتا ہو اور اگر ہاتھ سے مٹانے کی قدرت نہیں ہے تو زبان سے منع کرے اور اگر اسکی طاقت نہیں ہے تو دل میں ضرور اسکو برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے زائد کمزور درجہ ہے

[1] علماء ومشائخ پیروں کو تنبیہ ہے کہ عوام الناس کو بد مذہبوں کی صحبت سے منع کریں اور خود بھی بچیں۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

رواہ مسلم عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔
تغیر وانکار قلبی ہیں وہاں سے چلا جانا ضروری ہے اگر وہاں سے چلے آنے کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی وہیں بیٹھا رہے گا تو گنہ گار ہوگا۔ اور ایمان کے سب سے زائد کمزور درجے سے بھی بحکم حدیث محروم رہے گا۔ مدخل ابن الحاج جلد اوّل میں ہے وَاِنْ لَمْ یَقْدِرْ عَلَی الْاِنْکَارِ اِلَّا بِقَلْبِہٖ فَقَامَ وَتَرَكَ وَلَا یَکُوْنُ مُنْکِرًا بِقَلْبِہٖ اِنْ تَعَدَ وَیَأْثَمُ۔ یعنی اگر سوا دل کے ہاتھ اور زبان سے تغییر پر قادر نہ ہو تو کھڑا ہو جائے اور وہاں سے چلا جائے اور اگر بیٹھا رہے گا تو انکار قلبی کرنے والا بھی نہیں ہوگا اور گنہ گار ہوگا حدیث پاک اور اس شرح سے علماء و مشائخ کو پختگی و تصلب و حق گوئی و حق پسندی کا سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

حدیث ہشتادم

صواعق محرقہ میں امام ابن حجر ہیتمی نے ایک حدیث نقل فرمائی کہ آقائے نامدار محبوب پروردگار صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلّم الی یوم القرار فرماتے ہیں۔ اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِیْ فَلْیُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ فَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ یعنی جب فتنے ظاہر ہوں یا بد مذہبیاں پھیلیں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو عالم کو ضروری ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے یعنی بد مذہبیوں کا حسب استطاعت کھلم کھلا رد کرے اور جو ایسا نہ کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور تمام آدمیوں کی سب کی لعنت ہے نہ اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل[۱] اخرجہ الخطیب

[۱] آج غیر مقلدیت وہابیت بد مذہبیت حشرات الارض کی طرح پھیل رہی ہے۔ (بقیہ صفحہ پر ملاحظہ ہو)

البغدادی فی الجامع وغیرہ۔

حدیث ہشتاد و یکم حضور پر نور سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، غنیۃ الطالبین شریف میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ نَظَرَ اِلٰی صَاحِبِ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَہٗ فِی اللّٰہِ مَلَأَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ اَمْنًا وَاِیْمَانًا وَمَنْ اِنْتَھَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَہٗ فِی اللّٰہِ اٰمَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنْ اسْتَحْقَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ رَفَعَہُ اللّٰہُ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ لَقِیَہٗ بِالْبُشْرٰی اَوْ بِمَا یَسُرُّہٗ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یعنی جس نے کسی بدمذہب کو اللہ کے لئے نفرت سے دیکھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔ اور جس نے بدمذہب کو اللہ کے لئے بیزاری سے جھڑک[1] دیا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند کرے گا اور جو بدمذہب سے خوشی و مسرت سے ملے تو یقیناً اس نے ہلکا جانا اس کو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر۔

حدیث ہشتاد و دوم مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ النَّبِیُّ السَّلَامَ ۔ ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ

(بقیہ صفحہ ۱۷) لہٰذا ضرورت ہے کہ تمام علمائے اہلسنت ان کا رد و ابطال کر کے عوام الناس کو بدمذہبیت سے بچائیں اور اپنے فرائض و نوافل کو عدم قبولیت سے بچائیں۔ ۱۲

[1] سبحان اللہ بدمذہبوں پہ کس قدر شدت کا حکم ہے کہ جو نفرت کرے اس کے دل میں امن اور ایمان اور جو جھڑک دے اس کے درجات بلند۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ۔

یعنی ایک شخص دو کپڑے سرخ رنگ کے اوڑھے ہوئے حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ف۔ جب سرخ رنگ کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے والے مسلمان کے سلام کا جواب حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نہیں دیا تو بد مذہب کے سلام کا کیسا شدید حکم ہوگا۔ پھر بد مذہب ومرتد سے یارانہ کرنے کا کیسا اشد حکم ہوگا۔

حدیث ہشتادوسوم مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی قَوْمٍ فِیْھِمْ رَجُلٌ مُتَخَلِّقٌ بِخَلُوْقٍ فَنَظَرَ عَلَیْھِمْ وَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ وَاَعْرَضَ عَنِ الرَّجُلِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعْرَضْتَ عَنِّیْ قَالَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ جَمْرَۃٌ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک قوم میں جلوہ فرما ہوئے ان لوگوں میں ایک شخص زعفران ملی ہوئی خوشبو لگاتا تھا تو حضور نے ان لوگوں کی طرف نظر کرم فرمائی اور سلام فرمایا اور اس خوشبو لگانے والے سے روگردانی فرمائی۔ اس نے عرض کی سرکار نے مجھے اعراض فرمایا تو حضور نے اسے جھڑکا اور فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چنگاری ہے رواہ البخاری عن علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی کتاب الادب المفرد۔

حدیث ہشتادوچہارم اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ وَفِیْ یَدِہٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَھَبٍ وَعَلَیْہِ جُبَّۃُ حَرِیْرٍ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ مَحْزُوْنًا فَشَکٰی اِلَی امْرَاَتِہٖ فَقَالَتْ لَعَلَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ جُبَّتَکَ وَخَاتَمَکَ فَاَلْقِھِمَا ثُمَّ عُدْ فَفَعَلَ فَرَدَّ السَّلَامَ یعنی ایک شخص بحرین سے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام عرض کیا۔ حضور نے جواب نہ دیا۔ اُن کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور ریشمی جُبّہ پہنے[1] تھے۔ وہ غمگین واپس گئے اپنی بی بی سے حال بیان کیا۔ زوجہ نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو تمہارا جُبّہ اور انگوٹھی ناپسند ہوئی انھیں اُتار کر پھر حاضر ہوا انھوں نے ایسا ہی کیا اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جواب سلام عطا فرمایا رواہ البخاری فی کتابہ المذکور عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ف۔ جب زعفران کی بنی ہوئی خوشبو لگانے والے سونے کی انگوٹھی اور خالص ریشم پہننے والوں کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے سلام کا جواب عطا نہ فرمایا۔ تو بدمذہب و بددین سے کس درجہ اعراض و دوری رکھنا ضروری ہوگا

حدیث ہشتاد و پنجم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَخْرُجَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مِنْ قُبُوْرِھِمْ فِیْ صُوْرَۃِ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ بِمُدَاھَنَتِھِمْ فِی الْمَعَاصِیْ وَکَفِّھِمْ عَنِ النَّھْیِ وَھُمْ یَسْتَطِیْعُوْنَ۔ یعنی خدا کی قسم ضرور کچھ لوگ میری امت کے اپنی قبروں سے بندروں اور سوروں کی صورت میں نکلیں گے گناہوں میں پالیسی بازی کرنے مداہنت برتنے اور نہی عن المعاصی سے چپ رہنے کے سبب باوجودیکہ وہ حق بات کہنے اور بُری بات سے منع کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔ منتخب کنز العمال جلد اول صفحہ ۱۴۹ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ ف۔ علماء اور مشائخ پیروں مرشدوں کو خاص طور پر تنبیہ فرمائی جارہی ہے

---

[1] سونا خالص ریشم کا کپڑا مرد کے لئے ناجائز ہے۔ ۱۲ مصلح الدین حشمتی غفرلہ،

کہ بنی اسرائیل کے علماء و مشائخ تو باوجودیکہ خود شریعت کی نافرمانی نہیں کرتے تھے بلکہ نافرمانی شریعت کرنے والوں کے ساتھ مخالطت و مجالست و مؤاکلت و مشاربت ہی کرنے کے سبب بندر اور سؤر بنا دیے گئے! اس امت کو سبز گنبد کے مکین عرش اعظم کے مسند نشین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے طفیل دنیا میں مسخ صورت کے عذاب عام سے محفوظ رکھا گیا ہے[1] لیکن اس امت کے پیر و مرشد اور عالم و مولوی کہلانے والے اگر اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مخالفوں پر شرعی رد و طرد سے خاموشی برتیں گے تو قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے بندر اور سؤر بنا کر اٹھائے جائیں گے اسی مضمون کو حضرت مولانا جلال الملۃ والدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مثنوی شریف میں یوں بیان فرماتے ہیں ؎

اندریں امت نشد مسخ بدن — لیک مسخ دل بود اے بوالفتن

یعنی اس امت میں جسموں کا مسخ تو حضور اکرم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے طفیل عام طور پر نہ ہوگا۔ لیکن احقاق حق و ابطال باطل سے خاموش رہنے والوں کے دلوں کو بندروں اور سوروں کے قلوب کے مثل بنا دیا جائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث ہشتاد و ششم حضور اکرم محبوب محترم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

---

[1] جیسا کہ رب تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے " وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم "، اور اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جبتک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو (ترجمہ رضویہ) کیونکہ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہو اور سنت الٰہیہ یہ ہے کہ جبتک کسی قوم میں اس کے نبی ہوں ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہو جائیں اور کوئی نہ بچے۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہ

كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ يَاهٰذَا اِتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَمْ يَمْنَعْهُ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَقَعِيْدَهٗ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ الحدیث۔ یعنی بیشک اول بنی اسرائیل میں جو خرابی آئی وہ ایسے آئی کہ عالم دوسرے شخص سے ملتا تو کہتا کہ اے شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو بری باتیں تو کر رہا ہے اُن کو چھوڑ دے یہ تیرے لئے جائز نہیں ہے پھر دوسرے روز اس سے ملا تو اس بدکار کو منع نہ کیا اُس کے ساتھ کھانا پینا بیٹھنا اُٹھنا اختیار کیا اور احقاق حق و ابطال باطل کو چھوڑ دیا پھر جب انھوں نے یہ طریقہ اختیار کیا تو اللہ تعالےٰ نے ان کے قلوب ایک دوسرے پر مار دیئے[1] منتخب کنز العمال جلد اول صفحہ ۱۴۶ عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ ف۔ یہاں بھی علماء و مشایخ اور مولویوں پیروں کو آگاہی و تنبیہ فرمائی جارہی ہے کہ اگر فسق و بدمذہبی و کفر و ارتداد پر باوجود استطاعت رد کرنا چھوڑ دو گے تو تم بھی انھیں جیسے ہوجاؤ گے۔

حدیث ہشتاد و ہفتم ایک صاحب نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا۔

---

[1] لہٰذا اپنا باپ بیٹا بیوی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں کسی میں بھی بدمذہبی پائیں فوراً منع کریں اور قطع تعلق کریں کیونکہ رب تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَوْ كَانُوْا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں (ترجمہ رضویہ) والتفصیل فیما سبق۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ۔

یعنی قیامت کب ہے حضور نے فرمایا تیری خرابی ہو تو نے کیا تیاری کی ہے قیامت کے لئے انھوں نے عرض کی کوئی چیز تیار نہیں کی ہے مگر ہاں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تو اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبّت رکھتا ہے حضرت انس فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی چیز پر اتنا خوش و مسرور نہیں دیکھا جتنا اس ارشاد اقدس کو سنکر خوش ہوئے

رواہ البخاری ومسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ہشتاد و ہشتم حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں، قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَجَبَتْ مُحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت واجب ہے اُن لوگوں کے لئے جو میرے لئے محبت کرتے ہیں اور میرے لئے اللہ والوں کے پاس بیٹھتے ہیں، اور میرے لئے ملاقات کرتے ہیں اور میرے لئے مال خرچ کرتے ہیں،

رواہ مالک عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفی روایۃ الترمذی یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ۔ یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو میرے لئے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن اُن کیلئے نور کے منبر ہوں گے کہ اُن پر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء غبطہ فرمائیں گے یعنی اگرچہ اُن سے شہدائے اکرام فضل کلی میں بڑھے ہوئے ہوں گے، اور حضرات انبیاء عظام علیہم الصلاۃ والسلام تو ہر ایک غیر نبی پر فضل کلی میں بیشمار درجے برتر و بالاتر ہیں

لیکن بروز قیامت شہداء وانبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام بھی اپنے دلوں میں تمنا فرمائیں گے کہ کاش ان متحابین فے اللہ کی یہ جزئی فضیلت ہمیں بھی عطا ہوتی ۔ ف ۔ یہ انعامات حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کی جزا میں ہیں

حدیث ہشتاد و نہم حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَہٗ فِیْ قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ لَہٗ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ قَالَ ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِعْمَۃٍ تَرُبُّھَا قَالَ لَا غَیْرَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ ۔ یعنی ایک مسلمان اپنے بھائی سے ملنے گیا جو کہ دوسرے گاؤں میں رہتا تھا ۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ اُس کے راستے پر مقرر فرمایا اُس فرشتے نے اُس سے کہا کہاں کا ارادہ ہے ۔ اُس نے کہا میرا بھائی اس آبادی میں رہتا ہے اُس سے ملنے آیا ہوں ۔ اُس فرشتے نے کہا کیا تیرا اُس پر کوئی احسان ہے جس کو تو زائد کرنا چاہتا ہے اُس نے کہا نہیں مگر یہ کہ بیشک اُس کو دوست رکھتا ہوں اللہ کیلئے فرشتے نے کہا میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تیری طرف یہ بشارت لایا ہوں کہ بیشک اللہ تجھکو دوست رکھتا ہے جیسے تو اپنے بھائی کو اللہ کے لئے دوست رکھتا ہے[۱] ۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حدیث نودم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں ۔ اِنَّ اللّٰہَ

ے بقیہ صفحہ کا ۔ اشارہ ہے اس بات کی جانب کہ کہیں کوئی بد مذہب یہ اعتراض نہ کرے کہ امتی نبی سے بڑھ گیا العیاذ باللہ تعالیٰ ۔

[۱] یہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا انعام ہے ۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ ۔

يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ ۔ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں میری وجہ سے محبت دوستی رکھنے والے آج کے دن میں اُن کو سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا جس دن میرے سایۂ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

حدیث نودویکم

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ ۔ یعنی جس بندے نے کسی بندے سے اللہ کیلئے[1] محبت ودوستی کی تو در حقیقت اللہ تعالیٰ کی تعظیم وتکریم کی روا ہ الامام احمد عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف ۔ دیکھو حبّ فی اللہ وبغض فی اللہ کے صلے میں اللہ تعالیٰ کیا کیا انعامات فرماتا ہے۔

حدیث نودودوم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہمرکابی میں تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيْءُ كَمَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ ۔ یعنی بیشک جنت میں چند ستون ہیں یاقوت کے اُن پر زبرجد کے بالاخانے بنے ہوئے ہیں، اُن میں دروازے ہیں کھلے ہوئے اور روشن ہیں جیسے روشن ستارے۔ توصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُن بالاخانوں میں کون رہیں گے حضور نے ارشاد فرمایا

---

[1] معلوم ہوا بزرگانِ دین کی تعظیم وتوقیر اللہ واسطے کیجائے تو یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

جو لوگ اللہ کیلئے محبت رکھتے ہیں اور اللہ کیلئے لوگوں کے پاس بیٹھتے اٹھتے ہیں اور اللہ کیلئے میل جول ملاقات کرتے ہیں، رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث نود و سوم حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَصْحَابُ الْبِدَعِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ یعنی بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں رواہ الامام ابو حاتم الخزاعی فی جزئہ الحدیثی عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ امام دارقطنی کی روایت یوں ہے عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وَعلیٰ آلہٖ وسلّم اَهْلُ الْبِدَعِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

حدیث نود و سوم حضور سید عالم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَهْلُ الْبِدَعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ۔ یعنی بدمذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر اور سب جانوروں سے بدتر ہیں۔ رواہ الامام ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال العلامۃ المناوی فی التیسیر الخلق الناس والخلیقۃ البھائم۔

حدیث نود و چہارم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَاُنَاسًا مَاهُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللهِ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ضرور کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن قیامت کے دن اللہ کی طرف سے جو مرتبت و منزلت انکو ملے گی اس کے سبب حضرات انبیاء کرام علیہم الصّلاۃ والسلام اور شہدائے عظام

رضی اللہ تعالیٰ عنہم (جو ان لوگوں پر فضل کلی میں بدرجہا بلند و بالا ہیں وہ) بھی ان کے اس فضل جزئی) پر غبط فرمائیں گے (کہ کاش یہ فضل جزئی ہمکو بھی ملتا۔) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ۔ صحابہ کرام رضی عنہم اللہ العزیز العلام نے عرض کی یا رسول اللہ حضور ہمکو خبر دیں کہ وہ کون لوگ ہیں۔ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ حضور رسول اعظم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے نہ اپنے آپس کے رشتوں کی بنا پر نہ اُن باتوں کے سبب سے جن کا آپس میں لین دین کرتے ہوں بلکہ صرف کتاب اللہ اور محبت الٰہی کی بنا پر آپس میں ایک دوسرے سے دوستی و محبت رکھی تو خدا کی قسم بیشک ضرور اُن کے چہرے نور ہوں گے اور بیشک ضرور وہ لوگ نور پر ہوں گے وہ لوگ نہ ڈریں گے جب لوگ ڈرتے ہوں گے اور نہ اُن کو کچھ رنج و غم ہوگا جب لوگ رنج و غم میں مبتلا ہوں گے اور حضور رسول اعظم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؕ یعنی سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے رواہ ابو داؤد عن عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث نود و پنجم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں لِلْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ

جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَهٗ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِكَ۔ یعنی مُسلمان ہی پر مُسلمان ہی کے لیے چھ حق ہیں معروف کے ساتھ (یعنی اُنکو شریعت مطہرہ کی پہچانی ہوئی حدوں کے اندر رہتے ہوئے ادا کیا جائے) اسکو سلام کرے جب اس سے ملے اور اُس کو جواب دے (یعنی اُس کے بلاوے کو قبول کرے) جب وہ اُسکو بلائے اور وہ اسکو یَرْحَمُكَ اللہ کہے جب وہ چھینکے اور اُس کی عیادت کرے جب وہ بیمار ہو اور اس کے جنازے کے ساتھ جائے جب وہ مَر جائے۔ اور اس کیلئے وہ بات پسند کرے جو خود اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔ رواہ الدارمی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث نود و ششم حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے رب کریم عزوجل کی بارگاہ میں دعا عرض کی اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا۔ یعنی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے اے اللہ ہمارے لئے یمن میں برکت فرما وَقَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا نجد والوں نے عرض کی اور ہمارے لئے نجد میں برکت کی دُعا بھی فرمائیں حضور انور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دُعا کی اے اللہ ہمارے شام میں برکت فرما اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهٗ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَمِنْهَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ۔ نجد کے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں برکت ہونے کی دُعا فرمائیں تو میں گمان کرتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تیسری بار میں فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما

حدیث نود و ہفتم اِنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَفِی یَدِہٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَھَبٍ فَاَعْرَضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْہُ فَلَمَّا رَأَی الرَّجُلُ کَرَاھَتَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَھَبَ وَاَلْقَی الْخَاتَمَ وَاَخَذَ خَاتَمًا مِنْ حَدِیْدٍ فَلَبِسَہٗ وَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ھٰذَا اَشَرُّ ھٰذَا حِلْیَۃُ اَھْلِ النَّارِ فَرَجَعَ وَطَرَحَہٗ فَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَسَکَتَ عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یعنی ایک شخص خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم میں حاضر ہوئے سونے کی انگوٹھی پہنے تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم نے اُن کی طرف سے منھ پھیر لیا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ حضور علیہ وعلٰی آلہ الصّلاۃ والسّلام کو ناگوار ہوا چلے گئے۔ اور وہ انگوٹھی اُتار کر لوہے کی بنوائی اسے پہن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم نے فرمایا یہ اُس سے بھی بدتر ہے یہ دوزخیوں کا زیور ہے۔ وہ واپس چلے گئے اسے پھینکا اور چاندی کی انگشتری پہنی اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم نے سکوت فرمایا۔ رواہ البخاری فی کتابہ المسمّٰی بالادب المفرد عن عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ ف۔ سب جانوروں میں کتے اور سور بھی ہیں حدیث شریف میں بدمذہبوں گمراہوں کو جہنمیوں کے کتے اور سب جانوروں سے بھی بدتر فرمایا یعنی جب کتے سُور کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا کسی مسلمان کو گوارا نہیں ہوسکتا تو بدمذہبوں بددینوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا اُسے کیونکر پسند ہوسکتا ہے وہ تو کتوں سوروں سے بھی بدتر ہیں۔

حدیث ۹۵ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حب فی اللہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ہی کیلئے جو شخص اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ایمان رکھنے والوں کے ساتھ محبت رکھے گا وہ قیامت کے دن اولیاء اللہ میں شمار ہوگا اُس بڑی گھبراہٹ والے روز اسکو نہ کچھ ڈر ہوگا نہ کسی قسم کا رنج ہوگا۔ اسکو اللہ تعالےٰ ایسی جائے آسائش پر متمکن پر فرمائیگا کہ حضرات شہداء رضی اللہ تعالےٰ عنہم بلکہ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام جو ان سے بلکہ اللہ عزوجل کی ساری مخلوقات میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں وہ بھی اُن کی اس راحت و آسائش پر غبطہ فرمائیں گے (اگرچہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا مشاہدۂ جلال الٰہی کے سبب اس روز نفسی نفسی فرمانا حضرات اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کی اس راحت و آسائش سے بدرجہا افضل و اعلیٰ ہوگا۔)

حدیث ۹۶ میں صاف ارشاد فرمادیا گیا کہ ملاقات پر سلام کرنا بلانے پر بلاوے کو قبول کرنا چھینکنے پر یرحمک اللہ کہنا بیمار ہونے پر عیادت کرنا مرجائے تو جنازے کے ساتھ جانا اور اُس کے لئے وہی پسند کرنا جو خود اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے یہ حقوق ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر ہیں کسی مسلمان پر کسی بدمذہب بددین لامذہب بیدین کے یہ حق ہرگز نہیں اس حصر پر صلہ للمسلم کی تقدیم دلیل واضح ہے وللہ الحمد پھر بالمعروف کی قید نے اور روشن فرمایا کہ مسلمانوں کے بھی یہ حقوق جو دوسرا مسلمان ادا کرے تو وہ بھی شریعت مطہرہ کی پہچانی ہوئی حدوں سے تجاوز نہ کرے وہ مسلم کی حق گزاری نہ ہوگی بلکہ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ کی حق تلفی ہوگی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ حدیث ۹۷ نے روشن فرمادیا کہ حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو کھلے ہوئے کفار و مشرکین کیلئے بھی جن کی قسمت میں ایمان کا مقدر

ہونا ملاحظہ فرما رہے تھے دُعائے ہدایت و برکت و رحمت فرماتے ہیں لیکن نجدیوں کے حق میں نہ تو دعائے برکت فرماتے ہیں نہ دعائے ہدایت فرماتے ہیں۔ بلکہ اپنے رب عزوجل کے عطا فرمائے ہوئے علم محیط ما کان و ما یکون سے یہ غیبی خبر سناتے ہیں کہ نجد سے فتنے اٹھیں گے نجد میں زلزلے آئیں گے وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ اس حدیث شریف میں صاحب الخلق العظیم علیہ وعلی آلہٖ الصلاۃ والسلام نے محمد بن عبد الوہاب نجدی علیہ ما علیہ کو قرن الشیطان کا لقب دیا وللہ الحجۃ البالغۃ۔ حدیث ۹۸ نے غلامان سرکار رسالت علی صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ کو تعلیم دی کہ جو شخص سونے کی انگوٹھی ہی پہنے یعنی اگرچہ مسلمان صاحب ایمان ہی ہو لیکن کسی حرام یا مکروہ تحریمی ہی کا علانیہ مرتکب ہو تو زجرًا و توبیخًا۔ اس کی ہدایت و نصیحت کیلئے اس سے بھی منھ پھیر لینا صاحب الخلق العظیم مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنّتِ سنیہ ہے پھر وہ مسلمان کہلانے والے جو بد مذہبی لا مذہبی بددینی و بیدینی میں مبتلا اور خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تکذیب و تنقیص کے مرتکب ہوں اُن سے اعراض کرنا اُن کی طرف سے منھ پھیر لینا اُن پر ردّ و طرد کرنا کیسا زبردست مؤکد حکم شرعی ہوگا۔ وللہ الحجۃ السامیہ۔

حدیث نود و ہشتم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم قسم کھا کر فرماتے ہیں۔ لَا یُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا جَعَلَہُ اللّٰہُ مِنْھُمْ۔ یعنی جو شخص کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالےٰ اُسے اُن کے ساتھ کر دے گا۔ رواہ النسائی وغیرہ فی احادیث عدیدۃ عن المولی علی وغیرہ من الصحابۃ الکرام رضی اللہ عنہم۔ ف۔ اس مبارک حدیث

اور حدیث ۱۷ و حدیث ۸۷ میں جس طرح تبشیر ہے کہ جو مسلمان اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے محبوبین عظام و محبین کرام کے ساتھ سچی محبت رکھے گا وہ خود بھی اللہ و رسول جل وعلا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا محب و محبوب ہو جائے گا۔ اسی طرح ان حدیثوں میں تحذیر بھی ہے کہ جو شخص اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں مخالفوں کے ساتھ قلبی محبت رکھے گا وہ خود بھی اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں مخالفوں میں شمار کیا جائے گا۔ وللہ الحجۃ القاہرۃ۔ اور یہی مضمون ان تین لفظوں والی مختصر سی حدیث متواتر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی جس سے محبت رکھے گا اسی کے ساتھ ہوگا۔

حدیث نود و نہم حضور سیدنا و مالکنا و ملکنا و ملیکنا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَلْقَدَرِیَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ[1] اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ۔ یعنی قدری لوگ اس امت مرحومہ کے مجوسی[2] ہیں اگر وہ بیمار پڑیں تو عیادت نہ کرو اور مر جائیں تو جنازے پر نہ جاؤ۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ف۔ دیکھئے بدمذہبوں بددینوں سے ملنے جلنے کی کتنی شدید ممانعت فرمائی کہ مرض اور موت کی حالت میں بھی ان کے شامل نہ ہونا چاہئے۔ وللہ الحجۃ البالغۃ۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف صہ ۲۲ باب الایمان بالقدر۔ [2] یعنی قدریوں کے عقائد مشابہ ہیں مجوسیوں کے عقائد کے کیونکہ یہ متعدد خدا مانتے ہیں ایک کو خالق خیر کہتے ہیں اور دوسرے کو خالق شر نعوذ باللہ من ذلک والتفصیل فیما سبق۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

حدیث صدم حضور مالک کونین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ عِلْمٌ فَكَتَمَهٗ فَهُوَ كَجَاحِدِ مَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم۔ یعنی جب فتنے ظاہر ہوں تو جو علم رکھتا ہو اور وہ اسے چھپائے (یعنی اظہار حق کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی اس سے خاموشی اختیار کرے)، وہ اس کی مثل ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہٖ وسلم پر نازل کی ہوئی کتاب و شریعت کا انکار کرے۔ ذکرہ القرطبی ثم العلامۃ احمد المکی فی تصدیقہ لفتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین۔

ف۔ اس آخری حدیث مبارک نے صاف صاف فرمایا کہ جو پیر اور مرشد یا عالم و مولوی کہلانے والا فتنوں کے وقت میں اظہار حق کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی حق ظاہر کرنے سے خاموشی اختیار کرے وہ اسی سزا کا مستحق ہے جو دوزخ میں کفار کیلئے ہو گی اگرچہ یہ عقیدہ ضروریات مذہب اہلسنت میں سے ہے کہ اللہ تبارک وتعالی اپنے کرم سے کسی غیر کافر کو خواہ وہ کیسا ہی شدید و خبیث و کثیر گناہوں میں مبتلا ہو خالدًا مخلدًا۔ ہرگز جہنم میں نہ رکھے گا اس حدیث شریف سے وہ علماء و مشائخ یا پیر سبق لیں جو کہا کرتے ہیں کہ بیشک سیرت کمیٹی و مسلم لیگ و کانگریس و احرار کمیٹی و خاکسار پارٹی میں شریک ہونا ممبر بننا شرعًا حرام تو ضرور ہے لیکن ہم اس مسئلہ شرعیہ کو ظاہر کیونکر کریں بڑے فتنوں کا دور ہے[1] حدیث

---

[1] صواعق محرقہ میں امام ابن حجر ہیتمی نے ایک حدیث پاک نقل فرمائی ہے کہ جب فتنے ظاہر ہوں یا بدمذہبیاں پھیلیں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو عالم کو ضروری ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے یعنی بدمذہبوں کا حسب استطاعت کھلم کھلا رد کرے اور جو ایسا نہ کرے گا تو اس پر اللہ تعالی اور سب فرشتوں اور تمام آدمیوں کی سب کی لعنت ہے نہ اللہ تعالی اسکا فرض قبول کرے نہ نفل۔ ۱۲ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ

شریف نے بتا دیا کہ فتنوں ہی کے وقت میں احقاق حق و ابطال باطل شرعاً بہت آکد و اہم ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔ زید نے تو دعویٰ کیا تھا کہ کسی حدیث میں شدت بر کفار و اجتناب از بدمذہباں کی تعلیم نہیں ہے۔ بحمدہ تعالیٰ و بعون رسولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یہ ایک سو احادیث صحیحہ رجیحہ موجود ہیں اور اصطلاح محدثین پر یہ ایک سو دس حدیثیں ہیں جن میں بدمذہبوں بددینوں پر شدت و غلظت کی اور ان سے دور و نفور رہنے کی تعلیم ہے اور ان کے ساتھ مجالست و مخالطت اور سکوت عن الحق پر وعیدیں ہیں اور ایمان داروں کے ساتھ مودت دوستی والفت کا سبق دیا گیا ہے ان ہی ارشادات کی بنا پر حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و ائمہ دین و اولیائے کاملین و علمائے عارفین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کفار و مشرکین و مرتدین وغیرہم کے ساتھ شدت و غلظت کا برتاؤ کیا اس کا عشر عشیر عرض کر دوں،

اثر اوّل امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّىْ زَكٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُّهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِىْ اَجَبَّارٌ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِى الْاِسْلَامِ اِنَّهٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْىُ وَتَمَّ الدِّيْنُ اَيَنْقُصُ وَاَنَا حَىٌّ۔ یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اس ظاہر دنیا سے تشریف لے گئے کچھ عرب مرتد ہو گئے انھوں نے کہا ہم زکوٰۃ نہیں ادا کریں گے تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مد زکوٰۃ میں ایک رسّی

بھی باقی رہ جاوے گی تو اسکے لئے بھی اُن پر جہاد کروں گا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں مَیں نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے خلیفہ برحق اُن لوگوں کے ساتھ نرمی و مہربانی کیجئے تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے مجھکو فرمایا کیا زمانۂ جاہلیت میں تم بہت سخت اور بہادر تھے اور اسلام لاکر بزدل پلپلے ہو گئے ہو تحقیق وحی ربانی ختم ہو چکی اور دین اسلام مکمل ہو چکا کیا میرے زندہ رہتے ہوئے اس میں کچھ کم کیا جا سکتا ہے۔ رواہ رزین عن عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اثر دوم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ، فرماتے ہیں۔ لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَہٗ وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِھَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا رَاَیْتُ اِنَّ اللّٰہَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ۔ یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اس جہانِ فانی سے تشریف لے گئے۔ اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اور کچھ عرب مرتد ہو گئے تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے اُن پر جہاد کا ارادہ کیا) تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفۂ اوّل سے عرض کیا کہ آپ کیونکر ان سے جہاد کریں گے حالانکہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے جہاد بالکفار کا حکم دیا گیا ہے اس وقت تک کہ لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ لیں یعنی تمام ضروریات دین پر ایمان لے آئیں (مسلم شریف میں ہے وَیُؤْمِنُوا بِمَا جِئْتُ۔ تو جو ایمان لے آیا اس نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا۔ مگر اسلام کے معاملے میں اور حساب اُس کا اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں ضرور ضرور اس شخص پر جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ عبادت مالی ہے خدا کی قسم اگر وہ اُس رسی کو بھی رُوکیں گے جو حضور کے زمانہ حیات ظاہری میں مدِ زکوٰۃ میں دیتے تھے تو اس کیلئے بھی میں ضرور اُن پر جہاد کروں گا۔ حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کیلئے ابوبکر صدیق کا سینہ کھول دیا ہے۔ اور میں نے پہچان لیا کہ وہی حق ہے جو آپ کی رائے ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عنہ۔ اس کی شرح میں حضرت شیخ محقق مولٰینا الشاہ محمد عبد الحق قادری محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں

در روایت آمدہ است کہ صحابۂ دیگر رضی اللہ تعالیٰ عنہم منع کردند ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ را[1]

---

[1] ترجمہ:۔ روایت میں آیا ہے کہ دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روکا اور کہا کہ عہد خلافت کی ابتداء ہے اور مخالفین کثیر ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ اسلام کی ترقی میں کوئی خلل اور رکاوٹ آجائے لہٰذا توقف اور تاخیر ہی مناسب ہے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمام لوگ ایک طرف ہو جائیں اور میں تنہا ہوں تب بھی قتال کروں گا یہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمال شجاعت پر دال ہے۔ ۱۲۔

مسیح الدین حشمتی عفرلہٗ۔

وگفتند کہ اول عہد خلافت ست ومخالفان جماعت کثیر اند۔ مبادا خللے وفتورے در کارخانہ اسلام راہ یابد و توقف و تاخیر لائق می نماید ابوبکر گفت کہ اگر تمام بیک جا شوند ومن تنہا باشم قتال مے کنم وایں دلالت دارد بر کمال شجاعتِ ابوبکر۔

اثر سوم ہر صاحب علم و انصاف پر جو تاریخ وسیر سے واقف ہے خوب روشن ہے کہ حضرت مولیٰ مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے خارجیوں کی نماز و قرآن خوانی و روزہ و دیگر عبادات کا خیال نہ فرمایا۔ اُن کے ساتھ یارانہ نہ کیا دوستانہ نہ منایا بلکہ اُن پر قتال فرمایا اور مسلمانوں کو حبّ فی اللہ و بغض فی اللہ کا سبق دیا۔ اللہ عزوجل کے غالب شیر مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ضیغم امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بارہ ہزار غیر مقلدین کو تہ تیغ فرمایا جن کو خارجی کہا جاتا ہے اُن کی قبلہ روئی وکلمہ گوئی کا کچھ بھی لحاظ نہ فرمایا۔ جب حضرت مولیٰ علی نے بارہ ہزار غیر مقلدین کو تلوار کے گھاٹ جہنم اُتارے لوگ بولے خدا کا شکر ہے۔ جس نے انھیں ہلاک کیا اور ہمیں اُن سے راحت دی حضرت مولیٰ علی نے فرمایا یوں نہیں قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی اُن کے مردوں کی پشت میں ہیں کہ ماؤں کے پیٹ میں نہ آئے۔

رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ عن قیس بن عبادۃ ونحوہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی جعفر الفراء مولیٰ امیر المؤمنین۔ حدیث مرفوع میں ارشاد ہوا لَا یَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ رواہ الامام احمد والنسائی وابن جریر والطبرانی فی الکبیر والحاکم عن ابی برزۃ الاسلمی ولابن جریر عن عبد اللہ بن عمرو ونعیم بن حماد عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم یرفعانہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسلم کُلَّمَا قُطِعَ

قَرْنٌ نَشَأَ قَرْنٌ حَتّٰی یَخْرُجَ فِی بَقِیَّتِہِمُ الدَّجَّالُ۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا خارجی (غیر مقلد) ہمیشہ نکلتے رہیں گے جب ان میں کی ایک سینگ کاٹ دی جائے گی دوسری سر اٹھائے گی یہاں تک کہ ان کے پچھلے مسیح دجال کے ساتھ نکلیں گے۔

اثر چہارم عن نافع اَنَّ رَجُلًا اَتٰی ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ فَقَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ کَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِءْہُ مِنِّی السَّلَامَ۔ یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ فلاں شخص آپکو سلام کہتا ہے آپ نے فرمایا۔ مجھے خبر پہونچی ہے کہ اس نے کچھ بد مذہبی ایجاد کی ہے اگر ایسا ہو تو میرا سلام اسکو نہ کہنا یعنی میری طرف سے اس کے سلام کا جواب نہ دینا۔ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ۔ ف۔ امام ابن حجر مکی اس حدیث کے ماتحت شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ اَنَّ اَمَرَنَا بِمُهَاجَرَةِ اَهْلِ الْبِدَعِ۔ یعنی جواب سلام سے اس لئے منع فرمایا کہ بد مذہبوں سے نفرت و بیزاری اور ان سے ہمیں دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اثر پنجم فرزند رسول جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے میدان کربلا میں ان مدعیان اسلام کے ساتھ میل جول یارانہ نہیں کیا اور دوستانہ نہیں گانٹھا یزید کو جو ایک صحابی جلیل حضرت معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیٹا تھا اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مسلک پر بھی اس وقت تک اس[1] کے کفر بلکہ بد مذہبی کا بھی کچھ

---

[1] یزید اور اس کے ہمراہی یعنی جوان مظالم ملعونہ میں اسکے معاون و مددگار تھے (بقیہ صفحہ پر

ثبوت ہرگز نہ تھا اپنا قائدِ اعظم نہ مانا اسکی بیعت نہ فرمائی اُسے امیرالمومنین تسلیم نہ کیا کلمہ گو اہل قبلہ نماز پڑھنے مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت کا ساتھ نہ دیا پالیسی نہیں برتی تقیہ نہ فرمایا۔ ایک فاسق و فاجر کو قائدِ اعظم بنانے کے متعلق حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا دافع کرب و بلا شاہزادہ گلگوں قبا علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والثناء نے دشتِ جفا کے تپتے ہوئے ریتے پر اپنے مقدس خون کے حرفوں سے وہ مبارک سبق لکھ دیا جسکو ہر سال محرم کا چاند از سر نو زندہ کر دیا کرتا ہے پھر بد مذہب بلکہ گاندھی جیسے زندیق کو قائدِ اعظم ماننا کیسا شدید حرام ہوگا۔

اثر ششم دارمی شریف میں اسماء بن عبید سے روایت ہے کہ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ الْاَهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَا يَا اَبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ فَقَالَ لَا قَالَا فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ قَالَ لَا لَتَقُوْمَانِّ عَنِّيْ اَوْ لَاَقُوْمَنَّ قَالَ فَخَرَجَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا اَبَا بَكْرٍ وَمَا كَانَ عَلَيْكَ اَنْ يَّقْرَءَ عَلَيْكَ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ قَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْرَءَ عَلَيَّ اٰيَةً فَيُحَرِّفَانِهٖ فَيَقِرُّ ذٰلِكَ فِيْ قَلْبِيْ ۔ یعنی دو بد مذہب آدمی حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی اے ابوبکر ہم آپ سے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں، اُن دونوں نے عرض کی قرآن کریم

(بقیہ صفحہ کا) وہ ضرور خبیث مردود تھے اور یزید کی تکفیر میں ائمۂ کرام کا اختلاف ہے ہمارے امام کا مذہب سکوت ہے اور جو تکفیر کرے وہ بھی مورد الزام نہیں۔ کیونکہ امام احمد ابن حنبل و بعض دیگر ائمۂ اہلسنت رضی اللہ تعالے عنہم نے تکفیر فرمائی ہے۔ ۱۲
مسیح الدین حشمتی عفرلہٗ۔

کی کوئی آیت پڑھیں۔ فرمایا نہ۔ یا تو تم میرے پاس سے چلے جاؤ یا میں چلا جاؤں گا۔ آخر وہ دونوں نکل گئے پھر کسی نے عرض کی اے ابوبکر آپ کا کیا حرج تھا۔ اگر وہ کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھ دیتے۔ امام نے فرمایا میں ڈرا کہ وہ آیت پڑھکر اس کے معنی میں کچھ تحریف کریں اور وہی میرے دل میں جگہ کر لے ف۔ دیکھو دیکھو بدمذہب کے منہ سے قرآن کریم کا سننا بھی منع ہے غور کرو کہ ائمہ دین کو وہ خوف تھا اور آج جہال بیخبر دکو یہ بیباکی ہے۔[1]

اثر ہفتم اسی مسند دارمی شریف میں سلام بن ابی مطیع سے روایت ہے کہ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ قَالَ لِاَیُّوْبَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَسْأَلُکَ عَنْ کَلِمَۃٍ قَالَ فَوَلّٰی وَھُوَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِہٖ وَلَا نِصْفَ کَلِمَۃٍ وَاَشَارَ لَنَا سَعِیْدٌ بِخِنْصَرِہِ الْیُمْنٰی۔ یعنی ایک بدمذہب نے ایوب سختیانی سے کہا۔ اے ابوبکر میں آپ سے ایک لفظ پوچھنا چاہتا ہوں امام نے فوراً اس سے روگردانی فرمائی اور اپنی انگلی سے اشارہ کر کے فرماتے چلے گئے کہ آدھا لفظ بھی نہیں۔ سعید نے ہمیں سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا سے اشارہ کرکے بتایا۔

اثر ہشتم اور اسی مسند دارمی شریف میں ایک روایت اور کلثوم بن جبر سے ہے اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنْ شَیْءٍ فَلَمْ یُجِبْہُ

---

[1] وہابیہ وغیر مقلدین و دیوبندی و مرزائی وغیرھم فرقے آج کل سب کفار مرتدین ہیں ان کے پاس بیٹھنے والا اگر ان کو مسلمان سمجھ کر ان کے پاس بیٹھتا ہے یا ان کے کفر میں شک رکھتا ہے اور وہ ان کے اقوال سے مطلع ہے تو بلاشبہ وہ کافر ہے من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر،، اور اگر ان کو یقیناً کافر جانتا ہے اور پھر ان سے میل جول رکھتا ہے تو اگرچہ اس قدر سے کافر نہیں ہوگا مگر فاسق ضرور ہے اور معاذ اللہ اس پر اندیشہ کفر ہے۔ ۱۲۔ مسیح الدین حشمتی غفرلہٗ۔

فَقِیْلَ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ اِنَّہُ مِنْہُمْ۔ یعنی کسی نے سعید بن جبیر سے کچھ پوچھا۔ تو آپ نے جواب نہ دیا۔ تو اس کا سبب آپ سے پوچھا گیا آپ نے فرمایا مِنْہُم سے ہے یعنی بد مذہبوں سے ہے۔

اثر نہم بخاری شریف میں ہے۔ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَرَاھُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللہِ۔ یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خارجیوں (وغیر مقلدوں) کو بدترین مخلوق جانتے تھے۔

اثر دہم عینی شرح بخاری جلد یازدہم صفحہ ۱۴۰ میں ہے وفی التوضیح من کتاب الاسفرائینی کَانَ عبد اللہ بن عمر وابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس بن مالک وابوھریرۃ وعقبۃ بن عامر و اَقْرَانُھُمْ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْھُمْ یُوْصُوْنَ اِلیٰ اَخْلَافِھِمْ بِاَنْ لَا یُسَلِّمُوْا عَلَی الْقَدَرِیَّۃِ وَلَا یَعُوْدُوْھُمْ وَلَا یُصَلُّوْا خَلْفَھُمْ وَلَا یُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ اِذَا مَاتُوْا۔ یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور جابر اور انس بن مالک اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے زمانہ والے حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے بعد والوں کو وصیتیں فرماتے تھے کہ قدری بد مذہبوں کو سلام نہ کرنا اور ان کی مزاج پرسی نہ کرنا اور اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور جب وہ مر جائیں تو ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ۔ یہ دس مبارک روایتیں ہر مسلمان پڑھے اور غور کرے کہ کس قدر تصلب و پختگی کی تعلیم دی جا رہی ہے اور حب فی اللہ و بغض فی اللہ۔ کا سبق پڑھایا جا رہا ہے اور حضور پر نور سلطان بغداد سید الافراد قطب الارشاد غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غنیۃ الطالبین شریف میں فرماتے ہیں۔

لَا یُکَاثِرُ اَھْلَ الْبِدَعِ وَلَا یُدَانِیْھِمْ وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْھِمْ لِاَنَّ اِمَامَنَا اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَلٰی صَاحِبِ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَحَبَّہٗ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ تَحَابُّوْا وَلَا یُجَالِسُھُمْ وَلَا یَقْرُبُ مِنْھُمْ وَلَا یُھَنِّیْھِمْ فِی الْاَعْیَادِ وَاَوْقَاتِ السُّرُوْرِ وَلَا یُصَلِّیْ عَلَیْھِمْ اِذَا مَاتُوْا وَلَا یَتَرَحَّمُ عَلَیْھِمْ اِذَا ذُکِرُوْا بَلْ یُبَایِنُھُمْ وَیُعَادِیْھِمْ فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مُعْتَقِدًا بُطْلَانَ مَذْھَبِ اَھْلِ الْبِدْعَةِ مُحْتَسِبًا بِذٰلِکَ الثَّوَابَ الْجَزِیْلَ وَالْاَجْرَ الْکَثِیْرَ قَالَ وَقَالَ فُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ مَنْ اَحَبَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اَحْبَطَ اللّٰہُ عَمَلَہٗ وَاَخْرَجَ نُوْرَ الْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِہٖ وَاِذَا عَلِمَ اللّٰہُ مِنْ رَجُلٍ اَنَّہٗ مُبْغِضٌ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ رَجَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یَغْفِرَ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ قَلَّ عَمَلُہٗ وَاِذَا رَاَیْتَ مُبْتَدِعًا فِیْ طَرِیْقٍ فَخُذْ طَرِیْقًا اٰخَرَ

یعنی بدمذہبوں کی مجلس جلسہ میں جاکر اُن کی گنتی کو نہ بڑھائے ان کے پاس نہ پھٹکے ان پر سلام نہ کرے۔ کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا بدمذہب کو سلام کرنا اُسے دوست بنانا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے آپس میں سلام کا رواج دو باہم دوست ہو جاؤ گے۔ بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھے اُن کے نزدیک نہ جائے اور اُن کی عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انھیں مبارکباد نہ دے اور مرجائیں تو اُن پر نماز نہ پڑھے اُن کا تذکرہ ہو تو اُن کیلئے دُعائے رحمت نہ کرے بلکہ اُن سے جدا رہے اور اللہ کے واسطے ان سے دشمنی رکھے اس اعتقاد کے ساتھ کہ اُن کا مذہب باطل ہے اور اس جُدائی وعداوت میں ثواب عظیم اور اجر کثیر کی اللہ تعالےٰ سے امید قوی رکھے اور فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالےٰ عنہ

نے فرمایا جو کسی بد مذہب سے محبت رکھے اسکے عمل اللہ تعالیٰ حبط کر دے مٹا دے اور اس کے دل سے نور ایمان کو نکال دے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دیکھے کہ وہ بد مذہب سے اللہ کے لئے بغض رکھتا ہے تو مجھے یقین ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اس کے نیک عمل تھوڑے ہوں اور جب کسی بد مذہب کو راستے میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہو جاؤ اور اسی کتاب مستطاب میں ہے وَقَالَ فُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ سَمِعْتُ سُفْیَانَ بْنَ عُیَیْنَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ مُبْتَدِعٍ لَمْ یَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ یعنی حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے جو مسلمان کسی بد مذہب کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے غضب میں رہتا ہے جبتک واپس نہ ہو اور ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد نہم میں ہے اِنَّ ھِجْرَةَ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ وَالْبِدَعِ دَائِمَةٌ عَلٰی مَمَرِّ الْاَوْقَاتِ مَالَمْ تَظْھَرِ التَّوْبَةُ وَالرُّجُوْعُ اِلَی الْحَقِّ یعنی گمراہوں بد مذہبوں سے ترک سلام وکلام ہمیشہ ہے کتنی ہی مدت گزر جائے جبتک انکی توبہ اور حق کی طرف رجوع کرنا ظاہر نہ ہو جب بد مذہبوں کے پاس بیٹھنے کا یہ حکم ہے تو اہل ایمان غور کریں کہ ان سے وداد واتحاد یارانہ گانٹھنے انکو قائد اعظم بنانے انکے ساتھ بھائی چارہ کرنے کا کیا حکم ہوگا۔ اور علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ شرح مقاصد میں فرماتے ہیں۔ وحکم المبتدع البغض والعداوة والاعراض والاھانة والطعن واللعن۔ یعنی بد مذہب کا حکم یہ ہے کہ اس سے بغض رکھا جائے اس سے دشمنی رکھی جائے اور اس سے دور رہا جائے اسکی اہانت اور

اس پر لعن وطعن ردّ و طرد کیا جائے اور شرح شفا للملا علی القاری جلد ثانی میں بیان علامات محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں ہے۔ وَمُجَانَبَةُ مَنْ خَالَفَ سُنَّتَهُ اَیْ طَرِیْقَتَهُ ای عمل بغیرھا وابتدع فی دینہ) اَیْ اَظْهَرَ الْبِدَعَ فِیْ سَبِیْلِهٖ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت رکھنے کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طریقے کے خلاف کرے یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین میں بدعت بدمذہبی نکالے اس سے اجتناب و پرہیز رکھا جائے۔ اور اسی شرح شفا میں بیان خیر خواہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تحت میں ہے۔ وَمُجَانَبَةُ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِهٖ وَانْحَرَفَ عَنْهَا (وبغضہ) وَالتَّحَذِیْرُ مِنْهُ۔ یعنی مسلمانوں کیلئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خیر خواہیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جو شخص حضور کی شریعت کے خلاف ہو اس سے پرہیز کرنا اور اس سے بغض رکھنا اور اس کی صحبت سے دور رہنا چاہیئے اور رد المختار میں ہے (قولہ صاحب بِدْعَةٍ) اَیْ مُحَرَّمَةٍ وَاِلَّا فَقَدْ تَکُوْنُ وَاجِبَةً کَنَصَبِ الْاَدِلَّةِ لِلرَّدِّ عَلٰی اَهْلِ الْفِرَقِ الضَّالَّةِ۔ یعنی علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گمراہ بدمذہب فرقوں کے ردّ کیلئے دلائل قائم کرنا اور ان کا ردّ و طرد کرنا واجب ہے اور حضور پُر نور آقائے نعمت دریائے رحمت تاج الفحول الکاملین شیخ الاسلام والمسلمین مرشد برحق امام اہلسنت اعلیحضرت عظیم البرکۃ مجدد اعظم مولانا الحاج الشاہ مولوی حافظ قاری مفتی عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے مبارک فتاویٰ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد اول صفحہ ۴۲۱ میں نقل فرماتے ہیں،

صَرَّحُوْا اَنْ لَوْ وُجِدَ فِیْ بَرِیَّةٍ کَلْباً وَحَرْبِیًّا یَمُوْتَانِ عَطْشاً وَمَعَهٗ مَاءٌ یَکْفِیْ لِاَحَدِهِمَا یَسْقِی الْکَلْبَ وَیُخَلِّی الْحَرْبِیَّ یَمُوْتُ وَمِنَ الْحَرْبِیِّیْنَ کُلُّ رَجُلٍ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ وَیُنْکِرُ شَیْئاً مِنْ ضَرُوْرِیَّاتِ الدِّیْنِ لِاَنَّ الْمُرْتَدَّ حَرْبِیٌّ کَمَا نَصُّوْا عَلَیْهِ وَهُمْ مُرْتَدُّوْنَ کَمَا حَقَّقْنٰهُ فِی الْمَقَالَةِ الْمَسْفِرَةِ عَنْ حُکْمِ الْبِدَعِ الْمُکَفِّرَةِ۔ یعنی ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ اگر جنگل میں ایک کتا اور ایک کافر حربی دونوں کو اس حال میں پائے کہ دونوں پیاس سے مرے جاتے ہیں اور مسلمان کے پاس ایک کی پیاس کے لائق پانی ہے یعنی اتنا پانی ہے کہ دونوں میں سے جسکو پلائیگا اس کی جان بچ جائے گی تو وہ پانی کتے کو پلا دے کہ اس کی جان بچ جائے اور حربی کو مرجانے دے اور جتنے لوگ مدعی اسلام ہیں اور پھر ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہیں وہ بھی حربی کے حکم میں ہیں کیونکہ مرتد ہیں اور مرتد حربی ہیں جیسا کہ ائمہ دین نے اس پر دلائل بیان کئے ہیں اور ہم نے اس مسئلے کی تحقیق اپنے رسالہ المقالۃ المسفرہ میں کی ہے۔ شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی میں آیت مبارکہ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ۔ کے تحت میں فرماتے ہیں در حدیث شریف وارد است کہ اِذَا لَقِیْتَ الْفَاجِرَ فَالْقَهٗ بِوَجْهٍ خَشِنٍ۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں جب فاجر سے تو ملے تو اس سے ترش روئی کے ساتھ ملاقات کر۔ اور تفسیر حقائق التنزیل میں ہے۔ قَالَ سُهَیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّسْتَرِیُّ مَنْ صَحَّحَ اِیْمَانَهٗ وَاَخْلَصَ تَوْحِیْدَهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَأْنَسُ اِلَی الْمُبْتَدِعِ وَلَا یُجَانِسُهٗ وَلَا یُؤَاکِلُهٗ وَلَا یُشَارِبُهٗ وَیُظْهِرُ لَهُ الْعَدَاوَةَ وَمَنْ دَاهَنَ بِمُبْتَدِعٍ سَلَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ تَحَبَّبَ اِلٰی مُبْتَدِعٍ نُزِعَ نُوْرُ الْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِهٖ

یعنی جو شخص اپنے ایمان کو صحیح و درست کرے گا اور توحید اسلامی کا اقرار کرے گا تو یقیناً وہ شخص کسی بد مذہب و بد دین سے انسیت دوستی نہیں رکھے گا اور نہ اس کے ساتھ بیٹھے اٹھے گا اور نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا۔ اور اس بد مذہب کی عداوت و دشمنی ظاہر کرے گا اور جو بد مذہب کے ساتھ مداہنت کرے گا اللہ تعالےٰ اس سے ایمان کی چاشنی کو چھین لے گا۔ اور جو بد مذہب کے ساتھ دوستی رکھے گا تو اللہ تعالےٰ اس کے دل سے ایمان کا نور نکال لے گا والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔ اور مدخل ابن الحاج جلد اول میں ہے قد نقل الامام ابو حامد الغزالی فی کتاب الالجام فی ذم العوام لہ اِتَّفَقَتِ الاُمَّۃ قَاطِبَۃً عَلٰی ذَمِّ البِدَعِ وَزَجرِ المُبتَدِعِ وَتَعنِیبِ مَن یَّعدِفُ بِالبِدعَۃِ فَہٰذَا مَفہُومُہُم عَلَی الضَّرُورَۃِ بِالشَّرعِ وھو غیر واقع فی محل الظن۔ اور ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اپنی کتاب الالجام فی ذم العوام میں نقل فرماتے ہیں کہ تمام امت متفق ہے اس بات پر کہ بد مذہبی کی برائی بیان کی جائے اور بد مذہب کو جھڑکا جائے اور عتاب کیا جائے اور ایسا کرنا بطور ضرورت و بداہت اور یقین کے شریعت مطہرہ میں ثابت ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور خزانۃ الروایات اور محیط اور ذخیرہ میں ہے لاینبغی للمومن ان یقبل ھدیۃ الکافر فی یوم عیدھم ولو قبل لا یعطی ولا یرسل الیھم یعنی مسلمان کو یہ نہیں چاہیئے کہ کافروں کے تہواروں میں ان کا ہدیہ قبول کرے اور اگر کسی سبب سے قبول کرلیا تو اس کا بدلہ نہ ان کو دے اور نہ ان کے گھر بھیجے کیونکہ اس میں ان کے ساتھ اتفاق و اتحاد ثابت ہوتا ہے جب کھلے کافروں کے ساتھ یہ حکم ہے تو مرتدوں کے ساتھ الفت و محبت و مؤانست و مخالطت کا کیسا شدید حکم شرعی ہوگا۔ شرعۃ الاسلام میں ہے۔ مِن سُنَّۃِ السَّلَفِ

السَّلَفِ الصَّالِحِ مُجَانَبَۃُ اَھْلِ الْبِدَعِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم قَالَ لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الْاَھْوَاءِ وَالْبِدَعِ فَاِنَّ لَھُمْ عُرَّۃً کَعُرَّۃِ الْجُرْبِ وَقَدْ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم عن مفاتحۃ القدریۃ بالسلام وعن عیادۃ مرضاھم وشھود موتاھم وعن الاستماع لکلام اھل البدعۃ فان استطاع انتھارھم باشد القول واھانتھم بابلغ الھوان فعل ففی الحدیث مَنْ اِنْتَھَرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ مَلَأَ اللّٰہُ تَعَالیٰ قَلْبَہٗ اَمْنًا وَّاِیْمَانًا وَمَنْ اَھَانَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ اٰمَنَہُ تَعَالیٰ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ۔ یعنی سلف صالح کا طریقہ بدمذہبوں سے کنارہ کشی ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا گمراہوں بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو کہ اُن کی بلا کھجلی کیطرح اڑ کر لگتی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے قدریوں کو ابتدا بسلام کرنا اور ان کی بیمار پرسی کرنا اور ان کے جنازے پر جانا اور بدمذہبوں کی بات سننا منع فرمایا۔ جہاں تک سخت بات سے ہوسکے انھیں جھڑکے اور جس قدر ذلیل کرسکے انھیں ذلیل کرے کہ حدیث شریف میں ہے جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اسکا دل امن وامان سے بھردے اور جو کسی بدمذہب کو ذلیل کرے اُسے روزِ قیامت اس بڑی گھبراہٹ سے اللہ تعالیٰ امان بخشے۔ مسلمانانِ اہلسنت سلمہم۔ بغور وانصاف۔ فرمائیں کہ جب اُن بدمذہبوں کے متعلق جو حد کفر تک نہیں پہونچے یہ حکم شرعی ہے کہ انکو ابتداءً سلام نہ کیا جائے۔ وہ بیمار پڑیں تو انکو دیکھنے جانا جائز نہیں۔ وہ مرجائیں تو ان کے جنازے پر جانا جائز نہیں اُن کی بات سننا جائز نہیں۔ اُن کے پاس بیٹھنا جائز نہیں۔ جہاں تک استطاعت ہو اُن کو سختی کے ساتھ جھڑکا جائے جس قدر اپنی قدرت میں ہو اُن کی اہانت کی جائے تو وہ بدمذہبانِ زمانہ جن

کی بد مذہبیاں حد کفر وارتداد تک معاذ اللہ پہونچی ہوئی ہیں۔ جیسے نیچریہ چکڑالویہ ومرزائیہ قادیانیہ ولاہوریہ وخاکساریہ مشرقیہ و وہابیہ دلوبندیہ وغیر مقلدین زمانہ ورروافض اثنا عشریہ قائلین تحریف قرآن ومعتقدین افضلیت ائمہ بر انبیاء ورروافض آغاخانیہ وبابیہ وبہائیہ اعاذنا اللہ رب البریہ وجمیع اھل السنۃ من عقائدھم الکفریہ۔ اُن کے ساتھ سلام کرنا میل جول رکھنا الفت ومحبت برتنا اُن کو پیشوائے دین ومقتدائے مسلمین وقائد اعظم وقائد ملت اسلامیہ بنانا اُن سے یارانے دوستانے برادرانے منانا اُن کے ساتھ وداد واتحاد رچانا اُنکو مسلمانوں سے اونچا کھڑا کر کے عوام مسلمین کو اُن کا خیر خواہ اسلام و مسلمین ہونا باور کرانا اُن کے لیکچر اُن کی اسپیچیں بھولے بھالے مسلمانوں کو سُنانا اُنکی عزت وعظمت کے گیت گانا اُن کے نعرے زندہ باد کے نعرے لگانا اور اس طرح سیدھے سادے عوام اہلسنت کے قلوب میں خدا ورسول جل جلالہ وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے دشمنوں بدگویوں کی وقعت ومحبت والفت وعظمت جمانا بحکم شریعت مطہرہ کیسا سخت اشد حرام وسبب قہر عزیز ذی انتقام وغضب مقتدر علام ہوگا الا فاعتبروا یا اولی الابصار والعیاذ باللہ العزیز الغفار۔ زید اپنے آپ کو مجددی کہتا اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کیطرف اپنی نسبت کرتا ہے لہٰذا فقیر بھی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے چند اقوال پیش کرتا ہے جن سے معلوم ہو کہ حضرت مجدد الف ثانی نے تصلب فی الدین کی اور بدمذہبوں بددینوں سے کس قدر دور ونفور وبیزار رہنے کی تعلیم دی ہے۔ مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۹۳ میں صفحہ ۱۹۳ پر حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں۔ ارشاد اول آں سرور

دین ودنیا علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام در بعضے ادعیہ خود اہل شرک را باین ہمہ عبارت

نفرین فرمودہ اندا اللھمّ شتت شملھم وفرق جمعھم وخرب بنیانھم وخذھم اخذ عزیز مقتدر۔ یعنی حضور سرورِ دارین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے اپنی بعض دعاؤں میں مشرکوں پر ان الفاظ سے نفرین فرمائی ہے کہ اللہ اُن کے جتھے توڑ دے اُن کی جماعت کو منتشر کر دے ان کی بنیادوں کو ویران کر دے اور ان کو عزت وقدرت والے کی پکڑ میں گرفتار فرمالے مجددی صاحبان دیکھیں کہ اس ارشاد میں کفار ومشرکین پر نفرین اور اُن پر ہلاکت و بربادی کی دعا ہے یا نہیں۔ ارشاد دوم۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ میں صفحہ ۱۶۵ پر تحریر فرماتے ہیں حق سبحانہٗ وتعالے حبیب خود را علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام می فرماید۔ یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم پس پیغمبر خود را کہ موصوف بخلق عظیم است بجہاد کفار وغلظت بایشان امر فرمود معلوم شد کہ غلظت بایشاں داخل خلق عظیم ست پس عزتِ اسلام در خواری کفر واہل کفر ست کسے کہ اہل کفر را عزیز داشت اہل اسلام را خوار ساخت۔ عزیز داشتن عبارت ازاں نیست کہ البتہ ایشاں را تعظیم کنند۔ وبالا نشانند در مجالس خود جائے دادن وبایشاں مصاحبت نمودن ومیزبانی کردن ایشاں داخل اعزاز ست در رنگ سگاں ایشاں را دور باید داشت واگر غرضے از اغراض دنیوی بایشاں مربوط باشد وبے ایشاں میسر نشود شیوۂ بے اعتباری را مرعی داشتہ بقدر ضرورت بایشاں باید پرداخت۔ یعنی اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ اپنے محبوب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کو فرماتا ہے اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد کیجیے اور ان پر شدت فرمائیے تو اُس نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کو جو خلق عظیم کے ساتھ موصوف ہیں۔ کافروں پر جہاد اور اُن پر غلظت فرمانے کا حکم دیا معلوم ہوا کہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلی آلہٖ وسلم

کے دشمنوں کے ساتھ غلظت وشدت برتنا خلق عظیم میں داخل ہے۔ تو اسلام کی عزت کفار کی ذلت ورسوائی میں ہے جس نے اللہ ورسول جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کو عزت دی اُس نے اہل اسلام کو ذلیل کیا۔ عزت دینے کے صرف یہ معنی نہیں ہیں کہ اُن کی تعظیم ضرور ہی کریں اور اُنکو اونچی جگہ بٹھائیں بلکہ اپنی مجلسوں جلسوں میں اُن کو جگہ دینا اُن کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اُن کی مہمانی کرنا بھی عزت دینے ہی میں داخل ہے۔ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیئے اور اگر دنیوی غرضوں میں سے کوئی غرض اُن سے متعلق ہو اور اُن کے بغیر حاصل نہ ہو تو ان پر اعتبار واعتماد قطعًا نہ کرتے ہوئے بقدر ضرورت اُن سے برتاؤ کریں۔ ارشاد سوم۔ یہی حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۲۶ میں صفحہ ۳۲۶ پر فرماتے ہیں۔ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایں ہمہ بزرگی کہ یافت وشجرۂ انبیاء گشت بواسطۂ تبری از دشمنانِ او تعالےٰ بودہ۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہٗ اذ قالوا لقومھم انا برءٰؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدًا حتّٰی تؤمنوا باللہ وحدہٗ۔ وہیچ عملے در نظر ایں فقیر از برائے حصول رضائے حق جل جلالہ برابر تبری ایں نیست۔ یعنی رحمان جل جلالہ کے دوست حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جو کچھ بزرگی پائی اور شجرۂ انبیاء ہو گئے یہ سب اسی واسطے تھا کہ وہ اللہ تعالےٰ کے دشمنوں سے بری وبیزار تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم بیزار ہیں تم سے اور اُن سے جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں

دشمنی و عداوت ظاہر ہو گئی ہمیشہ کیلئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔
اور اس فقیر (یعنی مجدد صاحب) کی نظر میں اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کیلئے خدا
ورسول کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری کے برابر کوئی کام نہیں ہے مجددی حضرات
غور کریں کہ حضرت مجدد صاحب کیا فرما رہے ہیں اور یہ کیا کہہ رہے ہیں مجدد صاحب
تو صاف صاف فرماتے ہیں کہ بد مذہبوں بد دینوں کے ساتھ دشمنی و نفرت رکھنا
اس کام سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کوئی اور کام نہیں ہے
ارشاد چہارم۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس
سرہٗ مکتوبات جلد اول مکتوب ۵۴ میں صفحہ ۵۴ پر اپنے خلیفہ شیخ سید فرید
علیہ الرحمہ کو تحریر فرماتے ہیں۔ اجتناب از صحبت مبتدع لازم ست و ضرر صحبت مبتدع
فوق ضرر کافر ست یعنی مسلمان کہلانے والے بد مذہب کی صحبت سے پرہیز کرنا
لازم ہے اور جو بد مذہب مسلمان کہلاتا ہو اس کی صحبت کا ضرر کھلے ہوئے
کافر کی صحبت کے ضرر سے بڑھ کر ہے۔ مجددی صاحب اس ارشاد کو حفظ کر لیں۔
ارشاد پنجم مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۹۳ میں صفحہ ۱۹۳ پر حضرت امام ربانی
مجدد الف ثانی قدس سرہٗ الربانی فرماتے ہیں۔ ہر قدر کہ اہل کفر را عزت باشد ذلت
اسلام ہماں قدر است ایں سر رشتہ را نیک باید نگاہ داشت و اکثر مردم ایں سر رشتہ
را گم کردہ اند و از شومی آں دین را برباد دادہ قال اللہ سبحٰنہٗ یا ایھا النبی جاھد
الکفار والمنٰفقین واغلظ علیھم۔ جہاد با کفار و غلظت برایشاں از ضروریات دین ست
یعنی اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کی جس قدر
عزت کی جائے گی اسی قدر اسلام کی ذلت ہے اس سر رشتے کو خوب محفوظ
رکھنا چاہیئے اکثر لوگوں نے اس سر رشتے کو گم کر دیا ہے اور اسی کو گم کر دینے
کی نحوست کے سبب دین کو برباد کر دیا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ فرماتا ہے

اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد اور ان پر سختی کیجئے (اصحاب فوج وسطوت وسلاطین اسلام کو) کفار کے مقابل جہاد کرنا اور مسلمانوں کو اُن پر سختی کرنا ضروریات دین سے ہے کہاں ہے زید اور اس کے ہمنوا مجددی کہلانے والے دیکھیں کہ حضرت مجدد صاحب کیا فرما رہے ہیں۔ کافروں بدمذہبوں پر سختی ودرشتی کرنا مسلمان کے لئے ضروریات دین سے بتا رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ زید کو یہ ارشاد بطور وظیفہ یاد رکھنا چاہئے اور اسی پر عمل کر کے خدا کی رضا حاصل کرنا چاہئے کیونکہ حضرت خود فرماتے ہیں این سررشتہ را نیک باید نگاہ داشت۔ ارشاد ششم۔ مکتوبات جلد اول مکتوب ع ۲۲۹ صفحہ ۲۳۹ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اپنے مرید مرتضیٰ خاں کو تحریر فرماتے ہیں۔ ہر کسے را در دل تمنائے امرے ست از امور وتمنائے این فقیر شدت نمودن ست بدشمنان خدا جل وعلا ودشمنانِ پیغمبرِ او علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات واہانت رسانیدن ست بایں بیدولتاں وخوار دانستن ایشاں را وآلہہ باطلہ ایشاں را ویقین میداند کہ ہیچ عملے نزد حق جل وعلا ازیں عمل مرضی ترنیست۔ یعنی ہر ایک شخص کے دل میں کسی نہ کسی بات کی آرزو ہے اور میری یعنی حضرت مجدد صاحب کی دلی آرزو یہ ہے کہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں پر سختی وشدت کیجائے اور اُن بدنصیبوں کو ذلت پہنچائی جائے اور انکو اور ان کے جھوٹے معبودوں کو رسوا کیا جائے اور آپ یقین جانیں کہ اللہ تبارک وتعالےٰ کے نزدیک اس عمل سے زیادہ کوئی عمل پسندیدہ نہیں ہے۔ مجددی صاحبو! غور کرو اور بگوش ہوش سنو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی دلی تمنا اور آرزو کیا ہے دشمنانِ خدا ورسول پر بدمذہبوں بددینوں پر سختی اور اُن کی رسوائی واہانت اور یہ تو خیر آپ کی تمنا تھی لیکن آگے اپنے مریدوں متوسلوں منتسبوں کو فرماتے ہیں کہ یہ بات

یقین کے ساتھ جان لو کہ اللہ کے دربار میں اس سے زیادہ محبوب و پسندیدہ کوئی کام ہی نہیں ہے اوپر گزرا کہ فرماتے ہیں بدمذہبوں پر شدت و سختی اور ان سے نفرت و بیزاری ضروریات دین سے ہے یعنی جو صحیح تعلیم تصلب فی الدین کی ہے وہ اپنے مریدو اور نسبت رکھنے والوں کو ہر موقعہ پر بتا رہے ہیں مگر افسوس اور ہزار افسوس کہ لوگ اپنے آپ کو مجددی کہیں اور دشمنانِ خدا اور رسول سے یارانہ دوستانہ منائیں بھائی چارہ رچائیں اور حضرت مجدد صاحب کے ارشادات واضحہ کو خیال میں نہ لائیں۔ اور اُن فرامین کو پس پشت ڈالیں۔ اور خدا تعالےٰ کو جو کام سب کاموں سے زیادہ محبوب و پیارا ہے اُسے چھوڑ کر اُس احکم الحاکمین جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کو ناراض کرنے والا کام کریں۔ مولیٰ تبارک وتعالےٰ ہدایت بخشے آمین ثم آمین۔ ارشاد مفہم حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات جلد اول مکتوب ۱۶۳ صفحہ ۱۶۶ میں فرماتے ہیں۔ حق سبحانہٗ وتعالےٰ در کلام مجید خود اہل کفر را دشمن پیغمبر خود فرمودہ است پس اختلاط و موانست با ایں دشمنانِ خدا و رسولؐ و از اعظم جنایات ست اقل ضرر در مصاحبت و موانست با ایں دشمنان آنست کہ قدرت اجرائے احکام شرعی و رفع رسوم کفری زبوں می گردد و حیائے موانست مانع آں می آید و ایں ضرر بسیار عظیم ست و دوستی والفت با دشمنانِ خدا و با دشمنانِ پیغمبر او منجر بدشمنی خدائے عزوجل و بدشمنی پیغمبر او علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام می شود شخصے گمان می کند کہ او از اہل اسلام ست و تصدیق و ایمان باللہ و رسولہٖ دارد امانمی داند کہ ایں قسم اعمال شنیعہ اسلام او را پاک و صاف می برد۔ یعنی اللہ نے اپنے کلام مجید میں کفر کرنے والوں کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دشمن فرمایا ہے تو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اُن دشمنوں کے ساتھ میل جول رکھنا اور گھال میل رکھنا بدترین گناہوں میں سے ہے ان بدمذہبوں کی صحبتوں میں بیٹھنے ان کے ساتھ گھال میل رکھنے کا کم سے کم ضرر نقصان یہ ہے کہ شریعت

مطہرہ کے حکموں کو جاری کرنے اور کفر کی رسموں کو زائل کرنے کی قدرت کمزور ہو جاتی ہے اور میل جول دوستانے کی شرم اس سے مانع ہوتی ہے اور یہ بہت بڑا ضرر نقصان ہے۔ خدا و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ الفت و دوستی خود اللہ و رسول کی عداوت و دشمنی تک پہونچ جاتی ہے (یعنی خدا و رسول کا یہ بھی مخالف ہو جاتا ہے) ایک شخص گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور خدا تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلی آلہ وسلم پر سچائی کے ساتھ ایمان رکھتا ہے لیکن اُسے خبر نہیں کہ اُس کے اس قسم کے بُرے کام یعنی بد مذہبوں سے دوستانے بیدینوں سے یارانے دشمنانِ دین سے برادرانے اُس کے اسلام کو بالکل تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مجددی صاحبو حضرت مجدد صاحب کے ارشادات گرامی خوب غور سے سنتے اور سمجھتے جاؤ اور خدا توفیق بخشے تو صدق دل کے ساتھ سمعنا واطعنا بھی کہتے جاؤ۔ ارشاد ہشتم۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۶۶ صفحہ ۳۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں مجرد تفوہ بکلمہ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ما علم مجیئہ من الدین ضرورۃ باید و تبری از کفر و کافری نیز درکار ست تا اسلام صورت بند و دوونہ خرط القتاد یعنی زبان سے خالی کلمۂ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کیلئے کافی نہیں ہے تمام مسائل دینیہ ضروریہ کی تصدیق ضروری ہے اور کفر و کفار سے بیزاری بھی لازم ہے تاکہ اسلام حاصل ہو اور بغیر اس کے آدمی ہرگز مسلمان نہ ہوگا۔ ارشاد نہم۔ مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۶۶ میں صفحہ ۳۲۵ پر حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ ایمان عبارت از تصدیق قلبی ست آنچہ از دین بطریق ضرورت و تواتر بمارسیدہ است و اقرار لسانی نیز رکن ازاں گفتہ اند کہ احتمال سقوط دارد و علامت ایں تصدیق تبری ست از کفر و بیزاری از کافری و آنچہ در کافری ست از خصائص و لوازم آں ہمچناں کہ بستن زنار مثل آں و اگر عیاذاً باللہ

سبحنہ با دعوائے تصدیق تبرا از کفر نہ نماید مصدق ومیتن ست کے بداغ ارتداد متسم ست وفی الحقیقۃ حکم او حکم منافق ست لا الیٰ ھؤلاء ولا الیٰ ھؤلاء پس در تحقیق ایمان از تبری کفر چارہ نبود یعنی ایمان اُن تمام دینی باتوں کو دل سے سچا ماننے کا نام ہے جو ضرورت اور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں اور زبان سے اُن کی سچائی کے اقرار کو بھی ائمۂ دین نے ایمان کا رکن بتایا ہے جو بوقت اکراہ شرعی ساقط ہو جاتا ہے اس تصدیق کی علامت یہ ہے کہ کفر و کفار سے اور کفری باتوں سے تبری و بیزاری کرے اور جو کچھ کافروں کے دین و مذہب کی چیزیں ہیں جو اُن کے دھرم میں لازم و ضروری ہیں اُن سب سے بیزار ہو جیسے زنار باندھنا اور اُس کے سوا اور شعائر کفر و کفار اور اگر معاذ اللہ اس تصدیق کے دعوے کے ساتھ کوئی شخص کفر کی باتوں سے تبری نہ کرے تو اس بات کا سچائی کے ساتھ کھلا ہوا ثبوت دے رہا ہے کہ وہ ارتداد کے داغوں سے داغدار ہے اور حقیقت میں اس کا حکم منافق کا حکم ہے کہ نہ مسلمانوں میں داخل ہے نہ کھلے طور پر کافروں میں شامل ہے۔ تو ایمان حاصل کرنے اور مسلمان ہونیکے لئے کفر کی باتوں سے تبری و بیزاری لازم ہے اے حضرت مجدد صاحب سے نسبت رکھنے والو ہوشیار خبردار ہو دیکھو حضرت مجدد صاحب کیا فرما رہے ہیں۔ صاف صاف ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان ہو کر کفر و کفار اور کفری باتوں سے نفرت و بیزاری نہ رکھے تو وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ منافق ہے اور ارتداد کا داغ اس کو لگا ہوا ہے۔

ارشاد دہم۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات جلد اول مکتوب ۲۶۶ میں صفحہ ۳۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔ محبت خدائے عزوجل و محبت رسول او علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتحیات بے دشمنی دشمنان او صورت نہ بندد تولا بے تبرا نیست ممکن دریں جا صادق ست یعنی خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ

تعالےٰ علیہ وسلم کی محبت اُن کے دشمنوں کی دشمنی کے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی اسی
جگہ یہ مصرع صادق ہے ع ۔ تولابے تبرا نیست ممکن ۔ یعنی کسی سے محبت ہو ہی نہیں
سکتی جب تک اس کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری نہ رکھے تلك عشرۃ کاملۃ
عزیز سنی مسلمان بھائیو! حضرت مجدد صاحب کے دس ارشاد فیض بنیاد آپ کے
سامنے موجود ہیں ان کو بار بار پڑھئے اور غور کیجئے کہ کس تصلب و پختگی کی تعلیم
دے رہے ہیں اور کفر و کافری سے نفرت و بیزاری کی کیا کیا خوبیاں اور بھلائیاں
بتا رہے ہیں۔ اور بد مذہب بد دین کفار و مشرکین و مرتدین کے ساتھ محبت
والفت یارانہ دوستانہ رکھنے کی کیسی کیسی خرابیاں بُرائیاں اور اس کی وعیدیں
بیان فرما رہے ہیں کاش اس زمانہ کے علماء و مشائخ پیر و مرشد بھی اپنے
متوسلین و مریدین و متعلمین و معتقدین کو اسی تصلب و پختگی کی تعلیم دیتے تو
مسلمان یہ دن کیوں دیکھتے۔ آج جو بھولے بھالے مسلمان بد مذہبوں بد دینوں
کے پیچھے لگ کر گمراہ ہوتے اور اپنی عزیز دولت ایمان کو تباہ کرتے ہیں اُس کی
وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں کو تصلب فی الدین کی تعلیم نہیں دی جاتی کیونکہ بعض
مولویوں نے بد مذہبوں سے تنخواہیں وظیفے لے کر اپنی زبانیں بند کر لیں
بعض نے چند دن کی کمی دیکھ کر بد مذہبوں کی ہمنوائی کی اور کسی نے اپنی
مشیخت بنی رکھنے کے لئے سکوت و جمود اختیار کیا۔ اور کوئی اُن کی چکنی چپڑی
باتوں ملمع سازیوں میں پھنس کر اُن کی ہاں میں ہاں ملانے لگا۔ اور چند
حق پسند حق گو علمائے کرام اعلانِ حق و ابطالِ باطل فرمانے والے رہ گئے جو
کھلم کھلا قرآن و حدیث کے موافق اور ائمۂ دین کے ارشادات کے مطابق
اولیائے کاملین مثلاً حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر و حضرت
خواجہ غریب نواز سلطان الہند اجمیری و حضرت خواجہ بہاء الملۃ والدین نقشبند

وحضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین وحضرت مجدد الف ثانی سرہندی وحضرت ابو خلیفۃ الہند شیخ محقق مولنٰا الشاہ محمد عبد الحق محدث دہلوی وغیرہما رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی پیروی اور اتباع میں اظہار حق فرما رہے ہیں۔ اور یہی ہیں وہ حضرات علماءِ کرام کثرہم اللہ تعالےٰ وایدہم ہیں جوان تمام بزرگان دین کی نیابت صحیح معنوں میں کر رہے ہیں اور ہم غربائے اہلسنت وجماعت کو حضور پرنور امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین اعلیحضرت عظیم البرکۃ مولانا مولوی حافظ وقاری حاجی مفتی شاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خانصاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مظہر بنکر بلا خوف لَوْمَۃَ لَائِمٍ حق کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں اور ہم سنیوں کی کشتی کو بد مذہبوں بیدینوں کے طوفان سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں اور دور وہ پرفتن کہ العیاذ باللہ تعالیٰ گلی گلی میں نئی نئی بدمذہبیاں کوچے کوچے میں بلکہ قدم قدم پر نئی نئی بیدینیاں اور ہم غربائے اہلسنت دولت ایمان رکھنے والوں کا اللہ اور اس کا پیارا عزت والا محبوب ہی حافظ ونگہبان جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ آج اگر مذہبی گروہوں کی طرف نظر کیجئے تو وہ مرزائی قادیانی وہابی غیر مقلد وہابی دیوبندی، رافضی، خارجی، چکڑالوی، نیچری، خاکساری، بابی، بہائی، آغاخانی، وغیرہم مرتدین کے گروہ دکھائی دیں گے سیاسی نام نہاد جماعتیں دیکھئے تو معاذ اللہ اگر کانگریس اسلام کو کھلم کھلا مٹانا چاہتی ہے تو مسلم لیگ اسلام کا نام لے کر اسلام ومسلمین کو تباہ کرنا چاہتی ہے فرق صرف اسی قدر ہے کہ کانگریس مسلمانوں کو فنا کرنا چاہتی ہے اور نام نہاد مسلم لیگ مسلمانوں کی عظیم دولت ایمان ودین کو برباد کرنا چاہتی ہے اور نتیجہ دونوں کا ایک ہے کہ مسلمان معاذ اللہ مسلمان رہ کر باقی نہ رہے کہیں ہندو مسلم اتحاد کا زور ہے تو کہیں مسلم ومرتد اور مسلمین وکفار اچھوت کے اتحاد ووداد کا شور ہے کسی طرف تحریر وتقریریں آغاخانی خوجے جینا

کو قائدِ اعظم ملتِ اسلامیہ بنایا جارہا ہے تو کسی جگہ اسکو سیاسی پیغمبر بتایا جارہا ہے۔
اور کسی طرف کافروں مشرکوں مرتدوں بددینوں کے خدا کا پیارا اور خدا کا دوست
ہونے کا راگ الاپا جارہا ہے۔ اور اگر مجلس قانون ساز دیکھئے تو لو توبہ توبہ یا تو
اس کے ممبر شریعت سے جاہل بدمذہب سے ناواقف اور خدا و رسول جل جلالہ،
وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے احکام سے غافل ملیں گے۔ یا کھلے ہوئے نیچری
بدمذہب ملحد دہرئے اور مرتب کریں اسلام و مسلمین کی فلاح و بہبودی کے قواعد
و قوانین استغفراللہ۔ ایسوں سے خیر خواہی اسلام و مسلمین کا گمان کرنا ایسا ہی
ہے جیسے کوئی شخص بھوکے بھیڑئیے کو بکریوں کے گلے پر نگہبان مقرر کردے اور
اس بھوکے خونخوار بھیڑئیے سے حفاظت کی امید رکھے۔ یہ لوگ قانون بنائیں
گے تو کیسے معاذاللہ اسلام کش مسلم آزار، کہیں وقف بل پر زور دیں گے۔
تو کبھی خلع بل خلاف شریعت پر شور کریں گے کبھی مخلوط تعلیم کا بل پاس کرائیں گے
تو کبھی قاضی بل اور شریعت بل کا شور مچائیں گے اور کہیں اقلیت اور اکثریت کا
جھگڑا چھیڑیں گے اگر ان لیڈروں کے بلوں کی فہرست پیش کی جائے تو ایک ضخیم
کتاب ہوجائے۔ حق فرمایا مخبر صادق صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اتخذوا
رؤسًا جھالًا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا۔ او کما قال یعنی آخر
زمانہ میں لوگ جاہلوں نافہموں کو اپنا لیڈر اور پیشوا قائد بنالیں گے پھر اُن سے
مسئلے دریافت کریں گے وہ جاہل لیڈر و قائد اپنی لیڈری بنی رہنے کیلئے بغیر علم کے
فتوے دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور اوروں کو بھی گمراہ کریں گے اور
ارشاد فرماتے ہیں۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اذا وسد الامر
الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ۔ یعنی جب کام نااہلوں کے سپرد کیا جائے
تو قیامت کا انتظار کر، رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ پھر غضب

بالائے غضب یہ کہ عوام مسلمانوں کو صلحکلی واعظ کہیں تو آیات واحادیث پیش کر کے غلط ترجمے کریں گے اور کہیں منسوخ آیتیں اور حدیثیں سنا کر اہلسنت کو گمراہ کرنے اور پیٹ فنڈ کو پُر کرنے کی کوشش کریں گے، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مثنوی شریف میں حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

؎ دشمن راہ خدارا خوار دار ✤ دزد را منبر منہ بر دار دار،

یعنی بد مذہب و بد دین کو خوار و ذلیل جانو، دین کے چور کو منبر پر جگہ نہ دو بلکہ سولی پر جگہ دو مگر اس دور کی بوقلمونی ہے کہ چوروں لٹیروں کو رکھوالا بنایا جارہا ہے اور دوسری جگہ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

دور شو از اختلاط یار بد ✤ یار بد بدتر بود از مار بد، یعنی بد مذہب دوست سے دور بھاگ اسکی صحبت میں نہ بیٹھ کیونکہ بد مذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی بدتر ہے اس لئے کہ ؎ مار بد تنہا ہمیں بر جاں زند ✤ یار بد بر دین و بر ایماں زند،

یعنی زہریلا سانپ اگر ڈسے تو جان جائے گی مگر ایمان سلامت رہے گا جس کے سبب ہمیشگی کی سلامتی ہے اور اگر بد مذہب دوست کا زہر چڑھ گیا تو دین و ایمان برباد ہو جائے گا دنیا وآخرت دونوں خراب خسر الدنیا والاٰخرۃ ذٰلک ھو الخسران المبین. کا مصداق ہوگا والعیاذ باللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا جلال الملۃ والدین رومی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اسی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں،

؎ رد اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار باش ✤ خاک بر دلداری اغیار باش،

یعنی اے مسلمان تو اسی طریقہ پر گامزن رہ جو طریقہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا بتایا ہے کہ وہ کافروں پر بہت سخت ہیں اور بد مذہب بد دین لامذہب بے دین لوگ اگر تیری دلداری تجھ پر احسان بھی کریں تو اس دلداری واحسان پر خاک ڈال دے اور فرماتے ہیں

نفعنا اللہ تعالیٰ بسرہ القدسی۔ ؎

ہیں مکن روباہ بازی شیر باش ❊ بر سر اعدائے دین شمشیر باش

یعنی اے مسلمان! سنتا ہے دین و مذہب کے معاملہ میں لومڑی کی طرح پالیسی بازی مکاری مت کر بلکہ شیر بن جا اور دشمنانِ دین کے سروں پر تلوار بن جا۔ اور فرماتے ہیں۔ قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ المعنوی۔

حب للہ بغض کن شعار ❊ تا بیابی بر درِ دلدار بار

یعنی اے مسلمان اللہ کے لئے اللہ کے دوستوں سے دوستی کو اور اللہ کیلئے اللہ کے دشمنوں سے دشمنی کو اپنا مخصوص نشان بنالے جس سے تیری شناخت ہو جب تو الیسا کرے گا اسی وقت تجھے اس محبوب رب العلمین اور اس کے محبوب رحمۃ للعلمین جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بارگاہِ قرب میں تجھے باریابی نصیب ہوگی

خلاصہ: ان تمام آیاتِ قرآنیہ وارشادات ربانیہ واحادیث نبویہ علیٰ صاحبہا وعلیٰ آلہٖ الف الف الصلاۃ والتحیۃ وفرامین صحابۂ کرام واقوال اہلبیت عظام و وصایائے اولیائے اعلام وفتاوائے علمائے اعلام رضی اللہ عنہم اللہ العزیز العلام کا یہ ہوا کہ زید جو اپنے آپ کو نقشبندی مجددی کہتا ہے اپنے الکلمات مذکورہ فی السوال میں سخت کذاب و مفتری ہے، اللہ و رسول جل وعلیٰ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر افتراء جڑنے تہمت اٹھانے میں بیباک و جری ہے۔ اور مسئلہ ضروریہ دینیہ شدت علی الکفار کا مکذب و منکر ہونے کے سبب عیاذاً باللہ سبحنہ وتعالیٰ سرے سے دین اسلام ہی سے بیزار و بری ہے اس پر فرض ہے کہ فوراً اپنے ان کلمات کفریہ سے بہت جلد توبۂ صحیحۂ شرعیہ کرے ورنہ اس کے لئے بحکم شریعت مطہرہ خلود فی النار اور ابدی خسران و ابتری ہے۔ غلظت بر کفار و شدت علی الکفار کا فرض قطعی

ہونا ضروری دینی مسئلہ شریعت پیمبری ہے۔ جہاں دین اسلام کی اشاعت کا اصلی اور سب سے بڑا ذریعہ کتاب کریم الٰہی اور خلق عظیم پیغمبری ہے وہیں اسلام کا جاں نثار خادم دُرّۂ عمری ہے اور اس کے دشمنوں پر قہر افگن ذوالفقار حیدری ہے البتہ شدت علی اعداء الدین کے بھی تین درجے ہیں اول شدت بالید والسنان یعنی ہاتھ اور تلوار سے کام لے کر بدمذہبوں بے دینوں کو بدمذہبی و بے دینی سے زنادقہ و مرتدین کو زندقہ و ارتداد سے باز رکھنے کی کوشش کرنا یہ تو صرف اصحاب فوج و سطوت سلاطین اسلام پر فرض ہے۔

دُوم:۔ شدت بالقلم واللسان یعنی قلم و زبان سے تحریرًا و تقریرًا بدمذہبوں بے دینوں زندیقوں مرتدوں کی بدمذہبیاں بیدینیاں اُن کے عقائد فاسدہ و معتقدات کفریہ اُن کے عیوب اور نقائص اُن کی برائیاں اُن کی خرابیاں کھلم کھلا جلسوں محفلوں مناظروں کتابوں رسالوں میں بیان کر کے سُنّی مسلمانوں کے اسلام و سنّیت کو محفوظ رکھنے کیلئے ان خبثا سے نفرت دلانے میں اُن سے دور رکھنے کی کوشش کرنا یہ حضرات علمائے شریعت و مشایخ طریقت پر فرض ہے اور اپنے اور اپنے احباب و متعلقین کے دین و مذہب کے تحفظ کیلئے بد مذہبوں بیدینوں گمراہوں مرتدوں سے دور و نفور رہنا ان کے ساتھ کھانے پینے سلام کلام کرنے اٹھنے بیٹھنے اُن کے جلسوں میں جانے اُن کی تقریریں سننے اُن کی تحریریں دیکھنے سے قطعاً پرہیز رکھنا اور اپنے اپنے احباب و متعلقین کو ان خبثا و مرتدین کی خباثتوں بے دینیوں پر مطلع کر کے اُن سے بری و بیزار کرتے رہنا یہ تمام مسلمانان اہلسنت پر فرض ہے اور جس کسی کو جب کبھی جہاں کہیں شدت علی اعداء الدین کے ان درجات پر عمل کرنے کی قدرت و استطاعت معاذ اللہ نہ رہے تو تیسرا درجہ شدت بالقلب والجنان یعنی اُن خبثاء و مرتدین سے

قلبی نفرت دلی بیزاری رکھنا یہ تو ہر سُنّی مسلمان پر فرض یقینی ہے اور حدیث شریف میں ہے عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ وَاللہِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَکُوْنَنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَلدَّجَّالُ وَبَیْنَ یَدَیِ الدَّجَّالِ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ اَوْ اَکْثَرُ قُلْنَا مَا اٰیَاتُھُمْ قَالَ اَنْ یَّاْتُوْکُمْ بِسُنَّۃٍ لَمْ تَکُوْنُوْا عَلَیْھَا لِیُغَیِّرُوْا بِھَا سُنَّتَکُمْ وَدِیْنَکُمْ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمْ فَاجْتَنِبُوْھُمْ وَعَادُوْھُمْ یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے یقیناً سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے تھے ضرور ضرور قیامت کے قریب دجّال ہوگا اور دجّال سے پہلے تیس یا تیس سے زیادہ اور جھوٹے (دجال ہونگے) ہم لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ان کی پہچان نشانیاں کیا ہیں ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس وہ حدیثیں لائیں گے جن کے تم لوگ مامور و عامل نہ ہوگے تاکہ اُن کی گڑھی ہوئی حدیثوں کے ذریعہ سے تمہارے دین و مذہب کو بدل دیں خراب کر دیں، تو جب تم اُن لوگوں کو دیکھنا تو ان سے دور رہنا اور اُن سے دشمنی و عداوت رکھنا رواہ الطبرانی اور اوپر جو حدیث شریف گزری کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اھل البدع کلاب اھل النار۔ یعنی بدمذہب لوگ جہنمیوں کے کتّے ہیں مسلمان کو اُن بدمذہبوں جہنمی کتوں سے کم از کم اتنا دور رہنا چاہئے جتنا دنیا کے زہریلے دیوانے کتّے سے دور رہتا ہے اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ۔ یعنی بدمذہب لوگ سارے انسانوں سے بدتر ہیں اور سب جانوروں سے کمینے ہیں۔

عزیز برادران اہلسنّت اِن مقدس فرامین پر عمل کرو یہی خدا اور رسول جل جلالہٗ

وصلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہٖ وسلم کا حکم اور شریعت مطہرہ کی تعلیم ہے اور انہیں ارشادات کی روشنی میں گامزن رہو اور تمام بد مذہبوں بد دینوں مرتدوں وہابیوں دیوبندیوں رافضیوں خارجیوں نیچریوں چکڑالویوں مرزائیوں قادیانیوں بابیوں بہائیوں آغاخانیوں خاکساریوں احراریوں کانگریسیوں مسلم لیگیوں سیاسی لیڈروں سب سے دورو نفور رہو۔ اور حتی الوسع اُن سے اپنی بیزاری کا اظہار کرو اسی میں تمہاری کامیابی وصلاحِ دنیا و فلاح و نجات آخرت ہے اور اسی میں اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے محبوب وصلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی رضا مندی حاصل ہوگی۔ مولیٰ تبارک وتعالےٰ آپ سب کو اور اس حقیر وفقیر کو ان فرامین وارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور مذہبی تصلب وپختگی عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ بجاہ النبی الامین علیہ وعلی الہٖ افضل الصلوٰۃ وادوم التسلیم واللہ تعالیٰ ورسولہٗ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہٖ وصحبہٖ اجمعین وبارک وسلم وجل وعظم ومجد وکرم وعلی امامنا الامام الاعظم وغوثنا الغوث الاعظم ومرشدنا وشیخنا المجدد الاعظم وعلی سائراھلسنتہ وجماعۃ القائمین علی الدین الاقوم والسالکین علی الصراط الاسلم امین یاارحم الراحمین ویااکرم الاکرمین ۲۵ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۷ھ ہجری المقدس۔ فقیر ابو الظفر محب الرضا محمد المحبوب علی خاں سُنّی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ ولابویہ واخویہ واھلہ ومحبیہ ربہ المولی العزیز القوی۔ امین۔
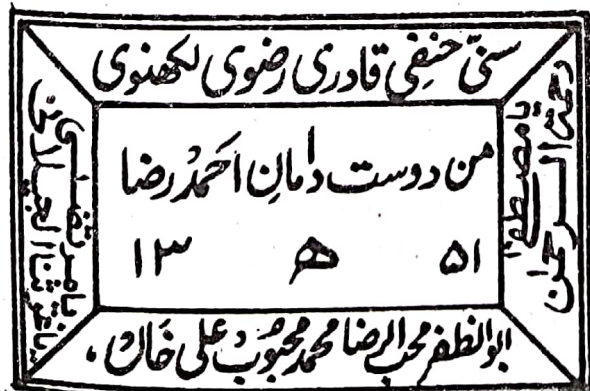
تصدیقات دلکشا

تصدیقات حضرات علمائے کرام و مشائخ عظام مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و آلہ واصحابہ اجمعین فقیر نے یہ مبارک رسالہ "اربعین شدت" دیکھا بحمدہ تعالیٰ ایمان تازہ ہوا۔ آقائے دو عالم حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی دل و جان سے محبت عین ایمان اور ایمان کی جان ہے۔ اور یہ محبت ہرگز سچی اور تمام نہیں ہوتی جب تک حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کفار و مشرکین و مرتدین و مبتدعین سے علیٰ حسب مراتبہم قلبی نفرت دلی عداوت حتی الوسع ان سے احتراز و مجانبت نہ ہو تو لا بے تبرا زبانی ڈھکوسلا موجب غضب رب جل و علا ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ حضرت مفتی علام دام بالافضال والانعام نے یہ مضمون احادیث کریمہ سے روشن اور مبرہن کر دکھلایا! اہل ایمان اس مبارک رسالے کو حرز جان بنائیں اپنا دستور العمل جان و دل ٹھہرائیں، واللہ تعالیٰ ہو الموفق وھو تعالیٰ اعلم بالصواب ۲۵ صفر ۱۳۶۰ھ

فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی خادم سجادہ عالیہ غوثیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ بحمدہ تعالیٰ فقیر حقیر نے یہ رسالہ مبارکہ "اربعین شدت" از اول تا آخر دیکھا سبحان اللہ عین حق و صواب پایا۔ حضرت مجیب و مصیب نے ان احادیث کریمہ کو جمع فرما کر دین متین کی ایک مہتم بالشان خدمت انجام دی آج مجاہدات

وریاضیات کی جان ہے۔ ردّ بدمذہباں و بیدینیانِ زمانہ کہ اُن پر شدت و غلظت احکام قرآنی ہیں۔ فقیر تہِ دل سے دُعا گزار ہے کہ مولیٰ تعالےٰ جل مجدہٗ حضرت مولانا مجیب دام بالمعالی کی اس سعی کو سعیِ مشکور اور دارین میں ماجور فرمائے آمین آمین بجاہ حبیبہ ونبیہ الامین المکین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ کتبہ الفقیر الحقیر آل مصطفیٰ سید میاں القادری البرکاتی المارہری خادم السجادۃ العلیۃ العالیہ القادریہ البرکاتیہ النوریہ فی المارہرۃ المطہرۃ۔

(۳) الحمد للہ الذی ھدیٰ والصلاۃ علیٰ نبیہ محمدن المصطفیٰ وآلہ وصحبہ وحزبہ مصابیح الھدیٰ۔ سنی اور متصلب مسلمانوں کے خلاف آج بہت کچھ کیا اور کہا جا رہا ہے۔ دین داروں پر ہمیشہ اغیار نے حملے کئے اور آج بھی گلے پھاڑ پھاڑ کر بڑے لمبے چوڑے دعوے کئے جا رہے ہیں کہ اسلام اپنے مخالفین پر شدت اور سختی نہیں سکھاتا۔ بدخواسو قیامت تک سر دُھنتے اور ہاتھ پیر پیٹتے رہو گے مگر ممکن نہیں کہ تم احکام دین و ملت اور استحکام شریعت کو متزلزل کر سکو ہاں تمہیں زر و زمین مال و ملک اور اپنی دو کوڑی کی عزت و وجاہت کے مخالف کے ساتھ تو مخالفت اور شدت کا زور آئے مگر سُنّی متصلب مسلمان جسے مذہب سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں اسلام کے مخالف کے ساتھ نرمی برتے۔ مسلمانو! خبردار ہوشیار وہ رواداری جس کا یہ بازاری دن رات شور مچاتے رہتے ہیں۔ نیچریت اور صلحکلیت کی پہلی سیڑھی ہے اگر اس پر قدم رکھا تو یا م ہوا و ہوس کی خوبصورت بلائیں تمہیں اوپر کھینچ لیں گی۔ اور جب ان کا مطلب پورا ہو جائے گا تمہیں قعرِ ذلت میں ڈھکیل کر تمہیں خسر الدنیا والآخرۃ۔ کا مصداق بنا دے گی۔

سچا اور سیدھا راستہ وہی ہے جس پر ہمارے عُلمائے کرام اور اسلاف عظام ہمیشہ ہمکو چلاتے رہے یہی راستہ ہم کو اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی علام دام بالبرکات والانعام کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے دورِ فتن و شرور میں حق ظاہر فرما کر دل کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشا اور اس زمانہ خزاں میں موسمِ بہار کے وہ خوش رنگ پھول مہکائے جن کی خوشبو نے سُنّی مُسلمانوں کے دل و دماغ کو معطر کیا۔

پیارے بھائیو! رسالہ ہٰذا کے اچھوتے مضامین پورے غور اور تدبر سے پڑھو۔ اور تفصیل میں الجھنے کے بجائے اُس کی رُوح تک پہونچنے کی کوشش کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ رسالہ آپ کے دماغی انتشار میں سکون پیدا کرے گا۔ اور آپ کے اضطراب قلبی کو دفع فرمائے گا۔ واللہ ولی التوفیق فما المفزع الا الیہ ولا الاستعانۃ الا بہ وھو علیٰ کل شئ قدیر۔ وانا العبد الفقیر

محمد خلیل خان القادری البرکاتی عفی عنہ

من خدمۃ المدرسۃ قاسم البرکات مارہرہ مطہرہ

تصدیقات علمائے کرام پیلی بھیت

بیشک مدعی نقشبندیت و مجددیت ازید پُر مکر و کید کا قول غلط قبیح اور باطل فضیح ہے حب فی اللہ و بغض فی اللہ دین اسلام کی اصل صحیح ہے۔ ہر سُنّی مسلمان پر لازم و ضروری کہ ہر اپنے دشمنِ مذہبی سے بغض و عداوت اور اپنے سُنّی بھائی سے الفت و محبت واجب ہو جائے۔

ابو المساکین محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی،

نقشبندیت و مجددیت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا ازید بیقید غلط کہتا ہے،

یقیناً فرمانِ الٰہی اشداء علی الکفار رحماء بینھم. کو فرض جان کر عمل کرنا ہر شخص پر لازم حتمی ہے اور مخالفین سے دور رہنا ضروری ہے۔

وجیہہ الدین امانی غازی پوری

۷۸۶/۹۲ بیشک زید بکر و کید کا قول مذکور فی السوال کفر و ضلال واضح و آشکار ہے اور مسئلہ ضروریہ دینیہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ. کا صریح انکار ہے، وہ اگرچہ نقشبندیت و مجددیت کا جھوٹا دعویدار ہے، لیکن درحقیقت خود حضرت قیم الطریقۃ الاحمدیہ مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین و مذہب پر اُس کا وار ہے بلکہ عند التحقیق خود اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم ہی سے اُس کی جنگ و پیکار ہے۔ قرآن عظیم میں اس کیلئے فأذنوا بحرب من اللہ و رسولہ کی پکار ہے اس کا ادعائے نقشبندیت و مجددیت بلکہ سرے سے سنی مسلمان کہلانا ہی قطعاً بیکار ہے کہ اگر اپنے اس کلمۂ کفریہ سے بغیر توبہ کئے معاذ اللہ مر گیا تو مورد لعنت واحد قہار ہے۔ اور خالداً مخلداً سزاوار نار ہے فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی اربعین شدائد و ملقب بلقب تاریخی مائۃ حدیث نبوی فی الشدۃ علی عدو النبی. از اول تا آخر حق و درست و صحیح اور پر از انوار ہے اور مجیب مصیب سلمہ القریب المجیب مثاب و نجیح و مستحق رحمت غفار ہے، واللہ و رسولہٗ اعلم جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم۔ فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ ولابویہ واھلہ ولخویہ واحبابہ ربہ المولی العزیز القوی ساکن محلہ بھورے خاں پیلی بھیت یوم الاثنین السادس عشر من شعبان المعظم سنۃ الف و ثلث

مائۃ وستین من ھجرۃ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ
وسلامہ علیہ وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ اجمعین۔
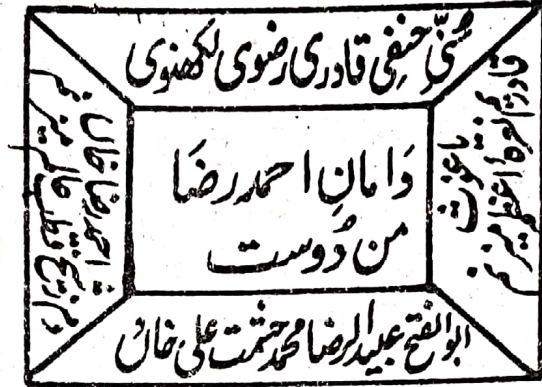
۷ ۵۶ھ/۹۲ فقیر حقیر نے رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی اربعین شدت ۵۷ھ ۱۳ مؤلفہ حامی سنت ماحی لامذہبیت حافظ وقاری مولانا مولوی ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی اول سے آخر تک دیکھا۔ گلشن احادیث کا مہکتا ہوا گلدستہ پایا۔ حقیقت یہ ہے کہ مفتی علام زید مجدہم العالی نے شدت وغلظت برا عدائے دین ومومنین محبوب رب العلمین کی جو تعلیم دی ہے وہ عین حق وصحیح وصواب ہے اگر بتعمق نظر سے دیکھا جائے تو اسی شدت برا عدائے دین کے نہ ہونے سے آج مسلمان پستی وذلت میں پڑے ہوئے ہیں یہی ایک صفت محمودہ مسلمانوں میں آجائے تو ابھی وہ اپنے دین وایمان کی پختگی کے علاوہ دنیوی عزت وجاہت بھی حاصل کرسکتے ہیں اور درحقیقت یہی شدت راز ارتقا ہے لو کانوا یعلمون ویعملون مفتی صاحب مدظلہم العالی نے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے احادیث پر اکتفا فرمایا اور سوال میں بھی خصوصًا احادیث مبارکہ ہی کی فرمائش تھی جس کو آپ نے نہایت حسن وخوبی وبہت خوش اسلوبی سے اتمام کو پہونچایا ورنہ خود قرآن عظیم اس دولت عظمیٰ سے مالامال ہے حضرت استاذی الاعظم

شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیحضرت ناصر الاسلام والمسلمین مولانا مولوی حافظ قاری علامہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ متع اللہ المسلمین لطول حیاتہم القدسیہ نے اپنے رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی ۱۳۸۲ھ سیرت کمیٹی میں بیس ۲۰ آیات کریمہ سے اس مسئلۂ واضحہ ضروریہ دینیہ کو واضح تر فرمایا ہے ،
بالجملہ مفتی صاحب مدظلہم العالی نے جو کچھ تحریر فرمایا۔ یہی راہ عمل ہے اور اسی میں مسلمانوں کی دینوی واخروی ترقی کا سر مستتر ہے۔

فیقر ابوالطاہر محمد طیب قادری برکاتی قاسمی دانا پوری غفرلہٗ۔ الحال خطیب جامع مسجد شہر قہپور ، پنجاب۔

سنی حنفی قادری برکاتی قاسمی
من دوست ودامان اچھے میاں
ابوالطاہر محمد طیب صدیقی ۱۳۶۱ھ
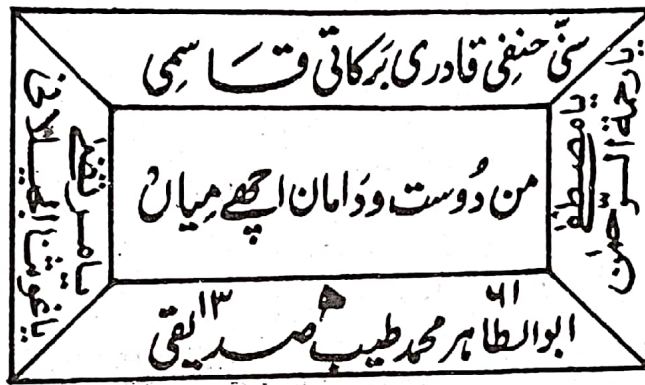
تصدیق راندیر ضلع سورت

۸۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔
فقیر نے یہ مبارک رسالہ اربعین شدت ۱۳۵۷ھ دیکھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ان ارشادات مبارکہ پر عمل دین وایمان کی جان ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سچی محبت کی یہی شرط اور یہی شان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے چاہنے والوں سے سچی محبت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں تمام بدمذہبوں بددینوں سے سخت نفرت و

عداوت ہو اُس کے بغیر دعویٰ محبت غلط اور باطل ہے۔ فاضل مجیب دامت مکارمہم کی اس ضروری دینی حمایت کو مسلمان اپنا دستور العمل بنائیں واللہ ولی التوفیق وحسبنا ربنا تبارک وتعالیٰ ونعم الوکیل والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الجمیل وعلیٰ آلہ واصحابہ بالتکریم والتبجیل۔

فقیر سید عبدالقادر قادری برکاتی راندیری غفرلہ ۹ شوال المکرم ۱۳۶۰ھ

تصدیقات علمائے کرام شیخوپورہ وجھنگ وعلی پور سیداں ضلع سیالکوٹ ولاہور وغیرہ

۹۔ الجواب صحیح۔ محمد عمر خطیب جامع مسجد قلعہ شیخوپورہ۔

۱۰۔ جواب نہایت صحیح ہے اللہ عزوجل مسلمانوں کو اعدائے اسلام سے اجتناب اور احتراز کی توفیق عطا فرمائے۔ اتحادِ کفار اور مشرکین ہیں تخریبِ اسلام اور تخریبِ دین ہے اور بدمذہبوں اور بددینوں سے مجتنب رہنے میں اسلام اور شریعت غراء کا بقا ہے صحبت کا اثر کسی سمجھدار آدمی سے پوشیدہ نہیں کتبہ۔ قطب الدین از جھنگ حال وارد قلعہ شیخوپورہ از ارشد الخلفائے حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پوری دامت فیوضہم۔

۱۱۔ انہ لقول فصل وما ھو بالھزل۔

بقلم محمد حسین عفا اللہ عنہ ساکنہ علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ خلف اکبر حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پوری دام ظلہم العالی

۱۲۔ صح الجواب والمجیب مصیب ومثاب والمنکر قد خاب وللمخالف

سوء العذاب وللمؤلف نعم الجزاء عند الملک الوهاب ولاهل البدع والنار۔ والصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار الذی رؤف ورحیم علی المومنین وعزیز علی الکفار وعلٰی آلہ الاخیار واصحابہ من المہاجرین والانصار الذین اشداء علی المعاند والفجار۔

کتبہ :۔ الفقیر عبد المرتضٰی السید محمد شمس الضحٰی غفرلہٗ

۱۳۔ الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ۔

عبد الکریم عفی عنہ الرحیم ہزاروی

۱۴۔ الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ

عبد المصطفٰی محمد شفیع سیالکوٹی،

محمد شفیع بروز جزا
من دوست دوامانِ آل عبا

۱۵۔ الجواب صحیح والمجیب نجیحٌ۔

عبد النبی القاسم محمد بشیر آثم جہلمی غفرلہٗ

۱۶۔ الجواب صحیح والمجیب نجیحٌ۔

ابو الخیر قاضی محمد صدیقی جہلمی، عفا اللہ عنہ

۱۷۔ الجواب صحیح۔

خاکپائے اہل اللہ غلام ربانی مدرسی خطیب پٹی ضلع لاہور

۱۸۔ الجواب صحیح۔

محمد حسین بن الفاضل الحکیم محمد ابراہیم گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقلم خود۔

۱۹۔ الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ۔

بشیر حسین مجددی و چشتی فاضل دیوبند خطیب جامع قبرستان گوجرانوالہ،

۲۰۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

احقر نے یہ نورانی مبارک رسالہ دیکھا مجیب لبیب نے نہایت محققانہ اور اہم ضروری دستور العمل مسلمانوں کیلئے پیش کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں اور بدگویوں سے نفرت و اجتناب بنیادی اصول ہے اللہ تعالیٰ مجیب مصیب کو دارین میں اجر جزیل عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

العبد محمد حسین نعیمی مدرس دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ھند لاھور۔

۲۱۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

عزیزم محترم مولانا مولوی قاری حافظ ابو الظفر محمد محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی مفتی پٹیالہ و فاضل دار العلوم حزب الاحناف ہند لاہور نے رسالہ مبارکہ اربعین شدت ۱۳۵۷ھ تالیف فرماکر اہلسنت وجماعت کے ان بھولے بھالے بھائیوں پر بڑا احسان فرمایا جو آئے دن نت نئی تحریکوں میں اسلامی تحریک سمجھ کر شریک ہو جاتے ہیں بلکہ اس تحریک کی جائز مخالفت کرنے والے کو اسلام کا دشمن سمجھنے لگتے ہیں اس رسالہ مبارکہ کے مطالعہ سے ہر شخص کو واضح ہو جاتا ہے کہ کافر مرتد بلکہ فاسق فاجر کی تعظیم و توقیر شرعاً حرام اور اس کو اپنا پیشوا و مقتدا بنانا اور اپنی دینی و دنیوی حوائج کا حاجت روا مشکل کشا سمجھنا اس کو اپنا قائد و سائق و رہنما بنانا اس کے نافذ کردہ احکام کو خواہ شرع کے خلاف ہی کیوں نہ ہو آنکھ بند کر کے تسلیم کر لینا شرعاً گناہِ عظیم

وحرام جسیم ہے۔ مولیٰ تعالےٰ کفر و کافر و فسق و فجور سے مجتنب و نافر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقیر ابوالبرکات سید احمد غفرلہٗ ناظم مرکزی

انجمن حزب الاحناف ھند اندرون دہلی دروازہ لاہور

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بلشیخ عبدالقادر الجیلانی شیئاً للہ

دار الافتاء

مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور ہند

سید احمد

تقوے

سراج اہل

تصدیق مالیگاؤں ضلع ناسک
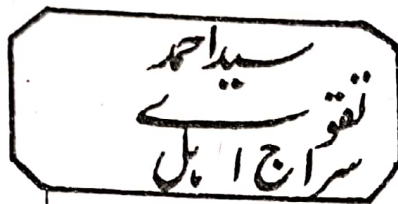
۲۲۔ الحمد لاہلہ والصلاۃ علیٰ اہلہا وعلیٰ الہ وصحبہ وجندہ وحزبہ۔ فقیر رسالہ مبارکہ اربعین شدت کے مطالعہ سے مشرف ہوا مجیب مثاب و مفتی علام وحاضر جواب نے جو کلمات طیبات اس مبارک فتویٰ میں زیر قرطاس فرمائے وہ سراسر حق وصواب ہیں۔ حق سبحانہ وتعالےٰ مفتی نبیل کو جزائے جزیل واجر جمیل عطا فرمائے کہ مسلمانوں کو راہ صدق وصواب دکھائی۔ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ دشمنانِ دین مبین و بدگویان نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے دلی بغض وعداوت رکھیں اور اُن کی صحبت اور مخالطت کو اپنے لئے سم قاتل سمجھیں کہ اسی میں رشد وہدایت کی تجلی اور شاہد حق وصواب کی جلوہ گری اور اس کے خلاف میں تباہی وخرابی ونقصان وبربادی وابتری ہے۔ واللہ الکبیر المتعال اعلم بحقیقۃ الحال۔

فقیر محمد صدیق اعظمی مدرس مدرسہ عربیہ
دار العلوم حنفیہ سنیہ مالیگاؤں ضلع ناسک

تصدیقات علمائے لکھنؤ

۲۳۔ حقیقت میں تعلیمات مصطفےٰ علیہ الاف التحیۃ والثناء کی جامعیت اکملیت کی خاصیت یہی ہے۔ کہ وہ حیات انسانی کے ہر زاویہ وگوشہ میں رہنما ثابت ہوں اس بنا پر ضروری تھا کہ جہاں ہمکو اپنوں وبیگانوں کے ساتھ تعلقات وابستہ کرنا سکھائے جائیں وہیں ہم اغیار ومفسدین کے ساتھ بھی معاملاتی نوعیت سے واقف ہوں مجھے انتہائی مسرت ہوئی کہ جناب مجیب مصیب نے انتہائی محققانہ طور پر اس مخصوص پہلو کو نمایاں کیا ہے کہ حضور اکرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے احکامات کی روشنی میں سنی مسلمان دشمنوں وبیگانوں سے کس طرح کے معاملات عمل میں لائیں واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

عبید الرحمن حسنی فاضل لسنہ شرقیہ ومستند
جامعہ نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ۔

۲۴۔ الجواب صحیح
فقیر ابو النصر محمد عمر قادری برکاتی قاسمی لکھنوی غفرلہ،

۲۵۔ صح الجواب۔
ناچیز حافظ محمد عبد الستار عفی عنہ،

تصدیقات علمائے کاٹھیاواڑ

۲۶۔ الجواب صحیح۔

فقیر پر تقصیر کمتر ز قطمیر سید اختر احمد ولد سید غلام محی الدین قادری رضوی مجددی راندیری غفرلہ ولابویہ خطیب مسجد سُنّی بوہرہ - شہر پور بندر کاٹھیاواڑ۔

۲۷ - الجواب صحیحٌ۔

فقیر غلام احمد رضا خاں رضوی جام جودھپوری (فرزند) ارجمند حضرت مولانا مولوی محمود جان صاحب مدظلہم العالی خلیفہ ارشد حضور پر نور اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ - ساکن جام جودھپور کاٹھیاواڑ۔

۲۸ - قد صح الجواب۔

سید شمس الحق مدرس مصباح العلوم قصبہ مُبارک پور ضلع اعظم گڑھ

تصدیق کھروٹہ ضلع سیالکوٹ

۲۹ - الحمد لولیہ والصلاۃ والسّلام علیٰ نبیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ۔

محبت فی اللہ اور بغض فی اللہ ایسا عمل خالص ہے جس کا مقابلہ دیگر عمل نہیں کر سکتے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو ارشاد ہوا کہ ہمارے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ عرض کی لک صمت ولک اصلی وسبحت وصدقت۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا روزہ تمہارے لئے ڈھال ہے اور نماز برہان ہے اور تسبیح شجرۃ فی الجنۃ اور صدقہ سایہ ہے یہ سب تو تمہارے لئے ہیں عرض کی الٰہی دلنی علیٰ عمل لک - یعنی جو عمل خاص تیرے لئے ہے وہ ارشاد فرما۔ جواب ملا کہ میرے دوستوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے بغض رکھنا۔ اِن دنوں اخینا فی اللہ بالیقین مولانا و بالفضل اولینا قادری

مولوی مفتی حافظ محبوب علی خاں صاحب زید مجدہم مفتی اعظم ریاست پٹیالہ نے اس خاص مسئلہ میں جو رسالہ مبارکہ مسمیٰ بنام تاریخی اربعین شدت ۱۳۵۷ھ تحریر فرمایا ہے پڑھ کر ایمان تازہ ہوگیا جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے وہ حق وصواب ہے۔ مسلمانوں کو اسی پر عمل کرنا چاہئیے مولیٰ تبارک وتعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور حضرت مفتی اعظم صاحب پٹیالہ کے علم و عمل و عمر میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

کتبہ الفقیر السیّد فتح علی شاہ الحنفی القادری الرضوی غفرلہ (خلیفہ ارشد حضور پرنور سیدنا اعلیحضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) من مقام کھروٹہ سیّدان من مضافات سیالکوٹ ۲ شوال مکرم روز ایمان افروز نجدی سوز دوشنبہ مبارکہ

۳۰۔ الجواب صحیح۔

فقیر محمد رفیق بڈھلاڈوی غفرلہ المتین بڈھلاڈہ منڈی۔ ضلع حصار۔ پنجاب۔

الجواب صحیحٌ والمجیب نجیحٌ۔

۳۱۔ محمد عبد المجید قادری چشتی اشرفی دہلوی غفرلہ خطیب جامع مسجد حنفیہ گوڑگانوہ۔

تصدیقات راولپنڈی

۳۲۔ میرے فاضل دوست حضرت مولینا قاری علامہ ابو الظفر محمد محبوب علی خاں صاحب قادری فاضل دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور مفتی اعظم ریاست پٹیالہ نے یہ رسالہ لکھ کر مسلمانوں کے لئے شمع ہدایت مہیا فرمائی ہے۔ ہر مسلمان کو اس کے مطابق عمل پیرا ہونا لازم ہے کہ یہی طریق فرمودہ خدا تعالیٰ و فرمودہ

مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہے اور یہی مسلک بزرگانِ دین کا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ابوالنور عبدالنبی الخیر محمد بشیر خطیب قلعہ راولپنڈی۔

۳۳۔ حضرت مولانا محبوب علی خاں صاحب مفتی اعظم ریاست پٹیالہ کی یہ کتاب اربعین شدت ۱۳۵۷ھ موجودہ زمانے کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کرنے والی ہے کفار و مرتدین سے یہی سلوک لازم ہے جو اس کتاب میں ظاہر فرمایا گیا ہے۔

فقیر ولایت حسین پشاوری خطیب چک لالہ ڈپو۔

تصدیقات کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ

۳۴۔ حامدًا و مصلیًا۔ امابعد اگرچہ میں نے اصل رسالہ اربعین شدت نہیں دیکھا مگر حضرت مولانا سید میاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی سلمہٗ اللہ تعالیٰ کے اعتماد پران تصدیقات کو دیکھ کر میں اس رسالہ مبارکہ اربعین شدت کی تصدیق کرتا ہوں اور پُرزور تائید کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ جس شخص کے دل میں دشمنانِ رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے نفرت و بغض و حقارت نہ ہو وہ اضعف الایمان سے بھی خالی ہے۔ (اعاذنا اللہ) واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل۔

الراقم الاثم ابویوسف محمد شریف القادری الرضوی الکوٹلوی عفا اللہ عنہ خلیفۂ حضور پرنور اعلیحضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۵۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

بیشک مولینا و بالفضل اولینا جناب مولوی حافظ قاری محمد محبوب علی خاں صاحب نے جو فتویٰ لکھا ہے جس کا تاریخی نام اربعین شدت ہے جو۔ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔ پر فتویٰ دیا ہے وہ حق و صواب ہے واقعی جو خدا و رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے وہ ہی صحیح مسلمان ہے۔ اگر کوئی خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یا دین اسلام پر طعن کرنے والا ہو تو اسکو واقعی رد کرنے کا حکم ہے اور اس سے دور و نفور رہنے کی تعلیم ہے چنانچہ منتقی صد ۲۷۳ کتاب الحدود میں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ ان یہودیۃ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم وتقع فیہ فخنقھا رجل حتی ماتت وابطل النبی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم دمھا۔ اور اسی کتاب کے صد ۲۷۳ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسا ہی منقول ہے۔

ابو محمد الیاس امام الدین قادری رضوی کوٹلوی عفی عنہ۔

کوٹلی لوہاراں خلیفہ حضور پر نور اعلیحضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ عنہ
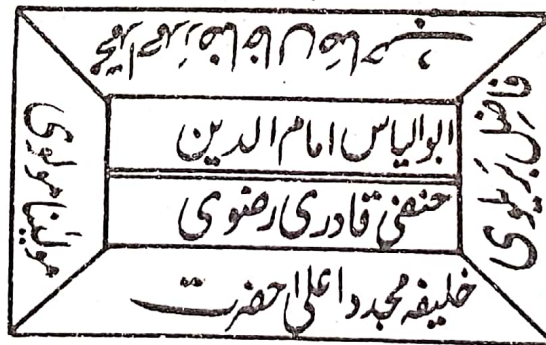
تصدیقات فیروزپور چھاؤنی

۳۶۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ ونستعینہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ فقیر نے رسالہ مبارکہ اربعین شدت ۱۳۵۷ھ اول سے آخر تک

مطالعہ کیا تمام مسائل کو محققہ منقحہ مرجحہ پایا۔ فاضل مفتی حضرت العلام مولانا مولوی حافظ قاری ابوالظفر محمد محبوب علی خاں صاحب مفتی اعظم ریاست پٹیالہ دامت برکاتہم نے نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور عبارات فقہا سے نہایت با وضاحت جواب دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائے اور انھیں توفیق عطا فرمائے کہ آئندہ بھی اپنے فیوض و برکات سے مسلمانوں کو مستفیض فرماتے رہیں۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد

انا المفتقر الی اللہ الغنی احمد حسین نقشبندی مجددی

خطیب جامع مسجد قدیم فیروزپور چھاؤنی

۳۷۔ واقعی بدمذہب سے الگ رہنا عین ایمان ہے۔ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظٰلمین۔ ارشاد فرقان ہے محب اللہ کا عدو اللہ سے کیا اختلاط اسی طرح محب الرسول کا عدو الرسول سے کیا ارتباط۔ مرتدین سے کیا صلح کلیت یا رواداری ہو جب کہ من بدل دینہ فاقتلوہ (بخاری احمدی) ص ۱۰۲۳ ارشاد رسول باری ہو جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ رسالہ مبارکہ۔ اربعین شدت ۱۳۵۷ھ حق و صحیح ہے اللہ تعالیٰ ہمارے فاضل نوجوان حافظ قاری مولینا مولوی محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی مجددی مفتی اعظم ریاست پٹیالہ کو جزائے خیر دے۔ جو اس نازک دور میں بلا خوف لومۃ لائم کلمۂ حق کی تبلیغ حقہ کے فرض کی ادائیگی میں شب و روز مستغرق رہتے ہیں۔ آمین ثم آمین۔

احقر العبید محمد سعید شبلی کان اللہ لہ۔ ایڈیٹر رسالہ شریعت ومؤلف تفسیر رحمت الرحمٰن و جامع الاحادیث و خمس مائۃ۔

من الحدیث وغیرہ ناظم دینیات اسلامیہ ھائی اسکول فیروزپور چھاؤنی (پنجاب)۔

۳۸۔ واقعی مبتدعین ومرتدین زمانہ سے مجتنب رہنا عین ایمان ہے۔ خداتعالےٰ فاضل نوجوان حافظ قاری مولینا محبوب علی خانصاحب مفتی اعظم پٹیالہ مدظلہ العالی کو جزائے خیر ارزانی فرمائے کہ آپ نے بڑی کدوکاوش سے رسالہ مبارکہ ـــــ اربعین شدت تالیف فرماکر کلمۃ الحق کو بلند وبالا کیا ہے۔

الراقم عبدالعزیز مفتی انجمن اسلامیہ فیروزپور چھاؤنی

۳۹۔ فقیر نے دیکھا یہ فتویٰ مسمّٰے بنام تاریخی اربعین شدت حق وصواب ہے۔ فاضل جلیل حضرت مولانا حافظ قاری محمد محبوب علی خاں صاحب مفتی اعظم ریاست پٹیالہ دام مجدھم۔ کورب کریم جل جلالہٗ اسکی بہترین جزا عطا فرمائے کہ انھوں نے حق ظاہر فرمایا۔ مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

فقیر محمد عبدالکریم سنی حنفی قادری برکاتی رضوی چتوڑی عفی عنہ (مفتی چتوڑگڑھ)

۴۰۔ الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ۔

تصدیق مفتیٔ ملتان

۴۱۔ ھٰذا ھو الحق الحقیق بالقبول۔

الفقیر السید احمد سعید الکاظمی الامروھوی غفرلہٗ الخادم مدرسہ انوار العلوم ملتان۔

نعت شریف

از: خلیفہ اعلیحضرت حضرت علامہ ہدایت رسول رامپوری قدس سرہ

مجھے بھی دیکھا وہ ادا تاج والے
کہ جس پر ہے پیارا خدا تاج والے

نہ تجھ میں خدا ہے نہ تو ہے خدا میں
نہ تو ہے خدا سے جدا تاج والے

تجھے کون سمجھے تجھے کون بوجھے
تو بیشک ہے سر خدا تاج والے

خدائے جہاں تیری مرضی کا طالب
خدائی ہے تجھ پر فدا تاج والے

رضائے خدا میں فنا سب خدائی
خدا چاہے تیری رضا تاج والے

زمانے کی کشتی کا حکم خدا سے
تو ہے نا خدا با خدا تاج والے

درودوں کے قابل سلاموں کے لائق
تیری شان صلّے علی تاج والے

تیرا پاک نائب تیرا سچا وارث
تیرا بندہ احمد رضا تاج والے

تیرے دشمنوں کے کلیجوں میں دل میں
لگاتا ہے تیر رسا تاج والے

میری حاجتوں کو بھی بر لا خدارا
خدائی کی حاجت روا تاج والے

سدا سنیوں پر ہو رحمت کی بارش
وہابی پہ بجلی گرا تاج والے

صحابہ کے دشمن رہے خوار ہر جا
محبوں پہ فضل خدا تاج والے

نہ لے کافروں سے مدد کوئی سنی
صلح کل کے فتنے مٹا تاج والے

تیرے واسطے میں ہدایت کی تیری
یہی ہے خدا سے دعا تاج والے

زمانے میں جب تک زمانہ ہے باقی
رہے نام احمد رضا تاج والے

دین حق یعنی مسلک اعلیٰحضرت سے انحراف کرنے والوں کے لئے

لمحۂ فکر

اس دور پرفتن و پرآشوب میں ہر طرف سے مسلک اعلیٰحضرت پر حملہ و یلغار ہے۔ اس سچے مسلک سے برگشتہ کرنے اور اس امتیازی نام کو مٹانے کے لئے نام نہاد محققین، ایڈیٹرس، رائٹرس اور آزاد خیال مولوی اور پیر صاحبان کئی سالوں سے ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہیں۔ اور یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ مسلک کے متعلق قبر میں نہیں پوچھا جائیگا۔ ایسے گاڑھے وقت میں حضور احسن العلماء اور سید العلماء قدس سرہما کے فرمان پر عمل کرنا لازم و ضروری ہے۔ فرماتے ہیں:

میرا جو مرید مسلک اعلیٰحضرت سے ذرا سا بھی ہٹ جائے تو میں اس کی بیعت سے بیزار ہوں اور میرا کوئی ذمہ نہیں ہے۔ فرماتے تھے، یہ میری زندگی میں نصیحت اور میرے وصال کے بعد میرا وصیت ہے۔

حضور احسن العلماء مارہروی نے یہ بھی فرمایا "مسلک اعلیٰحضرت درحقیقت کوئی نئی چیز نہیں ہے، بلکہ یہی مسلک صاحب البرکات ہے، مسلک غوث اعظم ہے، مسلک امام اعظم ہے، اور مسلک صدیق اکبر ہے۔ (اہلسنت کی آواز صفحہ ۲۸، جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ)

حضور احسن العلماء قبلہ نے نظم میں بھی سرکار اعلیٰحضرت سے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار فرمایا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کریں۔

چہرہ زیبا تیرا احمد رضا — آئینہ ہے حق نما احمد رضا

تیرے مرشد حضرت آل رسول — ان کو تجھ پہ ناز تھا احمد رضا

اپنے برکاتی گھرانے کا چراغ — تجھ کو نوری نے کہا احمد رضا

سنیت کی آبرو دم سے تیرے — اب بھی قائم ہے شہا احمد رضا

تیری الفت میرے مرشد نے مجھے — دی ہے گھٹی میں پلا احمد رضا

(حوالۂ مذکور)

فقیر قادری کی اشاعتی سرگرمیاں

بفضلہٖ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ۲۴، ۲۵ سال کے عرصے میں اس گدائے رضوی کے جدوجہد سے مندرجہ ذیل کتب طبع ہوکر ملک و بیرون ملک تک پہنچ چکی ہے۔ اور بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ یہ سلسلہ جاری ہے۔ (۱) ازالۃ العار۔ (۲) حقیقت نکاح۔ (۳) مضامین بدرملت۔ (۴) مکتوبات بدرملت۔ (۵) رسائل بدرملت۔ (۶) نورانی گلدستہ۔ (۷) اظہار حق مع تحقیقی جواب۔ (۸) تذکرہ سرکار غوث وخواجہ۔ (۹) ضمیمہ فتاویٰ مصطفویہ۔ (۱۰) معارف بدرالعلماء۔ (۱۱) وہابیت اپنے مکروفریب کے آئینے میں۔ (۱۲) نوری یسرنا القرآن۔ (۱۳) تعمیر ادب مکمل سیٹ مع تصحیح و اضافہ۔ (۱۴) تعمیر قواعد حصّہ اول و دوم۔ (۱۵) مناظرہ بریلی۔ (۱۶) لاؤڈ اسپیکر مع تحقیقات اکابر اہلسنت۔ (۱۷) تین اعتقادی رشتے۔ (۱۸) ہدایۃ البریہ۔ (۱۹) حدائق بخشش۔ (۲۰) ذوق نعت۔ (۲۱) سامان بخشش۔ (۲۲) نور ہدایت۔ (۲۳) احکام شرعیہ بر عقائد وہابیہ۔ (۲۴) تقریر منیر۔ (۲۵) مختصر تذکرہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (۲۶) اذان کی شرعی حیثیت۔ (۲۷) تلمیحات رضا۔ (۲۸) شیر سنت کا پیغام سنی مسلمانوں کے نام۔ (۲۹) تحقیقی محاسبہ۔ (۳۰) مسئلہ مرغوب۔ (۳۱) فیضان دعا۔ (۳۲) تجانب اہلسنۃ۔ (۳۳) طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے۔ (۳۴) امتیاز اہلسنت۔ (۳۵) ہندوستان کا قدیم مروجہ پردہ۔ (۳۶) فتاویٰ بدرالعلماء۔ (۳۷) اربعین شذت۔ (۳۸) الصوارم الہندیہ زیر طبع۔ اسکے علاوہ دور حاضر کے فرقہائے باطلہ وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ وغیرہم کے رد میں ہزار ہا پوسٹر، پمفلٹ وغیرہ چھپوا کر دور دراز مقامات تک بٹوائے گئے۔ پروردگار عالم ان تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور تاجین حیات اپنی اور اپنے محبوب کی رضا وخوشنودی کے کاموں میں منہمک رکھ کر خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے قبر و برزخ کی منزل آسان فرمائے اور میدان محشر میں سرکار کی شفاعت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

فقیر عبد الصمد قادری ۲۳ محرم ۱۴۳۷ھ

بمطابق ۶ نومبر ۲۰۱۵ء، جمعہ مبارک

مدرسہ گلشن رضا، کولمبی، ناندیڑ، مہاراشٹرا، موبائل۔ ۹۷۶۴۱۳۵۴۷۷

طالبِ دُعا
محمّد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضانِ اعلیٰ حضرت
رضی اللّٰہ عنہ

سیونڈیہ آزادنگر بکارو اسٹیل سٹی
جھارکھنڈ

5:28 pm ✓